

SAFE BOOK

الْبَقْلُ فِي الْأَنْبَاءِ الْكَافِيَةُ

تأليف: محمد بن أبي القاسم

CHECKED 1995

فِي رِجَالِ

(ترجمہ)

پہلا باب

مفسر: محمد بن القاسم

در: محمد بن القاسم

مطبع: دار الفکر

CHECKED

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ فَحَمْدُهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كُنَّا بِحُجَّتِ الْجَنَّةِ وَالْاِلٰهِ وَصَحْبِهِ الْمُنَادِيْنَ بِاَدَابِهِ اِمَامِ الْعَدَلِ
 كِتَابُ مَنْعِ عِبَادِ الْاَلَةِ الصَّغِيرَةِ خَاوِمِ عِلْمِ الْاَحْيٰی مِنَ الشَّرِیْفِ وَالسَّنَدِ مُحَمَّدٌ بَرَكْتَ الْمَدِينِ عَلَامِ بُولِ
 تَحَاوِذِ اللَّهِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمَا چونکہ شہرِ نبوت اور اُس کے اطراف کے لوگوں کو عربی اور فارسی کا علم کم
 ہے اور اکثر تنقیدیں علم دین کی انہیں دوزبانوں میں ہیں۔ اور علم کی فضیلت کسی عاقل پر پوشیدہ
 نہیں۔ دیکھئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو باوصف آپ کے تمام علمائے جہان نے
 زیادہ تر عالم ہونے کے حکم الہی ہوا کہ قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اور کہ اے رب میرے
 زیادہ دے مجھ کو علم۔ پس معلوم ہوا کہ علم سے بڑھ کر کوئی اور چیز اگر ہوتی تو آپ کو ہسکتی یاوتی
 مانگنے کا حکم ہوتا اسی سبب سے بندہ کو خیال ہوا کہ سالِ تبرکۃ چہار باب اہل اللہ رحمۃ
 اللہ تعالیٰ علیہم مؤلفہ کا ترجمہ اردو زبان میں کر دوں کیونکہ یہ رسالہ جامع ہے مقاصد
 ضروریہ کا۔ اور اس میں عقائد اور مسائل فقہ و طرق ذکر و شغل اور توجہ الی اللہ تعالیٰ کے موجود ہیں۔
 اور بندے کے شاگردوں میں سے حاجی اسماعیل اشرف صاحب راہِ نیری زیادہ
 تر باعث اس کا خیر کے ہوئے کہ اس میں بزرگوں کے کلام کا فیض عموماً پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ
 انکو اس کوشش کی جزا سے خیر دے۔ اور میری اور انکی اولاد اور مومنین کو اس سے فائدہ
 کرے۔ یا اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور انکے اولیائے امت کی برکت
 سے خصوصاً سیدنا وشفیعنا سید محمدی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ وارضاء عنا کی حرمت سے اس ترجمے کو قبول فرما اور ترجمہ کی مغفرت کا سبب
 گواں اور مومنین کو اُس کے مطالعے سے کامیاب کرے اللہ تعالیٰ علی غیر خلقہ سیدنا محمد والہ وجمعہ

باب پہلا اہل سنت و جماعت کی عقیدہ و نکتہ بنین

عقیدہ ۱۔ جانتا چاہئے کہ عالم یعنی ماسویٰ اللہ تعالیٰ اپنے سب اجزائیں نو پیدا ہے یعنی پہلے کچھ نہ تھا بعد اسکے یہ سب آسمان و زمین انسان و جن ملائکہ اور درندے پرندے وغیرہ پیدا ہوئے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر نو پیدا کا ایک پیدا کرنا لازم ضرور ہے اور پیدا کرنا والا عالم کا اللہ تعالیٰ ہے کہ وہ بیچون و بچکون و بیماند ہے۔ نہ وہ جسم ہے نہ جوہر اور نہ عوض نہ معدود ہے نہ محدود نہ جز ہے نہ کل نہ زمان میں ہے نہ مکان میں نہ اسکا کوئی ضد ہے اور نہ ند نہ اسکا کوئی مددگار ہے اور نہ قوت دینے والا نہ اسکا کوئی مثل ہے لیکن کچھ شئی پاک و پاکیزہ ہے جمیع صفات نقص و زوال سے اور متصف ہے تمام صفات کمال سے۔

فائدہ ۱۔ جو ہر وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی نہو جیسے انسان و بہائم وغیرہ۔ عوض وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی ہو جیسے سیاہی سفیدی سرخی وغیرہ کہ یہ چیزیں بدون کسی محل و مکان کے اکیلی نہیں پائی جاتی جسم وہ چیز ہے کہ جسکے لئے لہذا و چوٹا لگے اور جو جیسے آدمی کا جثہ یا لکڑی وغیرہ ضد مخالف کو کہتے ہیں لہٰذا مثل کو کہتے ہیں عقیدہ ۲۔ صفات الجہل جلالة و عدم نوالہ کے نہ عین اُس کی ذات کے ہیں نہ غیر۔ اللہ سبحانہ ازلی ہے بغیر ابتدا کے یعنی اسکا شروع نہیں ابدی ہے بغیر انتہا کے یعنی اُس ذات پاک کے لئے نہایت و اختتام نہیں وہ زندہ ہے ہرگز نہ مرے گا سنتا ہے نہ مخلوق کے سے کالوں سے۔ دیکھتا ہے نہ مخلوق کی سی آنکھوں سے۔ بولتا ہے نہ مخلوق کی سی زبان سے۔ سب چیزوں کو جانتا ہے اور سب چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے جہکودیتا ہے وہ دیتا ہے روزی کا دینے والا ہر چیز کا پیدا کرنا والا وہی ہے اسکا کوئی نہ اسلمن میں ہے نہ زمین میں عقیدہ ۳۔ کلام پاک اُس پروردگار کا قیام ہے اُس کی ذات میں قیام ہے پیدائش و ایجاد کو اُس میں دخل نہیں اور نہ وہ آواز و حرف کے قبیل سے ہے۔ قرآن مجید کہ کلام اللہ جل شانہ کا ہے وہ ہی قیام اُسکی ذات میں ہے یہ الفاظ اور خطوط جو ہماری زبان اور ہاتھ سے نکلتے ہیں اس پر دلالت کرتے ہیں عقیدہ ۴۔

افعال بندوں کے کیا اچھے کیا برے سب کا پیدا کرنے والا اللہ سبحانہ ہے۔ کاسبب بنی مکائے
 والے بندے ہیں نیک کام سے خدا کے تعالیٰ راضی ہے بد سے ناخوش ہیں۔ نیک کام
 کی جزا اور برے کام کی سزا ہماری قدرت کے سب سے متعلق ہے عقیدۃ انبیا صلوات اللہ
 و سلامہ علیہم بندے خدا کے ہیں اللہ سبحانہ نے انکو اپنے احکام پہنچانے کے لئے
 بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ اُسکے اوامر و نواہی کو بے کم و کاست پہنچائیں اور انکو مغفرت
 عنایت کئے تاکہ انکی نبوت پر دلیل ہوں۔ سب انبیا سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور آخر
 سب کے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور درمیان ان دو پیغمبروں کے
 بہت سے پیغمبر ہیں کہ بعض کا مرتبہ زیادہ ہے بعض سے اور سب سے بڑا کبر و درجہ ہمارے سردار
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عقیدۃ فرشتے بندے اللہ تعالیٰ کے ہیں انکو جو کچھ حکم پروردگار
 کی طرف سے ہوتا ہے اُسے بجالاتے ہیں کسی کام میں اُس کی نافرمانی نہیں کرتے وہ مجرد ہیں
 لوزانی یعنی اُنکے لئے جُتہ مثل انسان و بہائم وغیرہ کے نہیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت عقیدۃ
 جتنی کتابیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر و پیغمبیوں سب حق ہیں۔ لوریت حضرت موسیٰ پر
 اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت ابراہیم اور بعض اور پیغمبر
 اور قرآن مجید حضرت محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین اور جانو اسے ہایو کہ قرآن شریف
 سب اگلی کتابوں کے احکام کا نسخہ ہے عقیدۃ روز قیامت حق ہے اور اُس کی جتنی کہ
 علامتیں اور نشانیاں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں سب حق ہیں مثل اترنے حضرت عیسیٰ علی
 بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان سے اور نکلنے داۃ الارض اور یاجوج ماجوج کے
 اور طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے عقیدۃ بعد حشر کے سب مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار
 نصیب ہوگا یعنی اُسکے جمال باکمال کو اپنی آنکھوں سے ایسے طور پر دیکھینگے کہ وہ
 پروردگار نہ کسی سمت شرق و غرب وغیرہ میں ہوگا نہ کسی جگہ و مکان میں۔ جیسا اب وہ
 پاک ہے ان چیزوں نے دیکھا ہی اُسوقت ہی ہوگا عقیدۃ بعد موت کے سب
 کافروں کو اور بعض مومن گنہگار کو قبریں عذاب ہوتا ہے اور نیک مومن کو لذت
 اور راحت ہوتی ہے عقیدۃ بعد دفن کے دو فرشتے قبر میں ہر مردے کے پاس

آتے ہیں ایک کا نام منکر لفتح کاف ہے اور دوسرے کا نام نکلویہ دونوں مردے سے سوال کرتے ہیں کہ کون خدا ہے اور کون رسول اور کیا قرآن ہے پس مسلمان جواب صحیح دیتا ہے تو اس پر نعمت و راحت ہوتی ہے اور کافر جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہا کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کہا کرتا تھا پس اس پر عذاب ہوتا ہے۔ اور مومن گنہگار کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے گناہوں کے چاہے عذاب کرے یا بخشتے ہوگا آخر کار اس کو بھی آرام ملیگا عقیدہ بعد حشر کے نامہ اعمال ہر شخص کو دکھایا جائیگا اور سب کو پھر اٹھ کر پڑے گا۔ وہ پل جہنم پر ہے باریک زیادہ ہال سے اونچیز زیادہ تنوار سے نیک لوگ اس پر سے مثل چلتی بجلی اور تیز ہوا اور دوڑتے گھوڑے کے گزر جائینگے اور بعض گنہگار اس پر سے گرتے پڑتے گزریں گے اور بعض گنہگار پل کے جہنم میں گرینگے پھر نعمت سے نکالے جائینگے۔ اور کفار سب کے سب پل کے جہنم میں گرینگے۔ لغو ذبا للہ تعالیٰ منہما عقیدہ بندوں کے اعمال تو لے کے لئے قیامت میں ترازو کا قیام ہونا اور بڑے اور بے اقوال و اعمال کی پریش اور حوض کوثر جس کے ساتی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے یہ سب چیزیں حق اور راست ہیں عقیدہ دوزخ بڑوں کی سزا کے لئے اور جنت نیکوں کی جزا کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے بالفعل موجود ہے جنت میں حوریں اور محلات وغیرہ اور ہزاروں طرح کی نعمتیں اور دوزخ میں بچھوساں وغیرہ اور ہزاروں مصیبتیں موجود ہیں۔ زان دونوں مکانوں کو فنا ہے اور نہ ان کے اندر کے لوگوں کو موت عقیدہ اللہ سبحانہ شرک کو ہرگز نہ بخشتے گا اور سوا اسکے جس گناہ کو چاہے گا بخشے گا اور جسے نہ چاہے گا نہ بخشے گا خواہ وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا عقیدہ گناہ گناہ ہی بڑا ہو مگر شرک نہ تو اس کے سبب سے آدمی ایمان سے نہیں نکلتا یعنی کافر نہیں ہوتا عقیدہ اصل ایمان یعنی دل کی تصدیق اور سچ جانا توحید کا نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے کسی زیادتی اعمال میں ہے عقیدہ گناہ کبیرہ اکثر اقوال کے موافق بارگاہ ہیں۔ پہلا شرک ہے یعنی اللہ جل جلالہ و عظم نوالہ کے ساتھ غیر کو شریک سمجھنا عبادت کر اہتقاق میں یا قدیم اور ازلی ہونے میں یا نعیم والی میں بغیر رمی و المام کے یا زہر قتلت

میں یا مارنے جلانے میں یا پیدا کرنے میں اور سوا انکے جو صفات مخصوصہ جناب بار تعالیٰ
 ہیں ان میں کسی کو شریک سمجھنا یہ سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
 اس سے بچائے دوسرا کسی کو بے سبب شرعی قتل کرنا۔ تیسرا۔ نیک عورت پر زنا
 کی ہمت لگانا چوتھا زنا کرنا پانچواں جس وقت بادشاہ مسلمان مومنوں کو ساتھ لیکے
 کفار سے لڑتا ہوا سوقت لڑائی سے ہانگن چٹھا جادو کرنا ساتواں یتیم کا مال کھانا
 اٹھواں ماں باپ کو ایذا دینا نواں حرم میں گناہ کرنا۔ یعنی خانہ کعبہ کے حرم میں جسکی
 حد کتب حدیث و فقہ میں بتین ہے اُس میں گناہ کرنا۔ اگرچہ صغیر ہو کیونکہ وہ بھی اس
 مقام میں ہونے سے کبیرہ ہے دسواں سود کھانا گیارہواں چوری کرنا بارہواں
 شراب پینا اور بھوکھینا۔ عقیدۃ الہد سچانہ پر یہ امر لازم نہیں کہ جو چیز بندے کے
 حق میں بہتر ہو وہ کرے۔ اگر یہ لازم ہوتا تو کسی کو منق و فجور میں مبتلا نہ کرتا سب کا دل
 نیک کام کی طرف پھرتا عقیدۃ دوزخ میں کفار ہمیشہ رہینگے اور بعض مسلمان گنہگار بقدر
 اپنے اعمال کے جلیں گے اور آخر کار بہشت میں جائینگے عقیدۃ انبیاء اولیاء و صلحا
 دوزخی مسلمانوں کے حق میں شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انکی
 شفاعت قبول فرمائیگا۔ عقیدۃ افضل الناس بعد نبیہنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور بعد انکے حضرت عمر فاروق انکے بعد حضرت عثمان غنی
 بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوانہ اور خلافت ہی اسی ترتیب سے سے عقیدۃ
 خلافت راشدہ بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس برس تک رہی بعد اسکے بادشاہی
 ہوئی عقیدۃ دس آدمی یقیناً بہشتی ہیں جنکے حق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 بشارت دی تھی اور وہ چاروں خلیفہ اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
 ابی وقاص اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن الجراح ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایسا ہی
 سیدنا فاطمہ زہرا اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو بہشتی سمجھنا چاہئے
 علی ہذا القیاس اور جس جسکے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونکی بشارت
 دی جیسے اہل بدر اور اہل بیت و رضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین ان سب کو بہشتی جاننا

چاہئے عقیدہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں سوائے کلمۃ الجفر کے زبان نکھولنا چاہئے
اسلئے کہ محبت انکی عین محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بغض انکا بغض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لہذا انکے درمیاں جو کچھ جگڑا ہوا ہو اُسکو نہ سنئے نہ
دیکھئے بلکہ سب سے محبت اور اعتقاد نیک رکھے اور انکے معاملات حسن ظن کے ساتھ
اللہ تعالیٰ پر حوالہ کرے۔ آپ خود انکے باب میں کچھ حکم نہ لگائے۔ اور سخت تر حجت
ان فرقوں کی ہے جنہوں نے اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیئے
اور لعنت کرنے کو اپنا مذہب قرار دیا ہے اور پر امید دارِ اجرِ عظیم کے رہتے ہیں۔ اور ایسی
بزرگوں کی عداوت کو موجب حصول سعادت سمجھتے ہیں۔ عَنِذِ ابِی اللہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلَاثٌ اُمَّةٌ قَدْ حَلَّتْ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَ لَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُوْنَ
عَنْهَا کُنُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنی وہ ایک جماعت تھی گذر گئی انکا ہوا جو کما گئے اور تمہارا ہے جو تم
کماؤ اور تم سے پوچھ نہیں انکے کام کی عقیدہ کرامات اولیا اور حرقِ عادات اصیبا جیسے
لہٹنا اور پہلانا زمین و زمان کا یا مردے کا زندہ کرنا حق ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ تعالیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قسم کے خوارق بہت ظہور میں آئے لیکن کوئی ولی نبی کے
درجے کو نہیں پہنچتا۔ ولی وہ ہوتا ہے جو تابعِ شریعت کا ہو اور خلافِ شرع سے طعنا متفر
ہو عقیدہ کوئی عاقل بالغ اگرچہ ولی ہو جائے لیکن اُس درجے کو نہیں پہنچتا اگر احکام
شرعیہ سے اسکا ذمہ پاک ہو بغیر انکے او اگر نے کے اگر استطاعت کام کی رکھتا ہو۔
عقیدہ کہ ہر ایک وید کے پیچھے اقتداسنا زمین کرنا چاہئے۔ علیٰ ہذا ہر نیک وید کے بخاری
کی نماز پڑھنا چاہئے عقیدہ کہ نصوصِ قطعیہ کو روکنا اور حرام کو حلال سمجھنا اور گناہ کو پاک جاننا
اگرچہ صغیر ہو اور شریعت کے ساتھ متفق کرنا اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر الہی
سے ڈرنا ہونا اور کافروں کے پیچھے سیانوں کو انجانہ عیب میں سمجھنا ان سب باتوں کو کفر و
ضلالت سمجھنا چاہئے عقیدہ کہ مرد نکو زندوں کے اعمال کا ثواب پہنچتا ہے۔
یعنی اگر کوئی صدقہ دے یا مردے کے لئے دعا کرے یا تسبیح و تہلیل کرے یا
مترن شریف مردوں کے لئے پڑھے تو ان چیزوں کا ثواب انکو پہنچتا ہے عقیدہ

السر سب جانہ دعا کر نیوالے کی دعا قبول فرماتا ہے اور محتاجوں کی حاجت بر لاتا ہے۔

باب دس مسائل ضروریہ فقہ کے بیان میں ہے

جانتا چلے کہ بنا اسلام کی پانچ چیزیں ہیں پہلے گو اہی دینا اس بات کی کہ کوئی محبوبہ حق سوائے اللہ سبحانہ کے نہیں ہے اسی کو پوجنا چاہئے اور ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے رسول بھیجے ہوئے ہیں دوسرے پانچ وقت نماز پڑھنا تیسرے ماہ رمضان کے روزے رکھنا چوتھے مال کی زکوٰۃ دینا یا سچوئیں بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے لئے جسے طاقت زادہ و راحلہ کی ہو۔ یعنی اگر اُس شخص کے پاس آنے جانے کا خرچہ و کرایہ موجود ہو اُس پر حج فرض ہے۔ اور اسکے شروط کی تفصیل آگے آئیگی۔ چونکہ نماز بدون طہارت کے درست نہیں لہذا مسائل طہارت شروع کئے جاتے ہیں مسئلہ فرائض وضو کے۔ دھونا منہ کا پیشانی کے سرے سے ٹوڑی کے نیچے تک طول میں اور کان کی ٹوڑے سے دوسرے کان کی ٹوٹک عرض میں اور دھونا دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ اور دھونا دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت اور جس کی ڈاڑھی استقدر گھنی ہو کہ بالوں کے نیچے کی کمال نظر نہ آئے اُسکو استقدر ریش کا دھونا فرض ہے جو چہرے سے متعلق ہو مسئلہ شستن وضو کی۔ پہلے بسم اللہ پڑھنا بعد اسکے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا اور مسواک کرنا اور کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ریش اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین بار دھونا اور تمام سر کا مسح کرنا ایک بار اور کانوں کا مسح کرنا اور قرآن شریف میں جس ترتیب سے وضو کے اعضاء ذکر ہیں اُس ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی پہلے چہرے کے بعد ہاتھ دھونا اُس کے بعد سر کا مسح کرنا پہر پاؤں دھونا اور شروع وضو میں نیت کرنا اور عرصہ کو پے درپے دھونا یعنی پچھلے عضو کو اگلے عضو کے بعد ایسا جلد دھوئے کہ ہوا سے معتدل اور گرمی معتدل میں پہلا عضو خشک ہونے پائے پسب امور تشبیہ سے یکے پے درپے دھونے تک جو مذکور ہوئے وضو کی سنتیں ہیں مسئلہ وضو کے

مستحبات۔ اعضا وضو کے جتنے دھوئے جاتے ہیں انکو دہنی طرف سے شروع کرنا
 اور گردن کا مسح کرنا اب سمجھو اس بات کو کہ گردن کے مسح کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ
 جس وقت مسح سر کا بطریق سنت کرنے لگے یعنی پیشانی کی طرف سے ہاتھ گردن کی
 طرف کیسے لیجائے یہ وقت گردن کو بھی مسح میں داخل کر لے یعنی دونوں ہاتھوں کو
 گردن کے آخر تک کیسے لائے یہی طریقہ مسح گردن کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
 دوسرا طریق مسح گردن کا وہ ہے جو مرد و عورت دونوں کے بعد فراغت مسح سر کے اور کانوں
 کے ہاتھوں کی پیٹھ سے مسح گردن کا کرنا یہ درمختار میں مذکور ہے اور شوکانی نے بھی
 حدیث ضعیف سے مسح گردن کا بعد مسح سر اور کانوں کے ثابت کیا ہے فائدہ مستحب
 وہ عمل ہے جسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی کیا اور کسی ترک فرمایا اور وہ عمل جسکو
 سلف صالحین نے دوست رکھا اور پسند کیا۔ اور حکم مستحب کا یہ ہے کہ کرنیوالے کو ثواب
 نہ کرنیوالے کو کچھ گناہ نہیں پس تارک مستحب پر طعن کرنا خالی گناہ سے نہیں ثلاث حدیث
 اللہ فلا تعتدوها یعنی دستور اللہ سبحانہ کے باندھے ہوئے ہیں پس اسے
 آگے نہ بڑھو لہذا **قضاء وضو** یعنی وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹتا ہے ایک تو پیشانی
 پانچھانے کے راستے سے بجا ست یا اور چیز کا ٹکنا جیسے گوشت۔ ریح وغیرہ۔
 دوسرے قے منہ بھر کے آنا اس میں خواہ کمانکے یا صفر یا خون جا ہوا یا
 پانی لیکن منہ کی قے سے وضو نہیں ٹوٹا تیسرے سونا تکیہ لگا کر ایسے طور پر
 کہ اگر تکیہ الگ کیا جائے تو وہ شخص گر پڑے چوٹھے دیوانگی۔ پانچویں بیہوشی
 فائدہ وہ بیماریاں جن سے عقل میں خلل پیدا ہوتا ہے یا عقل جاتی رہتی ہے ان
 میں سے ایک عتہ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آفت ہے۔ یہ موجب اختلال عقل
 اس طرح ہے کہ شخص مختلط الکلام اور فاسد التذکر ہو جاتا ہے لیکن نہ وہ کسی کو مارتا ہی
 نہ گالیاں دیتا ہے سو ایسے بیمار کو معتوہ کہتے ہیں اسکا وضو عتہ سے نہیں ٹوٹتا دوسری
 بیماری جنون ہے یعنی دیوانگی اور وہ بالکل عقل کا زوال ہے اس سے وضو جاتا رہتا ہے
 تیسری اغما ہے یعنی بیہوشی یہ ایک بیماری ہے جس سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے

اور عقل زائل نہیں ہوتی لیکن عقل کو وبالیتی ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے چوتھے نغشی ہر وہ یہ کہ سبب زیادتی ہو کہ وغیرہ یا صدمہ قلب و دماغ کے باعث سے زیادہ تر ضعیف ہو کے قوت محرکہ اور مدد کہ بیکار ہو جائے اس بیماری سے بھی وضو ٹوٹتا ہے پانچویں شکر ہے یعنی نشا اور یہ ایک سرور ہے جو بعض سکرات کے احتمال سے عقل پر غالب ہو جاتا ہے جس سے آدمی عقل کے موافق کام نہیں کر سکتا اس سے بھی وضو ٹوٹتا ہے چھٹے فتنہ نمازیں کہ وہ نماز اور وضو دونوں کو توڑتا ہے اگر سنسنے والا بالغ جاگتا ہو فائدہ فتنہ وہ سنسنی ہے جس کو پاس کو لوگ سنیں اور جس کو آپ سننے اور کوئی نہ سننے اُسے ضحک کہتے ہیں اور وہ سنسنی جس میں مطلق آواز نہ ہو بلکہ فقط وانت کملجا میں اُٹھو تبسم کہتے ہیں فتنے سے اُس نماز میں جس میں رکوع و سجود ہوں دونوں ٹوٹتے ہیں یعنی وضو اور نماز اور نماز چارہ یا سجدہ ثلاث میں فتنہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز و سجدہ باطل ہوتا ہے اگر سنسنے والا بالغ جاگتا ہو پس وضو ٹوٹے اور سوتے کا فتنے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز انکی باطل ہوتی ہے۔ اور ضحک سے نماز باطل ہوتی ہے نہ وضو اور تبسم سے نہ وضو جاتا ہے نہ نماز سا تو ش مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنا ذکر بکالت استدادگی عورت شرمگاہ سے بغیر پردے کے مس کرے اور چوٹی بدن سے خون پیپ یا زرد پانی کا نکلنا نویں ہستی نشے کی۔ یہ سب چیزیں عذو کی توڑنیوالی ہیں اور انکے سوا اور بھی بعض چیزیں ہیں جو کتب مبسوطہ میں مذکور ہیں غسل کے فرائض کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور سارے بدن پر پانی بہانا سنتیں غسل کی پہلے دونوں ہاتھ ہتھپوں تک اور فرج یعنی شرمگاہ کا دھونا اگرچہ اُس پر نجاست نہ ہو۔ اور جو کچھ نجاست ظاہر بدن پر پائی جائے اُسکا دھونا۔ اُسکے بعد وضو کرنا اور اگر پانی جمع ہونے کے مقام پر نہانا ہو تو پاؤں بعد غسل کرنی کے دھوئے اور اگر چوکی یا پتھر وغیرہ پر نہانا ہو تو وضو کے اعضا کے ساتھ پاؤں بھی دھو ڈالے بعد وضو کے تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا۔ عورت کو بالوں کی جڑیں تر کرنا ضرور ہے چوٹی کو نہ لانا لازم نہیں موجبات غسل لینے وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے ایک نکلنا منی کا جندگی سے یعنی جن وقت اپنے مقام سے جدا ہو تو لذت کے تشا کو دے جدا ہوئی ہو ایسی منی کا شرمگاہ سے نکلنا غسل کو واجب کرتا ہے دوسرے

ذکر کا حقیقہ یعنی سپاری کا داخل ہونا عورت کی قتل یا دیریں یا مدد کی دیریں یہ بیرون غسل کا موجب ہے یعنی کنیوٹ
 اور کراٹو اسے پریشانی دینے والوں کی مصلحت یعنی مائل بالغ و مسلمان ہوں تعمیر کے خوفت خون جھین یا نفاس کا آنا اپنی
 عادت پر بند ہو جائے اس وقت غسل واجب ہے لیکن ندی کا ٹکنا زن و شوہر کے کیلتے
 وقت اور ایسا ہی وہی کا ٹکنا موجب غسل نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جب خواب میں اپنے کو جماع
 کرتا دیکھے اور بوجہ جاگنے کے سنی وغیرہ کا اثر کپڑے پر پائے تو بھی غسل واجب نہیں فائدہ
 ندی وہ چیز ہے جو عورت کے ساتھ بوس و کنار کے وقت ذکر سے نکلتی ہے اور وہی
 پیشاب کے بعض وقت سفید مثل پانی کے نکلتی ہے مسئلہ جمعہ کی نماز کو لئے
 عیدین کے لئے احرام کے وقت اور عروئے کے دن غسل سنت ہے مسئلہ میت
 کا نہلانا واجب ہے اور جو کافر جنابت کی حالت میں سلام لائے تو اسپر بھی غسل واجب
 ہے اور اگر جنب نہ تو غسل مستحب ہے مسئلہ تیمم قائم مقام وضو اور غسل کے ہے جب
 پانی بقدر ایک میل کے دور ہو یا متصل سیار ہو استعمال پانی کا اسکو ضرر کرے یا استعنا
 سے بیماری کا ڈر ہو یا پانی پر پھاڑ کنا یا دالاجانور مثل شیر وغیرہ کے ہو یا پانی پر دشمن
 یا پانی نمازی کے پاس ہو مگر وضو میں خرچ کرنے سے پیاسے مرنے کا خوف ہو یا
 کنواں نزدیک ہو لیکن دول سی پاس نہواں سب صورتوں میں تیمم درست ہے
 اور جب ایک وضو سے دو چار فرض نمازوں کا ادا کرنا درست ہے ویسے ہی ایک تیمم
 سے بھی درست ہے فائدہ تیمم کی حقیقت یہ ہے کہ پاک زمین پر یا ریت پر یا چوپڑ
 جنس زمین سے ایسی ہو کہ نہ جلے اور نہ پگھلے مثل تپرو وغیرہ کے اس پر بنیت تیمم کے
 دونوں ہاتھوں کی پتھلیاں پیچھے سمیت مارے بعد اسکے انگو جھاڑے پھر اگلے
 چہرے کو وضو کی حد تک لئے پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو شیا سے نہ کورہ پرارے
 اور جھاڑے پھر اگلے دونوں ہاتھ کسینوں تک لئے فائدہ نیت قصد دل کو کہتے
 ہیں یعنی جب دل سے وضو یا تیمم یا نماز کا قصد کیا تو نیت حاصل ہوئی۔ زبان سے
 نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَقَّئَا يَا نُوَيْتُ اَنْ اَلِيْمَتُمْ يَا نُوَيْتُ اَنْ اَصِلَّ کنیا کچھ ضرور نہیں۔
 مسئلہ جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑتی ہے۔ اور تیمم پانی پر قدرت

پانے سے ٹوٹتا ہے مسئلہ موزے چمڑے کے ہوں یا مانند چمڑے کے کسی
ایسی چیز کے ہوں کہ سپر سے پانی کا ریشہ تک نہ پونچے اور انگوہن کے عادت کے
موافق تین سیل مسافت چل سکے ایسے موزوں پر مسج کرنا درست ہے اگر انگوہنیں طہار
پر پہنا ہو جو حدث کے وقت پوری پائی جائے گوہنے وقت کامل نہو مثلاً پانوں دھو
موزے پہنے پر باقی اعضاء دھوئے تو یہ طہارت لبس کے وقت پوری نہ تھی البتہ حدث
کے وقت پوری ہے اور یہی شرط ہے مسج موزوں پر درست ہے مقیم کے لئے ایک
وزارت اور مسافر کے لئے تین وزارت و وضو ٹوٹنے کے وقت سے یعنی وضو کر کے موزے
پہنے پر جو وقت وضو ٹوٹے اس وقت سے مدت مذکورہ کا شمار ہوگا اور مسج موزے کا
قائم مقام پانوں دھونے کے ہے وضو ٹوٹنے میں نہ غسل کی حاجت میں مثل جنابت
یا حیض یا نفاس کے ان صورتوں میں مسج درست نہیں پانوں کا دھونا ضرور ہے۔
مسئلہ مسج موزہ کا طریق یہ ہے کہ پنجہ ہاتھ کا تر کر کے اس میں سے تین انگلیاں پانوں
کی انگلیوں سے کیپچتا ہوا پینڈلی تک لائے اس طور سے کہ تین خطامونوں پر پڑیں۔
موزہ کا پانوں کی تین چوٹی انگلیوں کے برابر پہنا جواز مسج کا مانع ہے مسئلہ جس چیز سے
وضو ٹوٹتا ہو اس سے مسج بھی ٹوٹتا ہے اور موزے سے اکثر قدم کا نکلنا اور مدت کا گذرنا مسج کو
توڑتا ہے مسئلہ بی جو زخم پہنڈی ہو اور دھونا اسکو ضرر کرے تو اس پر مسج کرنا جائز ہے اور بی
کے مسج کے لئے نہ کوئی مدت مقرر ہے اور نہ طہارت پر باندھنا شرط ہے مسائل حیض
و نفاس مستحاضہ وہ خون جو عورت کی فرج سے آتا ہے اسکی تین قسمیں ہیں حیض و
نفاس و استحاضہ حیض وہ خون ہے جو رحم سے لینے بچہ دان سے آئے بلا سبب لاوت
کے نفاس وہ خون ہے جو رحم سے بعد بچہ جتنے کے آئے استحاضہ وہ خون ہے
جو رگ پٹ جانے کے سبب سے آوے مسئلہ کثرت حیض کی تین روز و شب ہیں
اور اکثر مدت اس کی دن دن رات۔ اور نفاس کی کثرت کی کچھ حد نہیں کسی کو ایک
گھنٹہ نفاس آتا ہے کسی کو دس دن اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہیں اور کثرت
عمر یعنی پاک رہنے کی درمیان دو حیض یا درمیان نفاس حیض کے پندرہ دن

ہیں مع راتوں کے اور اکثر مدت کی کچھ حد مقرر نہیں اگرچہ تمام عمر کو گیسے مسئلہ طہر
 متخلل ہی حیض ہے۔ یعنی وہ زمانہ پاکی کا جو درمیان ایام حیض کے ہو۔ مثلاً حیض کے دنوں میں
 اول چار دن خون نظر آیا ہر خشکی رہی پھر اخیر میں خون نظر آیا تو ماہین کے خشکی کے ایام ہی
 حیض میں شمار کئے جائینگے مسئلہ حیض و نفاس کے دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز
 پڑھنا اور مسجد میں جانا اور طواف خانہ کعبہ کرنا اور وحی کرنا اور قرآن شریف پڑھنا اور اسکو
 چھونا یہ سب چیزیں منع ہیں لیکن قرآن شریف کو معاً اسکے جزو ان کے چھونا درست
 ہے چولی کے ساتھ چھونا درست نہیں ایسا ہی قرآن شریف بقصد دعایا ثنا کے پڑھنا اور
 ذکر الہد کرنا جائز ہے اگر وضو کے ساتھ کرے تو بہتر ہے مسئلہ اگر حیض اکثر مدت کے بعد
 بند ہوا یعنی دس روز گزرنے کے بعد بند ہوا تو جماع کرنا اس عورت سے غسل کے
 پہلے جائز ہے اور نہانے کے بعد جماع کرے تو بہتر ہے پس نہانے سے پہلے اس
 عورت کو ساتھ ملی کرنا مکروہ تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اگر حیض کثرت کے بعد بند ہوا تو دیکھیں گے
 کہ عادت سے پہلے بند ہوا یعنی اسکو عادت مثلاً آٹھ دن کی ہوتی اور حیض سات دن میں بند
 ہوا تو ایسی عورت سے جماع کرنا حلال نہیں جب تک کہ اس کی عادت کے دن پورے نہوں
 ہاں وہ عورت غسل کرے اور نماز و روزہ ادا کرے احتیاطاً۔ اور اگر عادت کے لغو
 بند ہوا یعنی جتنے دن اسے ہر ماہ میں آتا تھا اتنے ہی دن آ کے بند ہوا تو اس سے
 جماع کرنا حلال نہیں جب تک کہ دو چیزوں میں سے ایک نہ پائی جائے یا تو غسل کر چکی
 ہو یا حیض بند ہونے کے بعد اتنا زمانہ گزرا ہو کہ اس میں نہا کے کپڑے پہن کے
 نماز کا تحریمہ باندھ سکے مسئلہ حائضہ اور نفاس کو روزے کی قضا کرنا لازم ہے نماز
 معاف ہے مسئلہ بحالت استحاضہ روزہ و نماز وغیرہ عورت ادا کرے کیونکہ یہ خون
 مثل نکسیر کے ہے ایسے خون کی آمد میں نماز پڑھنا چاہئے البتہ ایسی عورت کا وضو نماز
 کا وقت گزر جانے سے ٹوٹتا ہے جیسا کہ اور نوافض سے ٹوٹتا ہے مسئلہ بدن ناپاک
 ہو یا کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے اور جو چیز مثل پانی کے پتلی ہو اور ناپاک کی اس سے
 دور ہوسکے جیسے گلاب و سرکہ میاں تک کہ منہ کی رال اور تنوک سے بھی جو انگلی اور پستان

کہ ناپاک ہے تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتے ہیں ہاں دودھ یا تیل سے پانی نہیں ملتا
 ہوتی مسئلہ موزا یا جوتا جو جسم و انجاست سے نجس ہو گیا ہو ایسے طور پر رگڑنے سے کہ
 اس نجاست کا اثر دور ہو جائے پاک ہو جاتا ہے فائدہ جسم وادہ نجاست ہے جو سوخن
 کے بعد نظر آئے اگرچہ اور چیز سے ملے بعد خشک ہونے کے نظر ٹرے جیسے پیشاب
 کہ اسپرٹی لگ گئی ہو وہ بھی رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ زمین پر رگڑے یا ناخن یا
 لکڑی یا پتھر سے اس حاصل ایسے طور پر رگڑے کہ نجاست کا اثر یعنی رنگہ بود مزہ جاتا ہو
 مسئلہ پاک ہوتے ہی زمین ناپاک خشک ہونے اور نجاست کا اثر جانے سے نماز کے
 حق میں نہیم کے لئے ایسے ہی وہ انہیں جو مکان میں بھی ہوں علی ہذا وہ جہاڑ اور گھاس
 جو زمین میں جمی ہو یہ سب خشک ہو نیسے پاک ہوتے ہیں مسئلہ پاک ہو جانا ہونا پاک تیل ساہو
 بناؤ لانے سے اسی طرح وہ کچھ اور گارا جو ناپاک ہو گیا ہو برتن اور کوزہ وغیرہ ہلکے پکانیسے
 پاک ہو جاتا ہے اگر بعد پکانے کے اثر نجاست کا اس میں ظاہر نہ ہو مسئلہ نجاست غلیظہ
 اگر گاڑی جسم وادہ ہو۔ جیسے گو آومی اور مرغی کا اور خوں رواں تمام حیوانات کا سوا شہید
 کے تو بقدر ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشے کے معاف ہے لیکن نماز اس کے کھانچے
 کردہ تحریمی ہوتی ہے پس دہونا اسکا واجب ہے اور معافی کے معنی یہ ہیں کہ نماز بدون
 اس کے دہوے ہوئے صحیح ہے مگر ساتھ کراہت کے اور اگر ساڑھے چار ماشے سے
 کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے پس دہونا اسکا مسنون ہے نہ واجب اور اگر ساڑھے
 چار ماشے سے زائد ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے پس اسکا دہونا فرض ہے اور اگر
 نجاست غلیظہ تپتی ہو مثل آدمی کے پیشاب کے تو بقدر چوڑائی قعر کف دست کے معاف ہے
 بمعنی سابق اور قعر کف دست انگلیوں کے جوڑوں کے اندر کی مقدار ہے اس کی پہچان کا یہ طریقہ
 ہے کہ پانی سے چلو ہر کے ہاتھ کو چڑا کرے جب قدر ہتھیلی کی جگہ میں پانی باقی رہے وہی
 مقدار قعر کف کی ہے مسئلہ نجاست خفیفہ تمام بدن اور تمام کپڑے کی چوتھائی سے کم
 معاف ہے اور پوری چوتھائی ہو تو دہونا اسکا ضرور ہے جیسے پیشاب حلال جانور و نکا
 شیخین کو نزدیک مثل بکری گائے اونٹ وغیرہ کے اور گھوڑے کا پیشاب بھی نجاست خفیفہ ہے

اور امام محمدؒ کے نزدیک پیشاب حلال جانور اور گھوڑے کا پاک ہے اسی طرح لید اور گوبر اور
اڑتے جانور کی جسکا گوشت حرام ہے نجاست خفیفہ ہے اور خون مچھلی کا اور رال گدھے
اور خچر کی معاف ہے بلکہ مذہب صحیح کے موافق یہ چیزیں پاک ہیں اور معاف ہیں وہ
چھٹیں آدمی کے پیشاب کی جو سوئی کے سر یا نا کے کے برابر ہوں یہ معافی
سبب ضرورت کے ہے کہ اس سے بچاؤ شواہے قائم نہ نجاست غلیظہ امام عظیم
رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس میں دو نقص متعارض ہوں اور اس سے قناب
میں حج نہوا اور صاحبین کے نزدیک عدم تعارض کے ساتھ اختلاف مجتہدین معاصرین
اور اسی سابقین کا بھی اس میں نہوا نجاست خفیفہ عند الامام وہ ہے صہین و نقص متعارض ہوں اور صاحبین کے
زودیک تعارض کیساتھ اختلاف سابق ہی ہو **مسئلہ** جو نجاست جسم درہو اس سے پاکی حاصل ہوتی ہے
اسکا جسم و کرئیے اور ایسی تنی ہو کہ نظر نہ آئے مثل پیشاب کو اس سے پاکی حاصل ہوتی ہے اس کے
نکال جانے سے بچان غالب اگر چہ ایک ہی بار میں گمان حاصل ہوا اور دسواں لے
کو تین بار وہونے سے پاکی کا حکم دیا جائیگا قائمہ پہلے جو فرق درمیان غلیظہ اور
خفیفہ کے قدر متقال اور چوتھائی سے کم کا لکھا ہے وہ حکم کپڑے اور بدن کا ہی
لیکن پانی یا اور کسی تپلی چیز میں تھوڑی سی نجاست پڑنے سے وہ کل ناپاک ہو جاتی ہے
اگرچہ خفیفہ ہو مگر حرام پرندے کی بیٹا اگر کنوئیں میں پڑے تو اس سے کنواں ناپاک
نہیں ہوتا **مسئلہ** پاک ہوتا ہے دودھ اور شہد اور شیرہ خربا اور تیل تین باجوش
دینے سے اس طور پر کہ بقدر پانچویں حصے شے مذکورہ ناپاک کے پانی اس میں ملائی
اور آگ پر رکھے یہاں تک کہ وہ پانی جلجلا سے پھر دوسری بار اسی قدر پانی ملائے اور
جلالے پرتیسری بار اسی طرح کرے **مسئلہ** کنوئیں میں جب وہ نجاست گرے
جو جاندار نہیں اگرچہ خفیفہ ہو یا ایک ہی قطرہ پیشاب یا خون کا ہو یا مرے کنوئیں میں
وہ جاندار رواں خون والا جو آبی یعنی پانی کا نہیں اور وہ مردہ پہولے یا اسکے
مال جڑ جائیں یا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو ان سب صورتوں میں بعد نکالنے
شے ناپاک کے تمام کنوئیں کا پانی نکالا جائے لیکن در صورت دشواری نکالنے

تمام پانی کے دو سو سے تین سو ڈول تک پانی نکالا جائے اور اگر مردہ کنوئیں میں نہ پھولا ہو نہ پھٹا ہوا اسکے بال بڑے ہوں تو وہ کہیں گے کہ آدمی یا مثل اسکے ہے تو تمام پانی نکالا جائیگا اور در صورت مشقت کے دو سو سے تین سو ڈول تک نکالے جائینگے اور بکری کا بچہ اور بھیر کا بچہ اور آدمی کا حمل ان سب کا حکم مثل آدمی کے ہے اور کبوتر اور بلی اور مرغی اور مائدہ انکے میں وجوہ چالیں ڈول نکالے جائیں اور ساڑھ ڈول مستحب ہیں اور جو حڑیا چوہا مثل انکے ہو تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس مستحب ہیں **فائدہ** ٹانگے جو سورت وغیرہ میں کہو د کے بارش کا پانی اس میں جمع کرتے ہیں انکا حکم بھی کنوئیں کا سا ہے ورنہ مختار میں ہے وَعَنِ الْقَوَائِدِ أَنْتِ الْجَبَّتِ الْمَطْمُوعَةِ الْكُفَّاءِ فِي الْأَرْضِ كَالْبِرِّ وَعَلَيْهِ فَالْصُّحُوحُ وَالزَّرِيرُ الْكَلْبُورُ مِنْ كَالْبِرِّ فَاعْتَمِدُوا هَذَا التَّحْقِيقَ یعنی مصنف نے نواد سے نقل کیا کہ مشہور حکماء زیادہ حصہ زمین کے اندر مدفون ہو مثل بکر کے ہے پس اس بنا پر بڑے حوض اور بڑے ٹھکے سے بھی پانی مثل پیر کے کھینچا جائیگا تیس غنیمت سمجھو اس تحریر کو فائدہ ڈول مذکور سے مراد درمیانی ڈول ہے جو اس کنوئیں پر دھتا ہو اور اگر نہ رہتا ہو تو ایسا ڈول جس میں ایک صاع پانی سمائے (جسکا سورتی وزن نو سیر کا تخمینا ہوتا ہے) بنا کے پانی کھینچیں اور جو ڈول صاع سے کم یا زیادہ ہو تو اسکا حساب صاع پر کر لیا جائے مسئلہ جو جاندار کہ کبوتر سے جسم میں کم اور چوہے سے زیادہ ہو تو اسکا حکم کنوئیں میں گرنے کے بارے میں چوٹے جافور یعنی چوہے کا دیا جائیگا مسئلہ دھوپ ہے اندھا ایک کے ہیں یعنی بیت ڈول سے تیل تک اس میں نکالے جائینگے۔ مسئلہ دلیاں مثل بکری کو ہیں یعنی تمام کنوئیں کا پانی انکے گرنے اور مرنے سے نکالا جائیگا۔ مسئلہ بلی چوہے کے ساتھ کنوئیں میں گرے تو در صورت مرنے کے چالیں ڈول نکالے جائینگے فائدہ جسوقت کنوئیں میں بجااست کا گڑنا معلوم ہوگا اسی وقت سے پانی کی ناپاکی کا حکم دیا جائیگا موافق قول صاحبین کے مثلاً جمعہ کے روز دس بج کر کنوئیں میں مردہ نظر آیا تو اسی وقت سے پانی ناپاکی سمجھا جائیگا اس سے پہلے جو کچھ وضو یا غسل کیا ہو گا وہ سب درست رہیگا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ كُلَّيْهِمُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ مسئلہ دو چار سینگیاں

اونٹ کی یا بکری کی کنوئیں میں گر پڑیں تو وہ معاف ہیں اس میں کچھ ڈول نکالنا لازم نہیں جیسا
دودھ کے برتن میں دوستے وقت کچھ مینگیاں گریں اور فوراً انکو نکال ڈالیں تو معاف ہو
مسائل جو بھٹے کے مسئلہ میں خوردہ یعنی جوٹا آدمی کا اور ایسا ہی اس
جانور کا جس کا گوشت حلال ہے اور جوٹا گھوڑے کا اور اس جانور کا جس میں خون برداں
نہیں جب کہ ان سب کے منہ میں نہ ہوں بذات خود پاک ہے اور بغیر کا ہی پاک کر نیوالا ہو
نجات حکمی اور حقیقی سے مسئلہ جوٹا سور اور کتے اور پہاڑ کمانیوالے جانوروں کا
ناپاک ہے اور شراب پینے والے کا جوٹا شراب پینے کے بعد متصل ناپاک ہے اور اگر شراب
خوار کی مونچیں اس قدر لمبی ہوں کہ انکی تمامی تک زبان نہ پہنچے تو اسے شرابخوار کا جوٹا
ناپاک ہے اگرچہ کچھ دیر کے بعد پانی پیا ہوا سلئے کہ پانی پیتے وقت پہلے مونچے نہیں
پڑ کے اسکو بخش کر دیگی ایسا ہی بلی کا جوٹا چوہا کا نیسے بعد متصل بخش مغلفہ ہے۔ یاں
اگر بلی چوہا کا کہ اپنے منہ کو یہاں تک چاٹے کہ اس کے پاک ہو جانے کا گمان ہو تو اس
صورت میں اسکا جوٹا پاک ہے مسئلہ جوٹا باہر ہرنے والی مرغی اور اونٹ اور گائے نجات
خوار کا اور اس پرندے کا جو درندہ ہے جیسے شکر باز شاہین جلی جو بچ کی پاکی معلوم نہ ہو اور
جوٹا گروں میں رہنے والے جانوروں کا پاک ہے بسبب ضرورت کے لیکن کردۂ تیر ہی
ہے اگر سوا اسکے اور پانی ملے اور اگر پانی انکے جوٹے کے سوا نہ ملے تو مکروہ ہی
نہیں ہے مسئلہ گد ہے اور خچر کا جوٹا اپنی ذات سے پاک ہے لیکن اس کے پاک کرنے
میں شک ہے پس اگر پانی سوا انکے جوٹے کے نہ ملے تو پہلے وضو کرے پھر تیمم کرے
مسئلہ ہر چیز کے پینے کا حکم مثل اس کے جوٹے کے ہے مسائل نماز کے۔
نماز چھ گناہ فرض عین ہے ہر ایک مسلمان عاقل بالغ پر اور دہل برس کی عمر والے لڑکے کو
نماز کے ترک پر ہاتھ سے مارنا واجب ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں اس کے مایہ نیک
حکم آیا ہے اور نماز کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور اسے قصد استی سے چھوڑنے والا
فاسق ہے اسے قتل کرنا چاہئے یہاں تک کہ نماز پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک
ایک وقت کی نماز ترک کر نیوالے کو قتل کرنا چاہئے اور پورے طور سے عین وقت

پر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز کا ادا کرنا والا پکا مسلمان گنا جائیگا مسئلہ وقت نماز فجر کا صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے سے ورا پہلے ختم ہوتا ہے فائدہ صبح کی دہشتیں ہیں۔ صادق اور کاذب صبح کاذب ایک لمبی سفیدی ہے بیٹریے کی دُم کی طرح جو مشرق کی طرف سے ظاہر ہو کے تھوڑی دیر میں مٹ جاتی ہے اور وہاں سیاہی ہو جاتی ہے اسی سبب سے اسے کاذب بمعنی اچھوٹے کے کہتے ہیں اور اس وقت تک نماز عشا کا وقت اور روزہ دار کے لئے سحری کا وقت باقی رہتا ہے فجر کی نماز اس وقت درست نہیں صبح صادق وہ سفیدی ہے جو افق یعنی آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف پھیلی اور چوڑی ہو کے دسمہم ہوتی جاتی ہے اور ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے اس وقت کہ جب ہر چیز کا سایہ دو چند ہو جائے سوا سایہ اصلی کے موافق روایت مشہورہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ظہر کا وقت تمام ہوتا ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہو جائے سوا سایہ اصلی کے۔ اور امام صاحب سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے فائدہ زوال کے وقت جب قدر سایہ ہر چیز کا ہو اُسے سایہ اصلی کہتے ہیں۔ پس مصلیٰ کے لئے بہتر یہ ہے کہ سوا سایہ اصلی کے ایک سایہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کرے تاکہ تاکہ بالاتفاق نماز ادا ہو ورنہ اکثر لوگ نزدیک قصا ہوگی۔ اور اول وقت عصر کا ظہر کے وقت کے بعد دوہوں قولوں کے موافق شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے اور ابتدا وقت مغرب کی غروب آفتاب سے ہوتی ہے اور غروب شفق تک اُس کا وقت رہتا ہے اور شفق صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وہ سُرخی ہے جو بعد غروب آفتاب کے مغرب کی طرف رہتی ہے اور اسے سیطرف امام صاحب نے بھی رجوع کیا ہے اور وقت عشا کا غروب شفق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے لیکن عشا کے فرض سے پہلے وتر کا ادا کرنا درست نہیں مسئلہ تین وقتوں میں نماز کا ادا کرنا

مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ کیسی ہی نماز ہو یا واجب یا قضا یا جازے کی یا سجدہ
 تلاوت یا سجدہ سو۔ ایک طلوع آفتاب کے وقت لیکن عوام کو اس وقت ہی فجر کی نماز
 سے روکنا نہ چاہئے اس واسطے کہ وہ بالکل چوڑے دینگے اور جو ادا کر لیں مجتہدین کے
 نزدیک جائز ہو گو اس مفتی کے مذہب میں منودہ عمل کے بالکل چوڑے دینے سے بہتر ہے
 دوسرے ٹیک دوپہر کے وقت لیکن جمعہ کے نفل اس وقت ہی بقول امام ابو یوسفؒ
 مکروہ نہیں اور اسی پر سنتوی ہے تیسرے غروب آفتاب کے وقت مگر اس روز کی عصر
 کی نماز مکروہ نہیں مسئلہ وقتوں میں نماز نفل اور نذر اور طواف کی مکروہ ہے
 ایک بعد طلوع صبح صادق سو سنت فجر کے دو سرے بعد ادا کرے فرض صبح طلوع
 آفتاب تک تیسرے بعد نماز عصر کے چوتھے بعد غروب کے پہلے نماز مغرب کے پانچویں
 جمعے کے خطبے کے وقت چھٹے وقت اقامت کے مگر فجر کی سنتیں اگر خوف جماعت
 کے فوت ہونیکا نہ تو جماعت جانیے سوا علیحدہ کسی مقام میں ادا کرے ساتویں عید
 کے خطبے کے وقت آٹھویں کسوف کے خطبے کے وقت نویں ہتھکانے کے خطبے
 کے وقت مسئلہ سوا فرض وقت کے تنگ وقت میں نماز مکروہ ہے اور ایسے ہی
 پیشاب یا پائسخانہ دبا کے نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں
 جمع کرنا بعد سفر یا بارش ہمارے مذہب جعفری میں درست نہیں ہاں امام شافعی رحمہ اللہ
 کے نزدیک درست ہے۔ انہیں کے قول پر بسبب ضرورت کے علماء حرمین
 نے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک کے سفر میں جمع کرنے دو نمازوں یعنی ظہر و عصر کا اور
 مغرب و عشا کا فتویٰ دیا ہے پس ریلوے کے مسافروں کو چاہئے کہ نماز اپنے وقت
 پر ادا کرتے رہیں گو گاڑی ہی میں کیوں نہ ہو اور اگر ضرورت شدید ہو کہ نیت نماز کا خوف
 ہو تو جمع کر لیا کریں اسلئے کہ وہ ادا جو بعض کے نزدیک جائز ہو عمل کے بالکل چوڑے
 دینے سے بہتر ہے اکثر لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں اور نمازیں ریلوے پر چٹکتے ہیں
 اللَّهُمَّ وَفَّقْنَا لِمَا يَجُوبُ وَتَوَكَّلْنَا عَلَىٰ حَبِيبِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِ اِذَا اُنْذِرَ
 فَاَلْعَنُ شَيْطَانَهُ كَلَّ اَنَّهُ وَقْتُ نَحْنِ اِذَا اُنْذِرَ اَقَامَتُ كَلَّ اَنَّهُ وَقْتُ نَحْنِ اِذَا اُنْذِرَ اَقَامَتُ كَلَّ اَنَّهُ وَقْتُ نَحْنِ اِذَا اُنْذِرَ

جائز ہے اذان اس لرکے کی جو بلوغ کے قریب ہو اور اندھے اور ولد الزنا اور دہشتی
 کی اور اذان کے ثواب کا مستحق جب ہو گا کہ اذان کا طریقہ مسنونہ جانتا ہو اور نماز کے
 وقت کو پہچانتا ہو مسئلہ کردہ ہے مسافروں کو اذان اور اقامت کا اکرار کی چوڑ دینا اور
 ایسا ہی صرف اقامت کو چوڑنا بھی کردہ ہے ہاں اگر فقط اذان کو چوڑے تو کراہت
 نہیں ہے مسئلہ جو شخص کہ اپنے گھر میں شہر کے اندر اکیلا جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو
 اور وہاں مسجد ہو تو اس کے لئے اذان و اقامت کا ترک کرنا کردہ نہیں مگر کی اذان و
 اقامت اس کو کافی ہے مسئلہ جو شخص مسجد میں بعد ہو جائے جماعت کے نماز پڑھے تو اس کو
 اقامت کنا سنت نہیں لیکن اگر وہ سجد بر سر راہ ہو تو اس میں اعادہ اذان و اقامت کا
 مضائقہ نہیں مسئلہ اذان کے سننے والے کو اس کی اجابت واجب ہے اجابت کے
 معنی یہ ہیں کہ جو کچھ یوزن کے موسامع بھی کہے لیکن حجتی علی الصلوۃ حجتی علی الفکر کے جواب
 میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور الصلوۃ خیر من النعمہ کے جواب میں صدقت و کذبت کہو
 مسئلہ بعد تمام ہونے اذان کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرورد و پڑھنے کے یہ دعا ہے
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلُكَ وَالْفَقِيْدُ الْوَالْعَبْدُ
 الْكَافِرُ اَمْحَسَّ مُحَمَّدًا اَنْ اَلَدِي وَعَدْتَهُ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْثَادَ مسئلہ جو کوئی اذان کی وقت
 مسجد میں موجود ہو تو اس پر اجابت واجب نہیں مسئلہ حالت حیض و نفاس میں اور کمانا کمانے
 وقت اور نماز جنازہ اور علم سکھانے اور سیکھنے اور پائخانے میں ہونے اور جاع کی وقت
 ان سب حالتوں میں اذان کا جواب نہ دے ہاں اگر قرآن شریف پڑھتا ہو تو اسے توقف
 کر کے جواب دے مسئلہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے مثل اذان کے جواب دے
 لیکن وقت کہنے فک فاقمیت الصلوۃ کے اقامتھا اللہ دادا اھما کے مسئلہ نماز کی چند باتیں
 ہیں پاکی بدن کی دونوں قسم کے حدیث یعنی حدیث اصغر و اکبر سے یعنی مصلیٰ یوضو اور بے غسل
 منو۔ ایسا ہی پاکی بدن کی نجاست غلیظہ و خفیہ کے اس مقدار سے جو مانع نماز کی ہو یعنی ایک
 درم سے زائد غلیظہ میں اور ربع یعنی چوتھائی خفیہ میں اسی طرح پاکی کپڑے کی اور پاکی مکان کی
 یعنی نماز کی دونوں قدم اور سجدے کی جگہ پاک ہونا چاہئے اسی طرح ستر عورت یعنی چھپانا اپنی

شرکاء کا اس کی حد مرد کے لئے ناف کے نیچے تک ہو اور لونڈی کی شرکاء کا حکم مثل مرد کے ہے
 پیٹ اور پیٹھ کے ساتھ اور پہلو لونڈی کا پیٹ اور پیٹھ کے تابع ہے اسکو بھی چپائے اور آزاد
 عورت کا تمام بدن شرکاء ہے سوا چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے اور
 جو ان عورت کو مردوں کے درمیان چہرہ اکھولنے سے منع کیا جائے اسلئے کہ فتنے کا در سے
 اسی طرح نماز کی نیت کرنا بھی شرط ہے اگر وہ تحریم سے پہلے ہو تو جائز ہے جب تک نیت اور تحریم کے
 درمیان کوئی عمل غیر مناسبت طبع ہکانہ پایا جائے مثل کہانے پینے کے اور بعد تحریم کے نیت
 کا اعتبار نہیں اور فرض نماز میں نیت کے وقت تعیین کرنا ضرور ہے مثلاً ظہر کی فرض نماز یا عصر
 کی اور مقتدی کو اقتدا کی نیت ضرور ہے یعنی پوں را وہ کرے کہ امام کے پیچھے نماز
 پڑھتا ہوں اسبطح توجہ قبلہ کی طرف شرط ہے فرائض نماز کے۔ پہلا فرض تحریم ہو
 قیام کی حالت میں مثل اللہ اکبر کہنے کے پس جو شخص امام کو رکوع میں پائے اسکو چاہئے کہ
 سیدھا کھڑا ہو کے تحریم کیلئے رکوع میں شامل ہو اگر جبکا ہو رکوع کے نزدیک تحریم کہیںکا تو
 نماز درست نہوگی اور گونے پر تحریم کہنا فرض نہیں دو شرکاء کھڑا ہونا ایسا سیدھا کھڑا ہو کا اگر
 دونوں ہاتھ پہلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں یہ قیام فرض ہے نماز فرض اور نماز نذر اور
 سنت مجزئیں اس شخص پر جسکو قیام اور سجدے پر قدرت ہو پس اگر کوئی کھڑے ہونے
 کی طاقت رکھتا ہو اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر اشاریے سے سجدا نماز پڑھے تیسرا
 قرآن کا پڑھنا جسکو اس پر قدرت ہو چوتھا رکوع یا پانچواں سجدہ کرنا اپنی پیشانی اور دونوں
 قدموں سے اور ایک انگلی کا لگانا دونوں پانچوں سے شرط ہے سجدے کے درست ہونگی
 چھٹا اخیر کا قاعدہ بقدر پڑھنے التَّحِيَّاتُ کے عِبَادَةُ دَرَسُوْكَہ تک ساتواں نمازی
 کا باہر آنا نماز سے کسی کام کے ساتھ واجبات نماز کے۔ ایک پڑھنا سورہ فاتحہ یعنی
 الحمد کا آخر تک دوسرے اسکے ساتھ ملانا چوٹی سورت کا مثل انا اعطیناکم
 یا جو اسکے برابر ہو یعنی تین آیتیں چوٹی ہوں یا ایک بڑی اسکا ملانا فرض کی پہلی دو
 رکعتوں میں اور نفل اور وتر کی سب رکعتوں میں چاہئے تیسرے معین کرنا و ائت
 کا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں چوتھے مقدم کرنا سورہ الحمد کو اور سورتوں پر۔

یا نحو اش کر نہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا سورت کے ملانے سے پیشتر پہلی دو رکعتوں میں چھوڑ
 لحاظ رکھنا ترتیب کا اُن افعال میں جو ہر رکعت میں کر رہے ہوتے ہیں مثل سجدے کے۔
 ساتویں لحاظ رکھنا ترتیب کا درمیان قرأت اور رکوع کے اٹھویں تعدیل ارکان یعنی کون
 اور سجدہ میں اعضا کو قرار دینا بقدر سہجان اللہ کہنے کے ایسا ہی تعدیل ارکان واجب ہے سر
 اٹھانیں رکوع اور سجدے سے یعنی قوے اور جلسے میں۔ پس جو کوئی رکوع اور سجدے
 کے درمیان قوے کو اور علی ہذا دو سجدوں کے بیچ کے جلسے کو ترک کر گیا تو نماز اُس کی مکروہ تحریمی
 ہوگی موافق تحقیق کمال الدین محقق کے نوں قعدہ پہلا اگرچہ نقل میں ہر دسویں پہلے قعدہ میں
 التیات کو عکلاً دہسوا کہ سے زیادہ نہ پڑھنا گیا رہوین دونوں قعدوں میں التیات کو
 در سوئہ تک پڑھنا بارہویں التیات کا لفظ دوبارہ کنایتیں ہویں وتر میں قنوت پڑھنا۔ ایسا ہی کبیر
 قنوت کی واجب ہے اور قنوت مطلق دعا ہے خصوصیت کسی دعا سے خاص کے وجوب میں
 نہیں چودہویں دونوں عیدوں میں چہ تکبیریں کنایتیں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمیہ
 اور تین دوسری رکعت میں بعد قرأت کے رکوع سے پہلے سوائے تکبیر رکوع کے پندرہویں
 امام پکار کے قرأت کرے فجر مغرب عشاء وغیرہ جن نمازوں میں کہ پکار کے پڑھنا آیا ہو اور آئینہ
 پڑیں سب یعنی امام ہو خواہ اکیلا ظہر و عصر وغیرہ میں فائدہ اگر نماز میں فرض ترک کر گیا تو نماز
 فاسد ہو جائیگی اسکا دوبارہ پڑھنا فرض ہے اور واجب کہ ترک سے فاسد نہ ہوگی بلکہ سجدہ سہو
 واجب ہوگا اگر واجب کو ہو لکھ چھوڑا ہو اور اگر عمدہ اچھوڑا یا در صورت ہونے کے سجدہ سہو
 نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دہرا لینا یعنی دوسری بار پڑھنا واجب ہے اگر دوبارہ
 نہ پڑھ گیا تو گنہگار ہوگا اسبطح جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی ہو اسکا اعادہ
 واجب ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ خوب روک کے نماز پڑھے تو اسکا اعادہ واجب ہے
 سُنن نماز کے سنت مؤکدہ وہ کام ہے جسکو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 ہمیشہ کیا اور کبھی ترک کیا اگرچہ ترک حکمی ہو یعنی اس کے ترک پر افتحار نہ کیا ہو خود ترک نہ کیا ہو
 تو یہ عدم امتحار ترک حکمی ہے اور سنت کا حکم یہ ہے کہ ثواب دیا جائیگا اُس کے کرنے پر اور ملامت
 ہوگی اس کے ترک پر سنت مؤکدہ کے ترک سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے نہ

سجدہ سموا واجب ہوتا ہے لیکن بُرائی کا موجب ہے یعنی اگر کسی نے سُستی کی راہ سے سنت کو چھوڑا اور اُسے حقیر نہ سمجھا تو بُرائی اور اگر سنت کو حقیر سمجھ کے چھوڑے گا تو کافر ہو گا اور فقہانے لکھا ہے کہ ترک سنت کی بُرائی گراہت تحریمی سے کتر ہے اور وہ فقہاء میں وضو کی نیت کی نسبت یہ لکھا ہے کہ **وَيَا شُعْبَةَ بْنَ رِجَاءٍ** یعنی وضو کر نیو الا نیت کے نہ کرنے سے گنہگار ہو گا پس معلوم ہوا کہ سنت کے تارک کے گنہگار ہونے میں اختلاف ہے پس نہ افاق میں اس اختلاف کو یوں دفع کیا ہے کہ اگر سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت کر لے تو گنہگار ہے ورنہ نہیں لیکن بلاشبہ قابل ملامت ہے اور سنت ہے دونوں ہا اٹھاتا تکبیر تحریمہ کے لئے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تکبیر کے وقت کھلی رکھنا اور سنت ہے تکبیر کے وقت اپنے سر کو جکانا اور سنت ہے امام کو چلا گئے تکبیر کہنا تاکہ مقتدیوں کو نماز کے شروع اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوئیے آگاہی ہو۔ اور سنت ہے **ثُمَّ اسْتَجَابَ لَكَ اللَّهُ** آخر تک پرہنا اور سنت ہے **اعوذ** اور **بسم اللہ** اور امین چپکے سے کہنا۔ اور سنت ہے دہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا مردوں کے لئے۔ اور سنت ہے تکبیر رکوع کی اور رکوع میں تین بار تسبیح کہنا۔ اور سنت ہے رکوع میں پکڑنا اپنے دونوں زانو کا دونوں ہاتھوں سے انگلیاں پیلا کے مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے انگلیوں کا کشادہ رکھنا چاہئے اور نہ پکڑنا زانو کا بلکہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں اور سنت ہے رکوع سے اٹھتے وقت **سَمِعَ اللَّهُ مَنَاجِيَهُمْ** کہنا امام اور تہنا کو اور **سَمِعَ لَكَ الْحَمْدُ** مقتدی ہے اور سنت ہے سجدے کی تکبیر کہنا اور اُس میں تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہنا اور دونوں ہاتھ اور زانو سجدے میں زمین پر رکھنا اور قعدے میں دہنے ہاتھ کو کمر کرنا مردوں کے لئے اور بائیں ہاتھ کو بچھانا اور مسنون ہے درود پڑھنا رسول کریم علیہ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر قعدہ اخیرہ میں اور دعا سے خیر کرنا اپنے حق میں اور اپنے ماں باپ کے حق میں اور سب مسلمان مرد و زن کے حق میں آداب نماز کے ادب وہ فعل ہے کہ اُسکے کرنے سے ثواب ہے یا نہ ہو اور ترک اسکا بُرائی کا موجب ہے اور نہ عتاب کا باعث جیسے چھوڑنا سنت زائدہ کا

کہ مکروہ نہیں ہے سنت زائدہ وہ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور عادت
 کے کیا ہو جیسے آپ کی سیرت لباس اور نشست و برخاست میں یا نماز چاشت کی اور اسکے
 مقابل سنت مہدی یعنی سنت مؤکدہ ہے جیسے اذان اور جماعت۔ ادب یہ ہے کہ مصلیٰ
 اپنے قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھے اور وقت جمائی لینے کے مہذبہ بند کر لے اور بقیہ
 طاقات کمانسی رد کے اور دونوں ہاتھ استین سے باہر نکالے اور جب مؤذن قیامت میں
حی علی الصلوٰۃ کہے تو نماز کے لئے کھڑا ہو اور قیامت اقامت کے وقت اگر نماز شروع
 کرے تو جائز ہے اور بعد تمام ہونے قیامت کے شروع کرے تو زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اس سے
 نمازیوں پر شبہ نہ رہے گا اور مؤذن ہی امام کے ساتھ شروع کرے گا **مسئلہ** جماعت سے
 فرض نماز کا ادا کرنا مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک واجب
 اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے اور وتر میں رمضان کے جماعت مستحب ہے **مسئلہ**
 احق بامامت وہ شخص ہے جسکو علم فقہ کا زیادہ ہو اس کے بعد وہ جسے علم قرأت زیادہ ہو اس کے بعد وہ
 جسے فتویٰ زیادہ ہو اس کے بعد وہ جسکی عمر زیادہ ہو یعنی اسکا اسلام مقدم ہو **مسئلہ** امامت اندر
 اول الذکر اور غلام اور وہقانی ناخواندہ اور فاسق اور بدیع کی مکروہ ہے ہاں اگر اندہ ہے اور
 ولد الزنا اور غلام اور وہقانی کو بر نسبت اور مقتدیوں کے علم زیادہ ہو تو ان لوگوں کی امامت مکروہ
 نہیں ہے اور مکروہ ہے زیادہ ورازا کرنا نماز کا یعنی سنت سے زیادہ قرأت اور اذکار کا پڑھنا
 خواہ مقتدی راضی ہوں یا نہوں اور فقط عورتوں کی جماعت مکروہ ہے **مسئلہ** اقتدا
 مرد کی عورت کے پیچھے ایسا ہی بالغ کی نابالغ کے پیچھے درست نہیں البتہ لغل نماز
 میں اقتدا بالغ کی نابالغ کے پیچھے مختلف فیہ ہے ہاں یہ میں لکھا ہے کہ تراویح اور
 سنتوں میں لڑکے کے پیچھے اقتدا کرنا شایع الخ نے جائز کہا ہے **مسئلہ** اقتدا
 ایسے شخص کی جو معذور ہو بوجہ مرض ریح کے یعنی اُس کی ریح اکثر نکلا کرتی ہو یا ایسا
 شخص جس کی نکسیر جاری ہو یا وہ معذور ہو پیپ کے نکلنے سے تو ان سب کے پیچھے
 اقتدا درست نہیں علی ہذا القیاس اقتدا قرآن پڑھنے والے کے پیچھے اُس اُتی کے
 حکم قرآن پڑھنے کی قدرت نہ ہو جائز نہیں ایسے ہی اقتدا اُس کی جو کپڑے پہنے ہوئے

اسی طرح سے رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی اقتدا اشارے سے نماز پڑھنے والے کے پیچھے بہت
 نہیں اسی طرح فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اسی
 طرح اقتدا ایک وقت کے فرض پڑھنے والے کی دوسرے وقت کے فرض پڑھنے والے
 کے پیچھے درست نہیں مثلاً ظہر کا ادا کرنیوالا عصر پڑھنے والے امام کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا
 مسئلہ وضو کرنیوالا تیمم کرنیوالے کی اقتدا کرے۔ اسی طرح اعتنا کا وہونیوالا نوزوں پر
 مسح کرنیوالے کی اقتدا کرے علی ہذا پٹی پر مسح کرنیوالے کے پیچھے ہی اقتدا جائز ہے اور
 اقتدا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والی کی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور نفل ادا کرنیوالے
 کی فرض پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مسئلہ اگر نماز تمام ہونے کے بعد معلوم
 ہو کہ امام بے وضو تھا تو نماز کا دوسرا لازم ہے مفسدات نماز کے نماز کو
 چند چیزیں فاسد کرتی ہیں ایک بات کرنا خواہ عمدہ ہو یا بھولکر دوسرے دعا ایسی
 کرنا کہ آدمی کوئی باتوں سے مشابہ ہو یعنی ایسی چیز خدا سے نکلے اسے مانگے جس کا
 بندہ نے مانگنا محال ہو جیسے کہ خدا یا تیل یا تنک دے یا کہے فلائی عورت سے
 بری شادی کرادے تیسرے انین یعنی آہ کہنا چوٹ کھٹے تاوہ یعنی آہ کہنا۔
 یا نحوں ردنا حرف آمیز آواز سے چہنٹے اُف کرنا یا تلف کرنا یہ چاروں پہلی چیزیں اگر
 دنیا فی مصیبت سے ہوں تو مفسد ہیں۔ اور اگر جنت و دوزخ سے ذکر سے آہ و نالہ
 وغیرہ ہو تو مفسد نہیں اسی طرح اگر سیار اپنے تئیں آہ و نالے سے نہ روک سکے تو اسکی
 ہی نماز ان چیزوں سے فاسد نہیں ہوتی ساتویں تخت یعنی کنسکھارنا بے ضرورت
 دوحرفوں سے یعنی اُح اُح کرنا بلا عذر مفسد ہے آٹھویں چہنٹنے والے کے
 جواب میں مصلی کا یوحکم اللہ کہنا نماز کو فاسد کرتا ہے نوسٹ آیت میں لقمہ دینا غلام
 کو یعنی امام اگر قرأت میں کچھ خطا کرے اور مقتدی اسے لقمہ دے تو اس سے نماز
 فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر لقمہ کسی غیر کو دے خواہ وہ باہر نماز کے ہو یا نماز میں تو اس
 سے لقمہ دینے والی نماز فاسد ہوتی ہے دسویں سلام کسی کو کرنا جواب سلام کا دینا
 گیارہویں کہنا اسی طرح پنا توڑا ہو یا بہت دانستہ ہو یا بھولکر۔ مگر جب کہ اس کے واسطے

میں کوئی کھانے کی چیز لگی ہو اور وہ مقدار میں چنے سے کم ہو تو اس کے نکل جانے سے نماز
 فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر اسکو چھایا گیا تو فاسد ہوگی بارگاہوں قرآن شریف دیکھ کے قرات
 کرنا امام اعظم کے نزدیک نماز کو فاسد کرتا ہے اور صاحبین کے نزدیک ساتھ کراہت کو
 جائز ہے تیسریوں کسی کے سوال کا جواب کلمہ لا الہ الا اللہ یا تسبیح یا تکبیر سے دنیا منہ
 نماز ہے مگر وہاں نماز کے مصلیٰ کا اپنے کپڑے یا بدن یا کندوں سے کسی نا اہلی
 چکانا۔ آنتہ کو لے پر رکنا۔ دابنہ بایں التفات کرنا یعنی چہرہ اسارا یا تنویر اسامیر کے
 نماز میں بیٹنا۔ کتوں کی سی ہٹیک بیٹنا۔ جس کی تفسیر طحاوی نے یوں بیان کی ہے کہ
 دونوں کو لمبوں پر بیٹھے اور انوں کو کھڑا کر کے دونوں گھٹنوں کو چھاتی سے لگائے اور
 دونوں ہاتھ زمین پر رکھے سجدے میں دونوں ہاتھ بچانا۔ چار زانو یعنی پالٹی مار کے بند
 عذر کے نماز میں بیٹنا۔ البتہ نماز کے باہر ریشہ نہ کر دہ نہیں۔ سلام کا جواب ہاتھ یا سر
 کے اشاریے دینا۔ سر کے بالوں کا جوڑا ہنا کے سر پر رکنا۔ اپنے کپڑے کو اوپر اٹھانا
 اگرچہ مٹی میں بہرنے کے خیال سے ہو۔ چادر کے کنارے کو بے ضرورت بدن سے
 لپٹنا اور اگر گھسے کے بند نماز میں باندھنا۔ آنکھوں کا نماز میں بند کرنا۔ مگر شوع کے سبب
 ہو تو مضائقہ نہیں جائی لیتا جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اسکا پہنا۔ نمازی کے
 سر کے مقابل چہت میں یا سامنے یا داسنے یا بایں یا سجدے کی جگہ میں جاندار کی تصویر
 کا ہونا۔ شمار کرنا آیات و تسبیحات کا انگلیوں سے۔ امام کا محراب میں تنہا کھڑے
 رہنا۔ البتہ اگر اس کے قدم باہر ہوں اور سجدہ محراب میں کرے تو مضائقہ نہیں مسائل
 و تراویح اور نوافل کے جانتا چاہئے کہ ہر سنت نفل ہے۔ اور اس کے برعکس نہیں
 ہو سکتا یعنی ہر سنت نہیں ہوتی اور وتر واجب ہے اسکا طریقہ حنفی مذہب میں یہ ہے
 کہ تین رکعتیں اس طور سے پڑھے کہ دو رکعت پڑھے بیٹھے اور تشہد پڑھے تیسری رکعت
 کے لئے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھ کے اللہ اکبر کہے اور
 دعاے قنوت جو مشہور ہے پڑھے اور جس شخص کو دعاے قنوت نہ یاد ہو وہ سَرَبْنَا اِتَانِیْ اَللّٰہُ
 حَسَنَةً فِیْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قَبْلَہَا اَبِ الْاٰثَرِ پڑھے یا اَللّٰہُمَّ غُفْرِ لِّیْ تین بار کو۔

یا تین بار یا رب کہے بعد اسکے تکبیر کے رکوع کرے پر سجدے کے بعد تشہد پڑھے
 سلام پیرے مسئلہ سبق یعنی جس شخص کی ایک یا دو رکعتیں وتر کی امام کے ساتھ فوت
 ہوئی ہوں تو وہ فقط امام کے ساتھ قنوت پڑھے یعنی امام کے ساتھ تیسری رکعت میں قنوت
 پڑھے بعد اسکے باقی نماز ادا کرنے میں قنوت نہ پڑھے مسئلہ جب کوئی حادثہ شہر میں واقع
 ہو تو اس وقت میں امام کو چاہئے کہ جہری نمازوں میں قنوت پڑھتا رہے یعنی مغرب و عشاء
 فجر میں فائدہ پانچ باتوں میں امام کی متابعت کی جائے یعنی اگر امام اٹکو کہے تو مقتدی
 بھی کرے اور اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔ اول قنوت پڑھنا دوسرے قعدہ
 اولے تیسرے تکبیر یعنی چوتھے سجدہ تلاوت پانچویں سجدہ سو۔ کہ اگر امام ان چیزوں کو
 کرے تو مقتدی بھی کرے اور اگر سو اُس سے رہ جائیں تو مقتدی بھی چوڑ دے اور امام
 کی متابعت کرے اور چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں امام کی متابعت نہ کی جائے یعنی اگر امام اٹکو
 کرے تو مقتدی نہ کرے اول زیادہ کرنا تکبیر عید کا مثلاً اگر امام چوتھی بار تکبیر کہے تو مقتدی نہ کرے
 دوسرے زیادتی تکبیر چارہ کی یعنی اگر امام چار تکبیر سے زیادہ نماز جاریہ میں کہے تو مقتدی اس
 کی متابعت نہ کرے تیسرے زیادتی کسی رکن کی مثلاً امام نے دو بار رکوع کیا تو اس میں بھی
 متابعت نہ کرے چوتھے امام کا کٹا ہو جانا پانچویں رکعت کے لئے اس میں بھی اقتدا نہ کرے
 پس اگر امام چوتھی رکعت پر بیٹھ کے تشہد پڑھے اُسے تو مقتدی بیٹھا انتظار کرے اگر
 امام بیٹھ کے سلام پیرے تو اُس کے ساتھ سلام پیرے اور اگر امام نے پانچویں رکعت کا
 سجدہ کیا تو مقتدی اکیلا سلام پیرے اور اگر چوتھی رکعت پر امام نہ بیٹھا ہو بغیر قعدہ اخیرہ کے
 اٹھا ہو تو مقتدی انتظار کرے پس اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے بیٹھا تو مقتدی
 امام کی کرے یعنی اُس کے ساتھ سلام پیرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تو سب کی نماز
 فاسد ہو گئی مقتدی کو اکیلے تشہد اور سلام سے کچھ فائدہ نہ ہو گا اور آٹھ چیزیں وہ ہیں جن میں امام
 کی متابعت واجب نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو کرنا چاہئے خواہ امام کرے یا نہ کرے ہاتھ
 اٹھانا تحمیم کے لئے۔ تپا پڑھنا یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الخ پڑھنا جب تک کہ
 امام سورہ فاتحہ میں ہو نماز سر ہو میں اور مغرب و عشاء و فجر میں امام کے قرائت شروع کر نیو

بعد ثانی پڑھے۔ تکبیرات انتقال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کُنَا یعنی اگر امام نے سَمِعَ اللّٰهُ
 لِمَنْ حَمِدَهُ کُنَا چوڑا یا تو مقتدی سَرَّکُنَا لَکَ اَلْحَمْدُ کہے۔ تسبیح یعنی رکوع اور سجدے
 میں تسبیحات پڑھتا رہے جب تک امام ان میں ہو۔ تشہد یعنی اگر امام قعدے میں تشہد
 نہ پڑھے تو وہی مقتدی کو پڑھنا چاہیے۔ سلام یعنی نماز کے آخر میں امام نے سلام نہ پیرا
 بلکہ سجدے چلا گیا یا بول اُٹھا تو مقتدی سلام ہمیں۔ تکبیر تشریق۔ یعنی غونے کی تسبیح
 کے فرض پڑھنے کے بعد تکبیر کُنَا۔ اگر امام نہ کہے تو وہی مقتدی کہے مسئلہ صبح کے فرض
 سے پہلے اور ظہر و مغرب و عشا کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر سے پہلے اور جمعہ
 کے پہلے اور چھپے چار چار مسئلہ نماز تراویح سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت قرآن
 فرض ہے اور نفل نماز بیگزاد اگر نابلا عذر جائز ہے رمضان شریف میں بعد عشا کے وتر سے
 پہلے میں رکعت تراویح دس سلام کے ساتھ اور اگر ناسنت مؤکدہ ہے مردوں اور عورتوں
 کے حق میں اور جماعت کے ساتھ اسکا اور اگر ناسنت کفایہ ہے اور تمام رمضان میں ایک یا
 ختم قرآن سنت ہے لوگوں کی سستی سے اسکا چوڑا ناچا ہے مسئلہ تراویح میں امام و
 مقتدی ہر دو گانے میں تثنائے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھیں اور قاعدہ میں امام تشہد کے ساتھ
 درود دعا پڑھے لیکن جب دیکھے کہ لوگ تنگے ہیں تو بعد تشہد کے فقط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھے اور دعاؤں کو چوڑا دے مسئلہ تراویح میں چند امور جو خلاف سنت
 ہیں اُن سے بچے۔ ایک تو قرأت میں جلدی کرنا دوسرے اعوذ اور بسم اللہ کا ترک کرنا تیسرے
 رکوع اور سجدے میں اطمینان اور تسبیح کو چوڑا ناچوستے تردید کے بعد استراحت کا کل
 کرنا مسئلہ تراویح بلا عذر بیٹھ کے پڑھنا مکروہ تشریفی ہے اسی طرح مقتدی کا بیٹھ رہنا اور
 امام کے رکوع کے وقت نماز شروع کرنا مکروہ ہے مسئلہ رمضان میں وتر جماعت ہی
 پڑھی جائے اور سوا رمضان کے اور دنوں میں وتر نفل کا جماعت سے پڑھنا مکروہ
 ہے اگر چاہے مقتدی امام کے پیچھے ہوں۔ ہاں اگر ایک یا دو ہوں تو کراہیت نہیں۔ یہ
 کراہیت جماعت نفل میں اس صورت میں ہے کہ جب امام اور مقتدی سب نفل پڑھتے ہوں
 اور اگر امام فرض پڑھتا اور مقتدی اُس کے پیچھے نفل کی نیت سے اقتدا کریں تو کچھ کراہت

نہیں اگرچہ دن میں ہوں مسائل فرض نماز کی جماعت حاصل کر نیکی
 مسئلہ اگر ایک شخص نے متافرض نماز ادا کرنی شروع کی پھر اسی جگہ اسی فرض کی جماعت
 شروع ہوئی تو اُسکو چاہیے کہ اپنے فرض کو توڑے ایک سلام کے ساتھ کھڑا ہو کر اور
 امام کی اقتدا کرے تا جماعت کا ثواب حاصل ہو۔ لیکن اگر ایک رکعت اپنے فرض کی
 پڑھ چکا ہو اور وہ نماز ظہر یا عصر یا عشا کی ہو تو دوسری رکعت ملا کے سلام پیر کے
 جماعت میں ملے۔ اور اگر تین رکعتیں ظہر یا عصر یا عشا کی پڑھ چکا ہو تو اکیلا اُس نماز کو
 پورا کر کے ظہر و عشا میں نفل کی نیت سے امام کی اقتدا کرے تاکہ جماعت کا ثواب حاصل ہو
 مسئلہ اگر سنتیں ظہر کی شروع کر چکا ہو جماعت شروع ہوئی تو دو رکعت پر سلام پیر کے اقتدا
 کرے مسئلہ فجر کے فرض کی جماعت شروع ہو تو جس نمازی نے سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ در
 صورت خوف فوت جماعت کے سنتوں کو چھوڑ دے اور اگر ایک رکعت جماعت کے ساتھ ملنے
 کی امید یا قعدہ ملنے کی امید ہو تو سنتوں کو نہ چھوڑے بلکہ علیحدہ مکان میں پڑھے جماعت میں کھڑے
 ہو اور فرض کی جماعت کے برابر کھڑے ہو کے سنتیں پڑھنا کر وہ ہے ہاں اگر وہاں مکان علیحدہ
 نہ ہو تو کسی ستون کی آڑ میں سنتیں پڑھے مسئلہ نمازیں جو قضا ہو گئی ہوں اوں میں اور قیتمہ
 نمازوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا لازم ہے یعنی پہلے قضا نماز کو پڑھے بعد اسکے وقت قضا کو ادا
 کرے مگر جب وقت و قیتمہ نماز کا تنگ ہو ایسا کہ قضا کے پڑھنے سے وقت کے فوت کا ڈر
 ہو تو ترتیب ساقط ہے۔ یعنی پہلے وقت کو ادا کرے۔ علیٰ ہذا القیاس جب قضا کو پورا
 کیا اور وقت پڑھ لی تو یہی ترتیب دے سے ساقط ہو گئی۔ اسی طرح جب قضا نمازیں چھوڑ
 کر پوچھیں تو یہی ترتیب لازم نہیں فائدہ قضا کہتے ہیں ایک فرض یا واجب کے وقت گذرنے
 کے بعد ادا کرتے کو اور ادا کے معنی یہ ہیں کہ فرض یا واجب کو اُس کے وقت پڑھ کرے پس
 و ترا قضا ہو گئی ہو تو اُس میں اور محضہ میں یہی ترتیب لازم ہو مسئلہ جانتا چاہیے کہ اگر
 کوئی واجب نماز کے واجبات میں سے سو اچھوٹ جائے تو نمازی پر سجدہ سو واجب ہے
 اسکا طریقہ یہ ہے کہ قاعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھ کے ایک سلام پیر کے دو سجدے کرے
 پھر قعدہ میں تشہد اور بعد اور دو سجدے کرے دو سلام پیر کے مسئلہ اگر پاقعدہ فرض میں بول

گیا اور تیسری رکعت کے واسطے کہ اہو نے لگا ہونے پورا کرا نہیں ہوا تھا کہ اسکو یاد آیا
 کہ میرے ذمے تعدہ ہے پس یہ نمازی اگر بیٹھنے کو تو ایک سبے تو بیٹھ جائے اور نشہ پڑ
 کے تیسری رکعت کے لئے اٹھے اور چکرے ہو نیکی نہ ہو تو کہ اہو جائے اور نماز تمام کر کے
 سجدہ سہو بطریق مذکور کرے مسئلہ اگر تعدہ اخیرہ کو ہو لکہ اہو گیا تو جب تک اس رکعت زائدہ کا
 سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور نماز تمام کر کے سجدہ سہو کرے اور اگر رکعت زائدہ کا سجدہ کر چکا تو
 ایک رکعت اور ملا کے سلام پیرے۔ یہ نماز نفل ہو جائیگی فرض کا اعادہ کرے مسئلہ جو نمازی
 ایسا بیمار ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا یا اگر کھڑا ہو تو سیاری کے بڑھ چائیکا خوف ہے
 تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کے نماز گزارے مسئلہ اگر بیٹھ کے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشارہ
 سے ادا کرے۔ خواہ چٹ لیٹے یا کر دٹے۔ اور اشارہ سر سے کرے نہ آنکھوں سے اور
 نہ ہودوں سے۔ اور چٹ لیٹے کی صورت میں پانوں قبلہ رخ کرے اور گھٹنے کھڑے رکے
 اور ذرا سر اٹھا کر لئے تاکہ چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔ اور کروٹ کی صورت میں منہ قبلہ کی طرف
 کرے اور جب اشارہ کے لئے سر نہ ہلا سکے تو نماز موقوف رکے مسائل سجود و تلامات
 کے قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدے کی ہیں جو اکثر و نیکو معلوم ہیں جو کوئی ان میں
 سے ایک آیت پڑھے یا سے تودونوں پر سجدہ واجب ہوگا علی التراخی یعنی فوراً سجدہ کرنا
 واجب نہیں۔ اسبطح اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی تو مقتدی پر امام کے ساتھ سجدہ
 کرنا واجب ہوگا اسے نہ سنا ہو اور اس سجدے کا طریقہ یہ ہے کہ ساتھ طارت اور ستر صورت
 اور قبلہ منہ ہونے کے ایک تکبیر یعنی اللہ اکبر مچلا کے کہے اور سجدہ کرے اور اس میں تسبیح
 سجود کی پڑھے بعد اسکے تکبیر کے ساتھ سر اٹھا لے اور تکبیر و سکے وقت کھڑا ہوتا سجدہ
 ہے مسئلہ اگر نماز میں آیت سجدہ کی پڑھے تو نماز ہی میں سجدہ کرے نہ باہر نماز کے مسئلہ سجدہ
 تلامات ادا ہوتا ہے رکوع کرنے سے سو رکوع نماز کے اور اسبطح ادا ہوتا ہے سجدہ
 کرنے سے سو نماز کے سجدے کے اور اسی طرح ادا ہوتا ہے سجدہ تلامات نماز کے
 رکوع سے بشرطیکہ فوراً آیت سجدہ پڑھنے رکوع کرے یا ایک یا دو یا تین آیتیں پڑھنے
 رکوع کرے نہ زیادہ۔ اور دوسری شرط رکوع نماز سے سجدے کے ادا ہونے کی

یہ ہے کہ رکوع کے وقت نیت سجدہ تلاوت کی کر لے یعنی یوں نیت کرے کہ میں سجدہ تلاوت
 ہی اسی رکوع میں ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے سجدہ نماز سے بشرطیکہ
 فوراً سجدہ کرے یعنی سجدہ کی آیت پڑھ کے نماز کا رکوع کر کے سجدہ نماز کا کرے تو اسی
 کے ضمن میں سجدہ تلاوت ہی ادا ہو جاتا ہے بالاتفاق گو نیت نکرے الحاصل رکوع میں
 سجدہ تلاوت کے ادا ہونے کی شرط نیت ہے پس اگر امام رکوع میں ادا ہو چکی نیت
 کی اور مقتدی نے نہ کی تو مقتدی کا سجدہ نہ ادا ہوگا بلکہ اُسکے ذمے باقی رہا اُسکو چاہو
 کہ امام کے سلام کے بعد سجدہ کر کے قعدہ کرے مسئلہ اگر ایک آیت سجدے کی گئی یا
 ایک مجلس میں پڑھے تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا مسئلہ کوئی سورت نماز میں پڑھتے وقت
 اُس کی آیت سجدہ کو چوڑا کر دے اسی طرح نماز سے باہر بھی بغیر یہ فعل مکروہ ہے مسئلہ اگر
 آیت سجدہ کو پڑھے اور ماسوا کو چوڑا دے تو اندیشہ نہیں ہے مسئلہ ایک شخص نے خراج
 نماز آیت سجدے کی پڑھی اور پھر اسی کو نماز میں ہی پڑھا تو سجدہ تلاوت نماز کا دونوں کے
 لئے کافی ہے مسائل سفر کے جب اپنے وطن اصلی یا وطن اقامت سے ایسے
 مقام کا قصد کرے جہاں تین روز کی مسافت پر درمیانہ چال سے ہو تو وہ بعد تجاوز
 کرنے آبادی کے اپنے ٹھکانے کے مقام سے قصر کرے یعنی جو فرض چار رکعت والا
 ہو اُسکو دو پڑھے فائدہ تین روز کی مسافت سے مراد پورے تین روز نہیں بلکہ ہر روز
 صبح صادق سے زوال تک اور وہ بھی عادت کے موافق آرام لیتے ہوئے اور درمیانہ
 چال سے اونٹ کی چال یا پیادہ یا مراد ہے نہ گھوڑے کی۔ پس اگر ایسی ہلکی تین منزلوں
 کو دو دن یا ایک دن میں طے کرے تو بھی قصر کرے جیسا بالفصل ہندوستان
 میں ریلوے کا سفر ہے کہ پانچ سو میل دو دن میں قطع ہوتے ہیں اس میں بھی قصر کو
 نہ چوڑے مسئلہ جو شخص بے قصد پیرے میناہر کی راہ خواہ برس دن کی تو وہ کبھی قصر
 نہ کرے مثلاً دو دن کی مسافت کا پہلے قصد کیا پروا نہ اسے ایک دن کا قصد کیا اسی
 طرح قصد کرتا چلا گیا تو یہ شخص قصر نہ کرے مسئلہ مسافر مقیم ہوگا جب تک پندرہ روز سفر
 کا ایک جگہ میں قصد نہ کرے۔ پس اگر کسی مقام میں پہنچے اس نے ارادہ کیا کہ وہ

روز کے بعد یہاں سے چلو نکلا پر بعد دس روز کے کچھ کام پیش آیا اور دس روز کی اقامت کا خیال ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس مہینوں اس طرح سے گزرے اور کبھی بندہ روز کے رہنے کا قصد نہ تو یہ ہمیشہ قصر کرتا رہے مسئلہ دست ہے اقتدا مہتمم کی پیچھے مسافر کے اور جب مہتمم اپنی باقی دور کعتوں کے پورا کرنے کے لئے اُٹھے تو سورہ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ بقدر اچھ کے چپ کھڑا رہے اور رکوع و سجدہ کرے۔ اور اس باقی میں اگر سو ہو تو سجدہ سو ہی کرے مسئلہ امام مسافر کو مستحب ہے کہ بعد سلام کے کہے کہ اپنی نماز پورا کر لو کہ میں مسافر ہوں اور اگر پہلے سے امام مسافر اپنا حال بتا دے تو بہتر ہے مسئلہ مسافر جب مہتمم کے پیچھے اقتدا کرے تو پوری چار پڑھے مسئلہ مسافر سیر کی حالت میں اگر امن و قرار میں ہو تو سنتیں بجا لاتا رہے اور اگر خوف و فرار میں ہو تو چوڑی لیکن سنتیں فجر کی زچوڑے مسائل جمعے کے ظہر کے بدلے جمعے کے روز نماز جمعہ واجب ہے لیکن اسکے وجوب کے لئے حنفی مذہب میں چند شرطیں ہیں۔ آزادی اقامت یعنی سفر میں نہ ہونا۔ تندرستی۔ اور وقت ظہر۔ مذکور ہونا۔ سلامتی آنکھوں کی اور پانوں کی۔ وجود شہر یا گرد شہر کا۔ اور سلطان یا نائب سلطان کا ہونا۔ خطبہ مسجد میں اذن عام ہونا جماعت یعنی تین سے کم مقتدیوں میں عقل بلوغ ان شرطوں کو بعض شعرا نے فارسی میں نظم کیا ہے قطعہ۔

شرط وجوب عقل اقامت بلوغ دان ۴ بے عذر نیست و مردی و آزادی اسے جواں سلطان ہو وقت و خطبہ جماعت ہم لون ہنر ۵ ایں جملہ بر زبان کن و مگذار را نگاں حاصل یک بارہ شرطیں ہیں ان میں سے ان میں سے چہ پہلے شعر کی وجوب عہد کی ہیں اور چہ پہلے شعر کی ادا کی ہیں اور فرق ادا کی شرطوں اور وجوب کی شرطوں میں یہ ہے کہ جب تک ادا کی شرطیں نہ پائی جائیں گی عہد درست نہوگا۔ اور وجوب کی شرطیں نہوئیں عہد درست ہے گوا اسکے ذمے واجب نہیں مسئلہ جمعہ ایک شہر میں دو جگہ یا کسی جگہ پڑھنا درست ہے مسئلہ سنون میں جمعہ کے پہلے دو خطبہ ملے ایسے طور پر کہ دو خطبوں کے درمیان ایک تہوڑا سا جملہ بقدر تین آیت کے کرے اور امام طحاوی نے لکھا ہے کہ اس

جلسے میں کوئی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی۔ مسائل عیدین کے
دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اس شخص پر کہ جس پر جمعہ واجب ہو اور جو شرط جمعہ کے
ہیں وہی عیدین کے بھی ہیں مگر خطبہ کو وہ واجب نہیں بلکہ بعد نماز کے سنت سے طریقہ اس
نماز کا یہ ہے کہ پہلی رکعت کے تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے ثنائی یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
پڑھے اور تین تکبیریں کہے ان تکبیروں کے کہنے میں نہ باندھ ہے بلکہ کھلے رکھے بعد تیسری
تکبیر کے ہاتھ باندھ کے قرأت پڑھے اور رکعت پوری کر کے دوسری رکعت کی بھی قرأت
تمام کر کے تین تکبیریں بدستور سابق کیلئے چوتھی تکبیر کوع کی کہے اور نماز پوری کرے بعد
اسکے دو خطبے پڑھے اور خطبہ میں احکام صدقہ فطر کے بیان کرے اور اگر عید قربان ہو
تو قربانی کے احکام بیان کرے مسئلہ نماز عید اور نماز جنازہ جب ایک وقت میں پڑھنے کی
ضرورت ہو تو نماز عید کو مقدم کرے اسی طرح نماز کسوف پر بھی نماز عید مقدم کی جائے۔
مسئلہ نماز جنازہ مقدم کی جائے عید کے خطبے اور مغرب کی سنتوں پر مسئلہ عید الفطر
کے دن مستحب ہے نماز اسے پہلے کوئی شیشی کمانا اور غسل کر کے عمدہ پوشاک پہننا اور خوشبو
لگانا اور گھر سے نکلنے کے قبل فطرہ ادا کرنا مسئلہ عید کی نماز کے لئے عید گاہ میں جاکر
ہے اگرچہ جامع مسجد بہت بڑی موجود ہو مسئلہ راہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے
یعنی عید کی نماز کو جائے تو راستے میں تکبیر کہتا جائے مسئلہ عید کی نماز کے پہلے اور پھر
عید گاہ میں نفل نہ پڑھے لیکن عوام کو نہ روکے کہ انکو رغبت نیکیوں میں کم ہے مسئلہ
عید قربان کے دن مستحب ہے کہ کما نہیں نماز عید تک تاخیر کرے مسئلہ ماہ ذالحجہ کی نویں
تاریخ صبح کی نماز کے بعد سے تیرہویں کی عصر تک تکبیر تشریق کتنا واجب ہے ہر نمازی
پر مرد ہو خواہ عورت مسافر ہو یا مقیم تکبیر یہ ہے اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
کہ دو رکعت نماز لوگوں کے ساتھ پڑھے اور اس نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہو
بلکہ فقط الصلوات جائت کے لفظ سے ندا کرادے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور بعد نماز
کے بیٹھا دعا کرتا رہے اور لوگ آمین کہتے رہیں اس حد تک کہ آفتاب صاف و روشن

ہو جائے مسئلہ چاند گمن کے وقت اور آندھی چلنے کے وقت رات کو ہو یا دن کو
 اور بوقت سخت تاریکی کے دن کو اور تیز روشنی ہو جانے کے رات کو اور بیماریوں کی کثرت
 کے وقت اور دشمنوں سے گہرا ہٹ اور خوف کے وقت دو رکعت نماز اپنے گہر میں
 متناظر ہے اور دعا کرتا رہے مسئلہ جب گناہوں کی شامت سے خشک سالی ہو
 پانی نہ برے تو امام کو چاہئے کہ فقط مسلمانوں کو نیکی کے جگہ میں جاوے اور بطور عید کے نماز پڑھے
 بعد اسکے سب لوگ عاودہ استغفار کرتے میں یہ عمل تین روز کرنا چاہئے مسئلہ حبس و قتل
 یا درندے کا خوف ہو یا اژدہا یا آتش زدگی ہو تو امام کو چاہئے کہ مقتدیوں کے دو حصے کرے
 ایک حصہ لوگوں کا دشمن کے مقابلہ میں رکھے اور دوسرے کے ساتھ نصف نماز پڑھے اور ظہر اور عصر
 اور عشا کی ادا کرے اور مغرب ہو تو دو رکعت انکے ساتھ پڑھے پھر حصہ دشمن کے مقابلہ
 میں جائے اور وہ حصہ جو دشمن کے سامنے تھا امام کے پیچھے آدھی نماز سو مغرب کے پڑھے
 اور مغرب ہو تو ایک رکعت باقی پڑھے پس اب امام تو فانی ہو اسلام پیرے اور پہلا فرقہ جسے
 آدھی نماز امام کے ساتھ پڑھے ہی تھی وہ اپنی نماز کی جگہ آئے اور باقی کو پورا کرے اور دوسرا
 فرقہ جو پہلی نماز میں شریک تھا وہ اس وقت میں دشمن کے مقابلہ میں رہے پس جب پہلا فانی
 ہو تو وہ دشمن کے مقابلہ میں جائے اور دوسرا فرقہ باقی کو تمام کرے مسئلہ جنازے کی
 نماز فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اسے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے نہ ادا کرے تو تمام قوم گناہگار
 ہو اور بعض کے ادا سے سب بری الذمہ ہو جائیں یہ نماز فقط چار تکبیریں بغیر رکوع و سجود کے
 ہیں پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَكَعَالِي جَلَالِكَ وَجَلَل
 تَعَالَتْ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود اور تیسری کے بعد
 دعا ہے ما تَرَهُ پڑھے وہ یہ ہے اللَّهُمَّ اِنِّمَنْ حَكَمْنَا وَبَيَّنَّا وَشَهِدْنَا وَغَايَبْنَا وَصَغِيرًا وَكَبِيرًا
 وَكِرَامًا وَآثَنًا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتَهُ مِنَّا فَاحْبِبْهُ الْإِسْلَامَ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنَّا فَقِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ
 اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرًا وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ - اگر عورت میت ہو تو اَجْرُهَا وَبَعْلُهَا كَوْنِ
 اور اگر میت بچہ ہو تو بعد دعا بالعین کے یہ زیادہ کرے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرْمًا وَذَخْرًا
 اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُسْقِيًا اس دعا میں ہی در صورت رگی ہونے میت کے اجعلها

اور کٹا فٹہ و مُشَفَّعۃ کئے اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پیرے مسئلہ طریقہ دفن اور کفن کا یہ ہے کہ جب آدمی قریب الموت ہو تو اُسکے منہ کو قبلہ رخ کریں اور وہنی کروٹ لٹائیں اور کلمہ شہادت اس طور پر تلقین کریں کہ خود حاضرین اُسکے پاس باواز پڑھیں تاکہ اُسکے کان میں آواز پہنچے پھر جب سُبْح اُس کی قبض ہو جائے تو آنکھیں اور مُنہ اُسکا بند کریں اور کپڑے اُتار کے تختہ پر بٹھالیں اور ناف سے زانو تک ڈھانگیں کہ مُرو سے کہ اُن اعضا کو دیکھنا ممنوع ہے پھر منہ کو کرائیں بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے اور اگر میت جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں مُرعی ہو تو مضمضہ اور استنشاق بالاتفاق کرائیں اور اگر ایسی حالت میت کی نہ ہو تو ترک کرے اُسکا مُنہ اور ناک کے منہ صاف کئے جائیں اُسکے غسل کے پانی میں بیری کے پتے یا اور کوئی میل چھانٹنے والی چیز ڈال کے جوش دیں اور اُسکے سر اور ڈاڑھی کو گل خیر و دھیر سے دھوئیں اور پہلے اُسکو بائیں کروٹ لٹائیں اور دہنی طرف سے پانی بھریں بعد اُسکے دھو کر بازو پر لٹائیں اور بائیں جانب دھوئیں بعد اُسکے پیٹ کو بٹھا کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں کچھ پانچھانے کی راہ سے نکلے صاف کریں اور بالوں میں گنگھی ٹکریں۔ اُردھناخن اور بال نہ تراشیں کہ یہ سب مکروہ تحریمی ہے تین بار بدن کو دھوئیں مگر تیسری بار پانی میں کافور ملا کے دھوئیں جب غسل سے فراغت ہو بدن کو رد مال یا کپڑے سے خشک کریں بعد اُسکے کفن مٹائیں مردوں کے لئے کفن میں سنت تین کپڑے ہیں پہلا تہ بند کہ وہ چادر ہے سر سے قدم تک۔ دوسرا قمیص یعنی کھٹی گرون سے قدم تک اسکا گریبان شانے کی طرف ہو قیصر لافہ کہ وہی چادر ہے تہ بند سے زیادہ لمبی۔ اور عورتوں کے لئے سنت کفن میں پانچ کپڑے ہیں کھٹی تہ بند خمار یعنی وہی کہ اسکا عرض ایک بالشت ہو اور طول تین ہاتھ کہ سر کے بال اُس میں لپیٹ کے سینہ پر رکھیں پھر تہ لافہ پانچواں ایک پارچہ جس سے اٹکا سینہ بند بنائیں عرض اُسکامیت کی نعل سے زانو تک ہو اور طول تین ہاتھ ہو سینہ بند کو دونوں چادروں کے نیچے میں رکھنا اولیٰ ہے اور کھٹی کو اوپر اٹھائی جس میں بال لپیٹ کر رکھیں اُسکے اوپر وہ چادر جسے تہ بند کہتے ہیں اُسکے اوپر لافہ یعنی بڑی چادر اور کفن کو تین دھچھو لسنے باندھیں ایک سے سر کی طرف کا سر اور دوسرے سے مکر تیسرے سے قدم اور حسب طح سنازیں پہلے بالیاں ہاتھ رکھ کے اُسکے اوپر دھنا ہاتھ رکھتے

ہیں اسی طرح کفن کا بایاں حصہ پہلے میت پر ڈالیں اُسکے اوپر دہنی طرف کا کپڑا ڈالیں اور دفن کرتے وقت قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں حقیقہ کے نزدیک یہ بت ہے شق سے یہ کہتے ہیں یعنی کو اور شق کہتے ہیں حنفی کو قبر میں میت کے منہ کو قبلہ کی طرف کریں اور گرہ کفن کی کمولیں بعد اسکے کچی اینٹوں سے اُسے بند کر کے مٹی اور سے ڈالیں اور قبر کو مرتع یعنی چوکور بنائیں بلکہ مثل کو بان شتر کے بنائیں اور خام رکھیں بچتہ نہ کریں ہمارے سرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر شریف ہی خام ہے مسئلہ شہید کو بغیر نکلا اُسی کے خون ہرے کپڑوں میں نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرنا چاہئے شہید اُسے کہتے ہیں جسے معرکے میں کفار نے قتل کیا ہو یا باغیوں یا ہرنفوں مے یا کسی مسلمان نے ظلم سے مارا ہو اور اُسکے مرے میں دیر ہوئی ہو یعنی معرکہ سے اُسکو دوسری جگہ نہ لے گئے ہوں اور باغی اور راہزن اگر قتل کیا جائے تو اُسے نہ نکلائیں نہ اُسپر نماز پڑھیں مسائل زکوٰۃ کے مسئلہ مالدار پر اللہ سبحانہ کا ایک فرض بہ نسبت فقیہ کے زیادہ ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ قرآن شریف میں بہت سے مقاموں میں اسکا حکم وارد ہے اس کی فرضیت کے لئے چنانچہ میں ہیں عاقل ہونا اور بالغ ہونا پس دیوانے اور بچے کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور آزاد ہونا پس غلام مکاتب کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں اور مالک نصاب ہو نا وہ وہ دوسو درم ہے چاندی میں اور شیش شقال ہے سونے میں اور نصاب کا زائد ہونا حاجت اصلی سے اور فراغ ہونا قرض سے اور نامی ہونا یعنی بڑے والا ہونا مال نصاب کا حقیقہ یا حکماً زیادتی حقیقی در صورت تجارت کے ہے اور زیادتی حکمی نقد روپے اور سونے میں اور چاندی سونے کے زیور اور برتن ہیں ہے خواجہ اصلی مکان سکونت کا اور لباس وغیرہ اور گھوڑا سواری کا اور ہتھیار استعمال کے ہیں پس جس نصاب میں یہ شرطیں پائی جائیں اور سال اُسپر گزرے تو چالیسواں حصہ اُس میں سے اللہ دے اور جب قدر نصاب سے زیادہ ہو اُس میں سے بھی چالیس میں ایک دیوے اور دیتے وقت یا جدا کرتے وقت نیت لازم ہے اور وہ جانور موسیقی یعنی بکری بھیڑ گائے بھینس جو چھ مہینہ سے زائد بھگل میں چرتے ہوں اور وہ بقصد نسل اور گئی اور دودھ لینے کے رکھے ہوں

تو ان میں ہی زکوٰۃ واجب ہے اس کی تفصیل یہ ہے چالیس بکریاں یا بیس ہوں تو ان میں سے سال بھر میں ایک دے جب اکیسواکیس ہوں تو دو دے اور دو سو ایک ہوں تو تین دے اور چار سو میں چار دے بعد اسکے ہر سیکڑے میں ایک بکری زیادہ کرتا جائے۔ اور گائیں مہنیں جب تیس ہوں تو ایک بچہ برس روز کا جسکو بیع کتے ہیں دیوے اور چالیس میں دو برس کا بچہ جسے سن کتے ہیں دیوے اور ساٹھ میں دو بیع دیوے شتریں ایک بیع ایک سن دیوے اتنی میں دو سن بعد اسکے اسی حساب سے ہر تیس عدد میں ایک بیع اور ہر چالیس میں ایک سن دیتے رہیں اور اونٹ ہر پانچ عدد میں ایک بکری اور جب بچیں ہوں تو برس روز کا مادہ بچہ جسے بنت محاض کتے ہیں دیں اور چھٹیس اونٹ میں دو برس کا مادہ بچہ جسے بنت لبون کتے ہیں دیں اور چھیالیس اونٹ ہوں تو تین برس کا مادہ بچہ جسکا نام حقہ ہے دیں اور چھ اونٹ ہوں تو ایک مادہ بچہ چار سالہ جسکو پانچواں سال لگا ہو دیں اور یہ قید بتی عمر میں ہونے لگیں سب میں معتبر ہے یعنی برس کا لفظ جہاں لکھا ہو وہاں سمجھا جائے کہ دوسرا برس اُسے لگا ہو علیٰ ہذا القیاس اور چھتر اونٹ میں دو بنت لبون اور اکانوے دو حقے ایک سو بیس عدد تک بعد اسکے از سر نو زکوٰۃ کا حساب کیا جائے یعنی دو حقوں کے ساتھ ہر پانچ عدد میں ایک بکری دیکھا جائے یعنی جب اکیسواکیس ہوں تو دو حقے اور ایک بکری دے اور علیٰ ہذا القیاس چھتر اونٹ میں ایک بکری دیکھا جائے تو دو حقے اور ایک بنت محاض دیں اور اکیسواکیس حقے بعد اسکے ہر پانچ میں ایک بکری دیکھا جائے تو چھتر ہوں تو تین حقے ایک بنت محاض اور اکیسواکیس حقے ایک بنت لبون اور اکیسواکیس حقے میں چار حقے دو سو تک بعد اسکے ہمیشہ اسی حساب سے دیتے ہیں گو کتے ہی زیادہ ہو جاویں۔ مثلاً جب دو سو پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو زکوٰۃ میں ایک بکری چار حقوں کے ساتھ زیادہ کی جائے اور زکوٰۃ میں دو بکریاں معہ چار حقوں کے اسید طرح ہر پانچ پر ایک بکری بڑا تے جاویں جب دو سو بچیں ہوں تو چار حقوں کے ساتھ بنت محاض اور دو چھتیس میں بنت لبون معہ چار حقوں کے اور دو سو چھیالیس میں پانچ حقے دو سو چھاس تک اس حاصل جو ساٹھ یا ستو کے بعد سے دو سو تک تہائی طرز دو سو سے ڈھائی سو تک اور ڈھائی سو سے تین سو تک ہے ایسا ہی ہزاروں تک ہر پانچ میں ایک حقہ زیادہ ہوتا جائے اور گدے خیر گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح بکری اور اونٹ اور گائے کے بچوں میں جنکے

ساتھ بڑے جائزہوں فقہ پچھ ہی ہوں زکوٰۃ نہیں ہے تفصیل زکوٰۃ سوائم کی ہے اگر یہ سہی
 مذکورہ بنیت تجارت کے پالے گئے ہوں تو تجارت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی چالیسوں
 حصہ ہر سال میں اور وہ مویشی جنگو گمر پر گمانس چارو دیا جاتا ہو ان میں ہی زکوٰۃ نہیں ہے مگر اس وقت کہ
 تجارت کی نیت سے پالے جائیں مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہے اس آزاد مسلمان پر جسکے پاس اتنا مال
 ہو کہ اس میں زکوٰۃ واجب ہو سکے اگرچہ وہ مال نامی یعنی بڑھنے والا ہو اور فاضل ہو حاجت اصلی
 سے پس ایسے شخص پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں اور غلام اور لونڈی
 ہر ایک کی طرف سے ادب اصاع گھیوں صدقہ فطر کا دے اور اگر گھیوں ہوں تو ایک صاع جو ار
 وغیرہ کا دے اور سورتی میر کے حساب سے ہر ایک کی طرف سے پونے پانسیر گھیوں احتیاطاً دے
 اور جو ارباب جہ سے وغیرہ سے ساڑھ نو سیر دے عید الفطر کی صبح کو سارا سے پہلے اسکا ادا کرنا بہتر ہے
 اور اگر ایک دور و ز پہلے دیدے تو بھی جائز ہے مسئلہ مستحق زکوٰۃ کے فقیر اور مسکین اور عامل زکوٰۃ
 اور کتابت یعنی وہ غلام جسکی آزادی مالک نے ادا سے مال معین پر موقوف رکھی ہو اور قرضدار اور
 غازی ہیں اور وہ مسافر جو اپنے مال سے دور پڑے ہوں اور اہل بیخ کے محتاج ہوں فائدہ فقیر
 و شخص ہے جسکے پاس مال نصاب نہ ہو گودس بیس روپے کا مالک ہو۔ مسکین وہ جسکے پاس
 ایک روز کا قوت نہ ہو عامل زکوٰۃ وہ جسکو حاکم نے مال زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے معین کیا ہو اسکو تسعی
 مال زکوٰۃ میں سے دیا جاوے گا اگرچہ تو اگر ہو مسئلہ زکوٰۃ اپنے اصول یعنی باپ دادا وادی وغیرہ کو دینا
 درست نہیں ہے ایسا ہی اپنی فروغ یعنی اولاد بیٹا بیٹی پوتا پوتی نو اسانواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہ دے
 اور سیاں اپنی بی بی کو اور بی بی اپنے بھائی کو نہ دے اور اسی طرح اپنے غلام کو اور بی بی ہاشم کو
 اور انکے غلام کو اگرچہ آزاد ہو گئے ہوں زکوٰۃ دینا درست نہیں اور تعمیر مسجد اور کھن میت اور دین
 میت میں ہی زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے ایسا کافر و عی کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں البتہ صدقہ فطر و قری
 کو دینا درست ہے مسائل روزوں کے روزہ نام ہے ترک کرنے کے لئے پینے اور
 جامع کا صحیح صادق سے لیکر خوب آفتاب تک ساتہ نیت کے فرض ہوتا ہے روزہ رمضان کا
 چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس گزرنے سے مسئلہ رمضان کا فرض روزہ اور نذر معین
 کا روزہ (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ میرا سفر جب لگایا یا بیمار صحت پائیگا تو اسکے بعد جو پہلا جیس ہوگا

اُس کی پہلی تاریخ سے تیسری تک میں روزہ رکھو گناہینے یہ سنت مانی ہے) ایسا ہی نفل کا روزہ ہیں
قسم کے روزے جب ادا ہوتے ہیں کہ رات سے نیت کرے یا دو کو نحوہ گبرلی سے پہلے اور نحوہ گبرلی
سے مراد آدھون شرمی ہے اور شرمی دن صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے پس نصف روزہ شرمی
پورا ہونے سے پہلے نیت کرے اور سو اٹنے کے وقت کا روزہ اور کفارہ اور نذر غیر معین کا روزہ سب
جیتک رات سے نیت نہ کریگا اور انہو گناہینے مسئلہ روزہ دار اگر بیو لے سے کما لے یا پیسے یا جامع
کرے یا عمدہ اچھنے لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن اگر دانستہ کما لے پیسے یا جامع کرے تو فقہا کے
اور کفارہ دے کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو ماہ پے درپے روزے رکھے یا ساٹھ
مسکین کو دو وقتہ شکم سیر کما نا کما لے ایک روز میں اور جو کی روٹی کے ساتھ ناخوش ضرور ہے
گینو گی روٹی کے لئے سالن واجب نہیں اور اگر ساٹھ مسکین کو بقدر صدقۃ الفطر کے کچا انجیر
دیے تو بھی درست ہے یا ایک مسکین کو دو وقتہ ساٹھ روز کما لے تو بھی درست ہے اور اگر غلام
فطر کے برابر اس کی قیمت ساٹھ روز تک ایک مسکین کو دے تو بھی درست ہے البتہ اگر ایک
مسکین کو ساٹھ روز کا غلام یا قیمت اُسکی ایک روز میں دیدے تو کفارہ ساٹھ مسکین کا اور انوکھا بلکہ
ایک مسکین کے حساب میں مجاہد کا مسئلہ روزے میں بدن یا بالوں میں تیل ملنا درست ہے۔
مسئلہ اگر کمبی یا مچھر یا غبار لے اختیار حلق میں چلا جائے تو روزہ نہیں جاتا مسئلہ اگر تہ پیسے
منہ پر کے یا اس سے کم آ کے نکل جائے اور پیٹ میں پلٹ کے کچھ نہ جائے تو روزہ فاسد
نہیں تا مسئلہ اگر اٹھلی یا چلق میں ڈالے والے منہ پر کے تے کرے تو روزہ بالاتفاق فاسد
ہوگا اگر صائم کو اپنا روزہ یا دے مسئلہ صائم نے عہد اتوری تی کی یعنی منہ پر کے نہیں کی اور اس
میں سے کچھ بھی پلٹ کے پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ بقول ابو یوسف صحیح کے نہیں ٹوٹا مسئلہ
اگر تہ خود بخود آئے منہ پر کے جو یا کم اور بے اختیار پلٹ کے پیٹ میں چلی جائے تو روزہ
نہیں ٹوٹتا اور اگر اس تہ میں سے قدم بقدر چنے کے یا اس سے زیادہ جان
بوہر کے حلق میں آنا جائے تو وہ بھینگیں کہ وہ تہ جو آئی تھی اگر منہ پر کے تھی تو روزہ
بالاتفاق فاسد ہوگا اور اگر کم تھی تو روزہ بر مذہب مختار فاسد نہ ہوگا خواہ ساری تہ کو گلی
ہو یا بعض کو اور پہلی صورت میں کفارہ لازم نہیں آتا۔ جانتا چاہئے کہ یہ تفصیل جو خاکسار

نے تھے کے بارے میں لکھی ہے کہ جان بوجہ کے تھے کرے تو اسکا حکم اور ہے اور بے اختیار تھے آئے تو اسکا حکم اور ہے یہ سب اس صورت میں ہے کہ تھے کمانے یا پانی یا صفر یا خون کی ہو لیکن اگر تھے بے غم کی ہو تو ہر حال میں روزہ نہیں جاتا خواہ آپ سے تھے آئے یا دانستہ کرے منہ بھر کے ہو یا کم مسئلہ اگر حقہ بے یا ناگ میں کوئی چیز ستر کے یا کان میں تیل ڈالے یا لکڑی نکلے تو ایسی چیز جسکو انسان نہیں کھاتا یا کھو جاتا یا نفرت کرتا ہے تو ان سب صورتوں میں روزہ جائیگا اور قضا لازم ہے نہ کفارہ مسئلہ سافر اور مر لیں اور حاملہ اور دودہ پلا بیوالی جسکو روزے اپنے بچے کے ہلاک ہو جانے یا بہت بے ہونیکا خوف ہو تو ان لوگوں کو روزہ کا ترک کرنا درست ہے لیکن قضا ضرور ہے اور شیخ فانی یعنی ایسا بڑا ہے جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بھی افطار کرے اور ہر روزہ کے پیچھے ایک مسکین کو دو وقتہ کھانا کھلائے مسئلہ اگر رات سمجھے کھانا کھایا اور حقیقت میں صبح ہو چکی تھی یا آفتاب کا غروب گمان کر کے افطار کیا اور ہنوز دن باقی تھا تو ایسی صورت میں قضا واجب ہے نہ کفارہ مسئلہ سال کے پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ایک عید الفطر کا روزہ اور چار روز عید قربان کے یعنی دسویں سے تیرہویں تک

مسائل اعتکاف کے شرع میں اعتکاف کے معنی ٹھیرنا مذکر کا (گوڑا کا عاقل ہی ہو) مسجد جماعت میں ہے یعنی اُس مسجد میں جس میں امام اور مؤذن ہو خواہ نماز چھگنا نہ اُس میں لوگ پڑھتے ہوں یا نہ ٹھیرنا عورت کا اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے مسئلہ عشرہ اخیرہ رمضان میں اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے کہ بعض کے کرنے سے اور دوسروں کے نہ کرنے سے قضا ہوتا ہے مسئلہ مدت اعتکاف کی امام محمد کے نزدیک ایک ساعت ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر دن ہے اور امام اعظم کے نزدیک ایک دن ہے فائدہ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ایک واجب ہے بہ سبب نذر کرنے کے اپنی زبان سے اور بہ سبب مشروع کرنے کے دوسرے سنت موکدہ کفایہ جو اگر گناہ یا عیب سے مستحب ہو اور زبانوں میں ہو سوا ہر دو قسم مذکور کے ہیں تیسری قسم کی شرط روزہ ہے یعنی بدون روزے کے اعتکاف قسم اول صحیح نہ ہو گا مسئلہ بغیر ضرورت طبعی یا شرعی کے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں۔ ضرورت طبعی مثل پیشاب یا کھانے یا غسل کے ہے اگر احلام ہو جائے اور ضرورت شرعی جیسے نماز جہ

کے لئے مسجد میں جا آپس گریب ضرورت مسجد سے باہر جائیگا یا عورت سے بوس کر لیا تو ہنگامہ
 فاسد ہوگا اور بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنے سے عتکاف کا فاسد ہونا امام صاحب کے نزدیک ہر
 اور صاحبین کے نزدیک اگر روز مسجد سے باہر نہ دیکھا فاسد نہ ہوگا مثلاً اگر بارہ گھنٹے کا دن ہے تو سات
 گھنٹے باہر رہنے سے عتکاف فاسد ہوگا ورنہ تین چار گھنٹے باہر رہنے سے فاسد ہوگا پس صاحبین کو
 قول میں اس باب میں گنجائش اور تنخیف زیادہ ہے **مسائل حج کے** کتبہ معظمہ کا حج عمرہ میں
 ایک بار فرض ہے جب پند شریں پائی جائیں۔ اسلام عقل بلوغ آزادی حج کی فرضیت کا جتنا قدرت زاد
 و راعلہ تدرستی خیر اُن لوگوں کا جس کا نفقہ اسپر فرض ہے گھر واپس آنے تک اسن راہ عورت کیسے
 شوہر یا محرم کا کلنا فائدہ محرم وہ شخص ہے جسکو اس عورت سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہو جیسے ابو
 ہاشم یا چچا۔ آپ۔ وغیرہ محرم کو عاقل بالغ یا مراہق یعنی قریب البلوغ اور صالح نیکبخت ہونا چاہئے۔
حج کے فرض میں پہلا احرام باندھنا دوسرا وقوف عرفات اسکے خاص وقت میں تیسرا
 اکثر طواف زیارت یعنی چار شوط طواف زیارت کے دسویں ذبیحہ سے آخر عمر تک واجبات حج کو وقوف
 عرفہ اور سعی بین الصفا والمروہ یعنی صفا اور مروہ کے درمیان میں چلنا کنکریاں مارنا تینوں جرات کو
 طواف صد یعنی حضرت کا طواف افاقی کو جو کہ معظمہ سے باہر کا رہنے والا ہو بشرطیکہ زن حائض نہ ہو اور
 اگر حیض کی حالت میں ہوگی تو یہ طواف معاف ہے سر نہ انا یا بال کتر وانا احرام کا شروع
 میتقات سے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اہل ہند کا جہاز جب یلمکم کے مقابل پہنچے تو
 حاجی کو پانی ہے کہ غسل کرے اگر غسل کرے تو فقط وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے
 سے ہوئے کپڑے اتارے اور بقصد عمرے کے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ فَکَسِّرْهَا**
سَلِّمْ عَلَیْہَا وَتَقَبَّلْہَا مِنْنِیْ لَبِیکَ رُبَّ عُمْرَةٍ کہے اور اگر حج کا احرام باندھنا مقصود ہو تو فقط عمرہ
 کے لئے **حج کا نفل** کہے اور جو دو نوبت مقصود ہوں تو یوں کہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ**
فَلِیْسَ رُفْعًا لِّیْ وَتَقَبَّلْہَا مِنْنِیْ لَبِیکَ رُبَّ حَجٍّ وَرُبَّ عُمْرَةٍ۔ بعد اس کے
 پورا تلبیہ کہتا رہے وہ ہے **لَبِیکَ اَللّٰهُمَّ لَبِیکَ لَبِیکَ لَا شَرِکَ لَکَ لَبِیکَ**
اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَکَ وَ اَلْمَلِکَ لَا شَرِکَ لَکَ۔ دراز کرنا وقوف عرفات کا
 عروبہ آفتاب تک اگر دن میں وقوف کیا ہو شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے طواف

اپنی دہنی طرف سے کرنا۔ طواف اپنے پاؤں سے چلکے کرنا طواف میں ظاہر ہونا طواف
 میں ظاہر ہونا طواف میں شرمگاہ کا ڈھکنا سعی کو صفا سے شروع کرنا سعی میں اپنے پاؤں
 سے چلنا اگر کچھ عذر بنو قارن یا متمتع کو بکری یا بیٹر ذبح کرنا ہر طواف کے پیچھے دو رکعت
 نماز پڑھنا گناہ رکنا ترتیب کانکریاں مارنے اور سر منڈانے میں اور فوج میں عسکری
 دن طواف الزیارة کو ایام نحر میں سے کسی دن ادا کرنا ترک کرنا منوعات غیر مفسدہ کا جیسے سچو
 ہوئے کپڑے کا پہننا احرام کی حالت میں ترک کرے قاعدہ کلیہ واجبات حج کے دریا
 کر نیکیا یہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے ذبح کرنا واجب ہو وہی فعل واجب ہے فائدہ
 منوعات حج کی دو قسم ہیں ایک وہ جو اپنی ذات سے متعلق ہوں وہ چہ ہیں جلع کرنا اور سر
 منڈانا اور باطن کاٹنا اور خوشبو لگانا اور شہ اور چہرے کو ڈھکنا اور سیا ہوا کپڑا پہننا اور دوسری
 قسم وہ ہے جو اپنی ذات کے سوا غیر سے متعلق ہو۔ جیسے شکار کرنا حل و حرم میں اور حرم
 کے درخت کاٹنا **سنن حج کے** طواف قدم رمل کرنا طواف قدم میں لیکن جلد چلنا
 نزدیک نزدیک قدم رکھ کر اور دونوں مونڈ ہو نہ کو ہلا کر جیسے جو ان مرد پہلوان صنف جنگ
 میں اکڑتے ہیں اسطرح سے اکڑنا فقط تین شوط میں صفا اور مردہ کے درمیان سعی کے وقت دو
 سہریارونکے درمیان دوڑنا ایام نحر میں رات کو منائیں رہنا زین و لیجہ کو مناس سے بوطلوع آفتاب کے
 عوفات کو روانہ ہونا مزدلفہ سے مناک کی طرف قبل طلوع آفتاب کے چلنا دسویں شب کو مزدلفہ میں
 نہر تاجرات ثلاثہ کے کنکریاں مارنے میں ترتیب گناہ رکھنا موافقت احرام یعنی وہ مواضع
 جسے بدون احرام کے گزرنا کو معظیہ کے جانے والی کو درست بنیں **ذو الحلیفہ** یہ اہل ینہ
 منورہ کا میقات ہے اور جب کا گزرا سپر سے ہو **ذات عرق** یہ عراقیہ کا میقات ہے **حجفہ**
 شامیہ کا ہے اور **قرن المنازل** اہل نجد کے لئے ہے **یلملمہ** اہل ین اور ہند وغیرہ کا ہے۔
 فائدہ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں ایک قرآن وہ یہ ہے کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونوں کی
 نیت کرے اور مکہ معظمہ پہنچے پہلے طواف اور سعی عمرے کی کرے اور سر منڈائے اور اس
 طواف میں رمل نہ کرے پہرے حج کے وقت طواف القدم کرے اور سعی چاہے حج سے
 پہلے طواف القدم کے بعد کرے چاہے طواف الافاضہ کے بعد کرے اور یہ شخص عمرہ کر کے

العدد (٥)

السنة (١٤٢٥هـ)

البَيْت

مجلة علمية اخبارية تاريخية سياسية

تصدر مرة في الشهر



عبد الحميد

تحت إدارة الفاضل الأسيى حضرت المولى الشيخ عبد العلى المدرسى

صاحب الامتياز جناب القارئ عبد الولى

بدل الاشتراك

عن سنة ثلاث رويايات في الهند واثليتها في الخارج

الطون: إدارة البكبان ككتفى الهند

فہرست مضامین

صفحہ

- | | | |
|------|---|------|
| (۱) | التعلیم فی بلاد الافغان۔ | (۱) |
| (۲) | المؤتمر التعليمی الاسلامی العام۔ | (۲) |
| (۳) | نظر الہند المغربی۔ | (۳) |
| (۴) | مسلم الہند والأتراك۔ | (۴) |
| (۵) | المقاطعة التركیة۔ | (۵) |
| (۶) | تقریر البوستة الہند۔ | (۶) |
| (۷) | مساعي الحرية فی الهند۔ | (۷) |
| (۸) | تمکد اسلام۔ | (۸) |
| (۹) | البیان۔ | (۹) |
| (۱۰) | یورپ کے اخلاق۔ | (۱۰) |
| (۱۱) | جمعية الاحمدار۔ | (۱۱) |
| (۱۲) | عربی انجمن اخوت اسلامی۔ | (۱۲) |
| (۱۳) | اخبار اللواہند وستان مین۔ | (۱۳) |
| (۱۴) | مصری کیا کہتے ہیں۔ | (۱۴) |
| (۱۵) | دولت علیہ اور حایان۔ | (۱۵) |
| (۱۶) | آسٹریں تجارت۔ | (۱۶) |
| (۱۷) | جمعية العلماء اور ندوة العلماء۔ | (۱۷) |
| (۱۸) | حجاز جدید۔ | (۱۸) |
| (۱۹) | مکہ اور مدینہ کی نمبر پارلیمنٹ۔ | (۱۹) |
| (۲۰) | دولت علیہ کو قرض۔ جدہ۔ پارلیمنٹ۔ انجمن اتحاد و برتری۔ دولت علیہ بکیر۔ | (۲۰) |
| (۲۱) | مربحین زندگی۔ | (۲۱) |
| (۲۲) | ترکی پسٹل انقلاب۔ | (۲۲) |

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذه ابيان للناس

شوال سنة ١٣٢٦ - للهجرة النبوية

التعليم في بلاد الافغان

منذ استولت دولة الملك صديق الله خان على عرش
الافغان لا يزال يسعى لنشر المعارف والعلوم الصنائع بين
الافغانين في جمع كلمتهم وتوطيد الوفاق والاتحاد بينهم
واصلاح الادارات وانشاء المعامل وتأسيس هذا العلم
وبالكورة اعماله انه انشأ كلية سماها باسمه "الكلية المحمدية"
دعاهما الاساتذة والمعلمين من الهند

المؤتمر التعليمي الاسلامي العام

سينعقد احتفال المؤتمر السنوي في واخرد ليبر
القادم في مدينة امرتسار من اعمال ايلالة بنجا تحت رئاسة

النواب سليم الله خان اميرهاكه

فتمن يتوجهوا الى مسلمي بنجا باقتراح ضامتهم
وذخائرهم فقد اذنت اوان الاحتفال

تغري الهند المغربي

كلما تنهض القبائل المتبركة من افغان المحسنين
في طواد النغر المغربي غرة من الدولة الانكليزية تغري
المد والقر التي هي كاشنة على مقتر منهم على الخوم فقطع
الطريق وقتل لا تفرح تهابل موال لكن الدولة

تلقت اليهم بغتة فتود بهم لاجل في ايام المتصصة
عن قريب يشتموا الغارة على قرية من قري مدينة بنشاور

فهلوا ناجرا واحدا من البحر ونحو استة الاف روبية

مسئله الهندك لترك

اجتمع المسلمون في مدينة كاشغور من عظم الاهمية واعترضوا على خرق معاهدة برلين وقد ورد التشكرات من

افدتم للحكاية البريطانية على النخبة التي سارت عليه في شان تركيا

المقاطعة التركية

قلع الخو مساهم وثنويهم باسم كبري ورواصع الغمايوت

في مقاطعة من النساء الحرب عن الطر البشر المصنوعة فيها

وابقاء تحت ابطهم ومن العلوم ان الطر بوشن لاجم هوزي

المتنوعة بالهند لكنهم الحاطوا على اما احد صنيع النفس

يعتصون عنها اشدا لاعتصا وقد احتفل المسلمون بمد كاشغور

الهند يوم العيد الما ١٢٤٠ وكتوب واطهر واعظم لاحتج بهم استبداد

ذلك العجز لهم الجائر في سوقي الذي ظل وجهه سوا بعد

واصف اذ ان يتبرر فعلته الشنعاء (اغتصاب البوق والمهر ساء)

بمخر الحكم النيابي لها وهيتها ان يغسل غري هذا السواد ماء وجهه

اذ اقلع الوجه فلجاؤه ولا خيري وجه اذ اقل ماؤه

هذا وقد اظهر كل من الشهم الامام عبد الحسين افند والنشيط

عزير الرحمن افند حماسته محمودة فالقوا طر بيشه من على رؤسهم

داسوا تحت ابطهم فاقه القوم بها واقسموا بجهادهم الى ان يسوا

ببش

تقديم عن بعض الاخوة ويحذو هذه المصيرين ذلك لانهم انما انشاء الله

في ايت قومي يعلمون ان المقاطعة في البضاعة عن الامم الاجنبية

اول حجر البناء واساس التقدم وعماد العمران

تقرير اليوستة الهندية

يظهر من تقرير مصلحة البوق السنوا انها تقدم كل سنة خطوها

الى الامام لاسيا في السنة الحاضرة فانها اتفقت فيها تقدمها باهره لانها

لبدت في التذكار والبطاقا البتيد في عموم الحق واليوم بالبق من العجلة

نحو ١١٢٠٠ مستخدما وقد ورد ٢٢٥ كتابا و..... و.....

واصبح ميم اياها نحو ٢٤٣٠٠ روبية

مسألة الحرب في الهند

عصرنا هذا عصر الحرية والاستقلال الذي كان القرن السابع عشر التقدم

في استقلال الهند فتمت الافقة القومية وتجاهل هذا السيل الحر بانفسهم

نفاستهم المصير في الاستقلال السعي اذ ان يقو وتنبأ صيدون وسعوا

ما يقو استقلالهم وحصوا على الاستقلال واهتموا في استقلالهم

اما الهند فلا تريد مطلقا استقلالها من انجليز ولا جلاءهم عنها

ولكن لا على البنغال التي ليس لها ملكا لا يقو سالك اليه افند

القنايل والمواد المشتعلة في الشوارع ليحرقوا لنا وبشدة انكسر

الحكم وليست هذها باذكارهم اقلها الحكم ولا تجارهم في الجحيم

والمسلمون الى الان كانوا ينفرون في الحكومة استعطافا والى الجاه

التمن الاسلامی

لجرجی افندی دیدان

لوكان لكل طور من اطوار الزمان اسما مخصوصا لغير الزمان
الحاضر بطور التاريخ فالتاريخ اصبح الان السحابة
الامنة وبجمل اعمالها ودعائهم هي التي تليق بالذلة والكرام
والشعوب تسبح لعادة مجمل باحياة تاريخها ولكن بالسف
عليكم يا معاشر المسلمين حيث عندكم كنز ذهب من المناخير
ولكنكم لا تتجسسوا سبورا اسلوبا وخصوصا غايطا
اذواق الشعوب الراقية والمقهورين من تشبيكم النابين
فيقوم غيركم فيدون تاريخكم فيحسن ويسخ
ويدرس فيه بعض طيافره به تعصبه الاسلام ويشن
الغارة على التاريخ فيحرق الحكم عن مواضعه ويقول
ما قال الاسلام وهذا ما فعل المسلمون كان حجة الاسلامين
قد شالت نعماتهم فلم يتركوا الهمة ثم يادوا وانهم اصبحوا صما
عميا لا يسمعون تاريخهم فليكن لنا شاة لا يسأل عما افسد
ولا يؤخذ على ما اساء

الف حضرة جرجی افندی زید ان صفا اهل الان
مدينة المسلمين حضراتهم خمسة اجزاء علم بغا وفيه اشار
ولا واردة الا فيه ها ولا طبيا ولا لباسا الا طبية فحيا كتابه
حاويا ما لم يحوه كنادي قبيلة فطار صليته المسلمين في ما فوا
عليه فافت الفرائض النازقة فقد ولا اكثر من منزلة قد لا

تمن اسلامی

از تالیف جرجی زیدان افندی

اگر زمانہ کے ہر دور کے لیے کوئی مخصوص نام ہوتا تو موجودہ زمانہ کو ہم
تاریخ کا دور کہتے اس لیے کہ تاریخ آج کل قوم کی زندگی کی بنیاد اور مسکن کا نام
کی روٹا اور اسکی عظمت کا دکھاتون ہر جو کچھ میں مٹا نہیں سکتا اسی نے تمام قوموں کو
دیکھتے ہو کہ وہ اپنی عظمت کو اپنی تاریخ کی زندہ کرنے سے بھرپور کام کر لے یہ کوشا
ہیں لیکن ان فوس ہر پیر اور مسلمانو! کہ تمہارے پاس تاریخ کا زین خزانہ ہے لیکن تم
کو اسکی فکر نہیں کہ اس سونے کو جدید قالب میں ڈھالو تاکہ موجودہ مذاق کے موافق
ہو اور مرتبہ تو میں اسکو پسند کریں تمہارا اختیار کھڑے ہو تو میں اندر وہ تاریخی
درون کہتے ہیں تو اس میں ابھی اور بری قسم کی چیز جمع کیے ہو ہیں اور اس میں
بعض وہ چیزیں بھی ملائے ہیں جن کا حکم اسکا تصعب تھا ہے تاریخ کو
برباد کرتے ہیں تو تعریف کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اسلام کا ستارہ اور مسلمانو کا
طرز عمل ہو گیا اسکا گمان ہو کہ مسلمان دنیا سے فنا ہو گئے اور زمانہ نے ان
میں ایک کو بھی بچھڑو یا وہ گونگے ہوئے ہیں یا بنی تاریخ کو نہیں سمجھتے
پس جیسکا جو جی چاہے لکھ دے جو اس نے بڑا کیا اسکا سوال نہوگا اور
جو بگاڑا اسکا مواخذہ نہوگا

جرجی زیدان افندی او طیر الاسلامی مسلمان کی تہذیب تمدن کی تاریخ
لکھی جو پانچ جلدوں میں ہے جو صہیں ہر قسم کی باتیں جمع کیں اور ہر قسم کے
معلومات بھر دیے اس کی انکی کتاب تمام پہلی کتابوں سے زیادہ جامع
ہوئی اس لیے مسلمانوں میں اسکی بڑی شہرت ہوئی اور اس پر
اس طرح گر پڑے جس طرح شمع پر پروانے اور بعد سے زیادہ اسکی قدر کی

ونقلواہم الی الغاتھم ھم سادون بما عملوا کا ختم خدموا الالہ
 العلم لحسنوا صنعوا لیلون ما جرت علیہم من الذنوب الاقام
 قرأنا جملة مؤلفات جرجی فنجد زیدان وطالعناھا
 بامعان نظر فوجدنا کل کلمۃ فیھا اسمی استھمدنا فندہ المسلمین
 وکل فصل فیھا اقتبیلہ مدفع اطلاق علی صرح الاسلام وانا
 اکثر روایات الاحلال فالغینا کلامھا اجعیتہ الکاذبہ قصد
 بما الحط عن منزلة التمدن الاسلامی الا ان ذلک باربع العشر
 جعل ائمتہ الاسلام وامراء ھم ابطال روایاتہ فشنوہ
 اعمالھم وقبح سیرھم وعرضھم علی القراء بصور تسقط
 شانھم وتخفف من رتبتھم والاکثر ما روی الرجل ان ھو لا یثب
 مفتری اختلج من عند نفسہ لیسجد لہ عروۃ لوتنقر عتد
 فی تاریخہ علی قصص متلفۃ واحادیث مختلفۃ ضنعھا
 القاصی والد جاحلہ من اصاغر الکتاب لیسجد کو اچھا
 الناس ویشغلوا ایام عطلتھم امثال کتاب الاعمال ووقع
 للبرامک مع بنو العباس للالتیاد فی المستطرف فی کل فن
 مستطرف لشھا بالمدین الایستھمی حیۃ الحيوان للادب
 وعجائب المخلوقات للقریبی الخافی للاصفی کا ذکر
 فی مصادرة فی تھذیب مجلد الاول

قال فی بعض روایاتہ واضنہ فتاة غسان
 ان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کان علی الما بالتوراة والاخیل
 اخذ من بحیر الشامی وقال فی علی انہ کان مسکاً شیخاً

اور اپنی زبانوں میں اس کے ترجمے کیے اور وہ غور سے خوش ہیں گویا انھوں نے
 قوم اور ملک کی حدیث کی اور کوئی چھکا کام کیا اور نہیں جانے لگے کہ ان کے ہاتھوں کی کیا
 ہنسنے جرجی زیدان کی کل تصنیفات پڑھی ہیں اور غور سے دیکھا ہوا مسکایا
 لفظ ایک تیر تیر ہوا جو مسلمانوں کے دل میں لگتا ہوا اور مسکایا بسلام کی عیادت
 کیلئے تنگ ہوا ہم نے ہلال کے اکثر ناول پڑھے ان میں سے ہر ایک کو جھوٹے
 قصیدوں کا ترکش یا جس سے اس کا مقصد تمدن اسلامی کی تحقیر ہو اور تاریخ عرب
 کی تذلیل ہو اسلامی ائمہ و سلاطین اُس کے ناول کے بغیر ہیں، اُن کے کارناموں
 کو اس نے بڑا کر کے دکھایا اُن کی لائق دعا و عذر کر دیا اور ان کو ناظرین کے
 سامنے ایسی صورتوں میں پیش کیا جو اُن کی شان کو کم کرنے والی اور اُن کے
 مرتبہ کو پست کرنے والی ہیں، جو کچھ اُس نے لکھا ہوا وہ افترائے محض
 اور اپنے دل سے گڑھی ہوئی باتیں ہیں جسکی اُس کے پاس کوئی تاریخی سند
 ہو، اُس نے اپنی تاریخ میں ایسے جھوٹے قصے اور افترائے پراچھا دیے ہیں
 جنکو داعیین اور داستان گوؤں نے اس لئے وضع کئے تھے تاکہ لوگوں کو
 ہنسائیں اور اُن کے فرصت کے اوقات بھر دیں، جیسے کتاب الاعلام باب
 للبرامک مع بنی العباس، مستطرف فی کل فن، مستطرف حیۃ الحيوان، عجا
 ویر عی عجائب المخلوقات، قریبی الخافی، اصفیانی، جیسا کہ اُس نے
 حیدرآول کی تھیں میں اپنی تصنیفات کے ماحذ کے بیان
 میں لکھا ہو،

اُس نے اپنے بعض ناولوں میں لکھا ہو شاید وہ فتاة
 غسان ہو کہ محمد صلعم تورات انجیل پڑھے ہوئے تھے بحیرہ شامی
 سے پڑھا تھا، حضرت علی کے بارہ میں کہا ہو کہ وہ انجیل تھے

وقال في القرآن ان طائفة من المسلمين تقول بخلافه في ذلك القرآن کے بارے میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ اس قرآن کو غلط
 انہ غیر متزلزلین للہ تعالیٰ . وتکلم علی اہل الذمۃ فی عہد الدلتہ لکھا ہے یعنی یہ نہیں جانتا کہ خدا کے ہاں سے اُترا ہے، دولت عباسیہ کے
 العباسیہ فقال انہم كانوا محضوا الحقوق اذ لم يظلموا من زمان میں قوموں کے حال میں لکھا ہے کہ ان کے حقوق کچھ نہ تھے ذلیل تھے مظلوم تھے،
 وقال في الحسين ان العرب يغضون العجم بحب وبقول ان المرأة حضرت ام حسین کے بارے میں لکھا ہے کہ عرب نے غصہ لکھا ہے اور عجم نے محبت
 قد سقطت منہ لہم فی الاسلام قال ان المسلمين لم یسقطوا ہوا اور کتا ہے کہ کلام میں جو فرقہ کا مرتبہ گھٹا گیا ہے اور کتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زبان میں
 وانما یؤاھمہم علی الفاض الیونان والرومان پیدا کی بلکہ ان کی دیوار تمدن یونان اور روم کے نشان پر پکڑی ہوئی ہے،
 انی كنت منذ بھتم من اللہ عز وجل نقد الکتاب لیکن میں ایک مدت سے اس کتاب پر دیوید کر نیکی فکر میں تھا لیکن
 ما تيسر لک ذلك لعوائق شتہ وقد ازمع حضرة العلامة الموضح اب تک چند در چند وجوہ سے اسکا موقع ملا، علامہ شبلی نعمانی نے
 الشہید شبلی نعمانی انتقادہ مراراً ولکن حجتہ لم یکن قنہ بھی اسکا بار بار ارادہ کیا کہ اسپر ایک بسیط ریویو لکھیں لیکن چونکہ
 سعة تسانسہ لم تلخ لک آخر العلم وهو دم علی نقد فیما بعد حضرت استاد کے اوقات فرصت کم ہیں اسلئے اب تک کلام نہ ہوا اور اب تک اٹھا ارادہ تھا
 وکنا متعجبین من غیر اخواننا مسلمی مصر انھم لیکن ہمارے تعجب اپنے مصری بھائیوں کی قومی غیرت پر تھا کہ وہ نہ صرف
 کیف یحلون الضیم ویکظون الغیظ ویغضون ابصارہم یہ ذلت اُٹھاتے ہیں اور ایسی انفریڈا لیں جس چشم پوشی کرتے ہیں
 من امثالہ وہو المفتون حتی اقی فضیلة الاستاذ کتار اور اپنا غصہ بابتے ہیں لیکن اتفاق سے جب علامہ موصوف کے پاس اکثر
 من حضرة الدكتور محمد البیاضی لقاطن لہان بربلین محمود بیب مصری حال مقیم برلین دار السلطنت جرمنی کا ایک خط آیا جس میں
 عاصمہ المانیہ لطلب کتاب الکلام الروحانیۃ فاجابہ بکتاب اصلاً انھوں نے مولانا سے کتاب ”آلات روحانیہ“ طلب کی تھی، مولانا نے
 بکتاب قال فیہ اثناء کلامہ علی کتاب التمدن الاسلامی جس خط میں اسکا جواب دیا اس میں تمدن اسلامی کے متعلق لکھتا
 لجرجی زیدان ”فیہ من الدساتس الکثیۃ واہم کہ اس میں بہت سی قریب کار بیان ہیں اور جرجی زیدان کا اس سے
 ما قصد بہا الخط عن شان العرب رفع منار العجم اصل میں مقصد عرب کی تحقیر اور عجم کے مرتبہ کا بڑھانا اور روشن کرنا ہے،
 فاننا کتاب ثان من حضرة الدكتور موصوفیہ اسکے جواب میں ڈاکٹر محمود کا دوسرا خط آیا جس میں تمدن اسلامی کی
 کتاب التمدن الاسلامی احسن صفت وانتقد علیہ پوری حقیقت کھول دی ہے، اور اس پر بہت اچھی تنقید کی ہے
 اصدق تنقید فاحینا نشرہ لیکون المسلمون ہم اسکا شائع کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان

علیٰ حذر من کید صاحب اللہ لا یجنبوا من اخص
نفثاته، ویتنبھوا العثرات، وہفواتہ فانہ
عداؤ فی ثیاب صدیقی،
دشمن بصورت دوست ہی،

السید اسماعیل

معلم العربیۃ بمرستہ نذول العلماء

قال بعد الدیاجہ

” اما بعد فقد تناولت کتابکم اللدیم وشکرتکم

بکل جراح علیٰ محکم العظیمہ واشنیت علیکم بحجۃ

قلبی علیٰ مکرمتکم العالیہ . وقد یعتت خطایکم

التشریف الی صاحب اللہ لال مرفوقا بکلمات حجازیہ

بہا انہ یسرع الی بما شملہ قونیہ من الفضل و

الکرم بارسال کتاب الاہوت الروحانیۃ

۔ قلم فی سوادیکم الی عیالہ عن کنا التمدن الاسلامی

یتخیل لی انکم قرأتموها علی لوح صدک . نعم ان فیہ

من الدسائس الکثیرۃ . واهم ما صدیھا الخطا عن شان

العرب فضع منار العجم فہم درکم قد وصفتم الکتاب بکلمات

العبارة القصیرۃ وصفنا صادقاً وحکمتم علیہ حکماً صحیحاً .

یا سیدھا . ان بمصر فرستہ من الکتاب السویدین

القادرین علی الانشاء والتالیف ترعوا فی حوض

الامریکا والانجلیکا بسویدیا . ورضعوا من البان

تلك البعثات المادیۃ تعصبا وحقد فشیوا

سید سلیمان

صاحب وھو القاب آدابکے بعد اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

” آپکا والا نامہ ملا، آپکے احسان عظیم کا اپنے عضو و عضو سے

شکر یہ ادا کیا، اور دل سے آپکی بخشش عالی کی شنائی، آپکا گرامی نامہ

میں نے اپنے چند الفاظ کے ساتھ ڈیڑھ لال کو بھیج دیا، جن سے

مجھے امید ہو کہ وہ بوجہ اُس عنایت و کرم کے جو اُسکے شامل ہو

کتاب آلات روحانیہ کے میرے پاس نہ بھیجے میں بہت جلدی

کرے گا،

اپنے اپنے خط کے ضمن میں کتاب تمدن اسلامی کے متعلق ایک فقرہ

لکھا، جس سے مجھ کو ایسا لگاں ہوتا ہو کہ گویا میرے لوح سینہ پر جو بات منقوش

تھی وہ آپ نے پڑھ لی ان بیشک اس میں بہت سی فریبکاریاں ہیں اور بعض جگہاں پر

عربوں کی تذلیل شان اور عجیبوں کو ٹھکانا ہے، خدا آپکا بھلا کرے آپ نے اس فقرہ

عبارت میں کتاب کی سچی تعریف بیان کر دی اور اس پر آپ نے صحیح حکم کیا،

جناب من ! مصر میں مشامی اہل قلوب کی جو افشا و تالیف

پر اچھی قدرت رکھتے ہیں ایک جماعت ہو، انھوں نے انگلستان

اور امریکا کے آغوش میں شام میں تربیت پائی ہو، اور مشرق میں

کے دودھ سے تعصب اور کینہ کی غذا حاصل کی ہے

علی بعض الشرق والشرقین اقد و حاکمہ . وقاموا
 یبذرون تلك الحرائم الخبیثة . ووقفوا علی انضام
 هذا الذریع السعی بطرق غفر بیتیة ووسائل محفیتہ
 فھم یجمعون علینا بطلیغۃ لجیش السیاسة الغربیة
 لا یزال "یحاربنا حرباً صلیبیة فی شکل سیاسی" کما قال
 امیر المؤمنین السلطان عبد الحمید الثانی من ستوا
 ومبدیٰ هذا الفن الخبیثۃ لیشاکل مبدیٰ الیسو
 وتنقسم فرقة هؤلاء الکتاب السورین بعصر لای
 قسمیہ . قسم یخدم ویساعد لافساد
 التعلیم التربیة وحل ابطۃ العائلۃ وقضم الجماعۃ
 الدینیة والسیاسیة . فھو جیش للاحتلال والکلیت
 یحصر . اما القسم الثانی فیشتغل بخدم محلیاء
 بتحریق التارخ ونشر فی صو رتہ لایبصار السدجۃ
 رویتھا واداس هذا العصابۃ ھو جرجی زیدان
 صاحب اھلال ؟ ومد یرجوید لاء الشرق
 والشرق وغیرھم
 وداعیکم طالع کتاب التمدن الاسلامی . وحقہ
 ان یدعی کتاب ھادم التمدن الاسلامی . وامعنت نظرہ
 فیہ مراراً وعلقت علیہ کرات لاتزال علی حالۃ التساقط
 ولکن عازم بحول اللہ علی تبیضھا ونشرھا عند منوچ
 الفرستہ ولا اخالھا الا قریباً ان شاء اللہ تع . والیوم
 اس لیے وہ مشرق اور شرقیوں کے بحیثیت قوم اور سلطنت کے بغض
 رکھنے پر نشوونما پائی اور ان فاسد جراثیم کی تخم ریزی کرے لگے ، اور اس
 مکر وہ کھیتی کے پختہ کرنے پر جتنی ذرائع اور جہنی وسائل سے کھڑے ہوئے
 وہ ہم پر مغربی سیاست کے اس لشکر کا مقدمہ ہمیشہ بنکر حملہ کرتے ہیں
 جو ہم سے برابر صلیبی جنگ ایک سیاسی صورت میں کر رہا ہے ، جیسا کہ
 امیر المؤمنین سلطان عبد الحمید خان ثانی نے چند سال پہلے کہا تھا ،
 اس ناپاک گروہ کا مقدمہ عیسائیت کے مشابہ ہے ،
 ان شامی اہل قلموں کی جماعت مصر میں دو گروہ بنے ہیں ، ایک
 گروہ وہ ہے جو کی خدمت کرتا ہے اور مصری تعلیم و تربیت کے بگاڑنے
 میں اور خدیوی خاندان کے رابطہ کو کھولنے میں اور دینی اور سیاسی
 جامعیت کے منتشر کرنے میں انکا مددگار ہے ، تو گویا وہ مصر میں
 انگریزی قبضہ کیلئے ایک لشکر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو بربروں کے
 آثار کے منہدم کرنے میں بذریعہ تعریف تاریخ مشغول ہے اور اس معر
 تاریخ کو ایسی شکلیں میں پیش کرتا ہے کہ سادہ لوحوں کی آنکھیں ان
 سے لذت اٹھاتی ہیں ، اس جماعت کے اعلیٰ نمبر جرجی زیدان اور
 اھلال ؟ اور اوطیر الشرق اور اوطیر الشرق وغیرہ ہیں ،
 اور آپ کے دعا گو نے تمدن اسلامی کا مطالعہ کیا ہے ،
 اور حق یہ ہے کہ اسکا نام برباد کنندہ تمدن اسلام رکھنا چاہیے
 اور جس نے چند مرتبہ اس پر غور کیا اور اس پر یادداشتیں
 لکھیں ، جواب تک غیر مرتب ہیں بشرط فرصت اس کے صفات
 اور شرائط کو نکال کر مین کر لیا ہے انشا اللہ رب العزت جلد ہوگا اور آج

حيث شرفی کنکلمہ مؤید صحتہ رأی فقد راجعت تلك
الذکرات ناقصة نفسی اطلاقکم علی امتلأ منها من با
مداولة الافکار۔

المثل الاول قال فی الجزء الاول صحیفہ ۷۰ و نشان
ابو مسلم الخراسانی مع ابي عبد الله بن محمد المنصور
الخليفة العباسی "فقتله غيلة وغداه الى اخر العبارة"
تم کرھا ایضاً فی ص ۱۷۱ ج ۱۔ بقولہ "قتل المنصور ابی مسلم
الخراسانی" بدون اضطراب لکن اگر تکرار اعداد ایضاً فی
الجزء الثاني ص ۱۷۲۔ تم فی الجزء الرابع ص ۱۱۳ و ۱۱۶۔

فما الداعي يا ترى لتكرارها خمسة دفعات . الملاحظ
يريد ان يثبت في ذهن القارئ ان المنصور الخليفة
العربي غافل غداً حيث انه "قتل ابو مسلم غيلة وغداً"
فخرجي زيدان نقل هذه الخبر على علل بدون ان
يكلف نفسه مؤنة البحث عن الاسباب العلل التي
دعت المنصور الى قتل ابو مسلم بل ترك المسئلة غامضة
لكن يضطر القارئ الساذج - واغلب القراء كذلك
الى الحكم على المنصور بأنه رجل ظالم ومعتد اثم خصوصاً
بعد ما علم القارئ ما لابی مسلم من الفضل والهمة
في إقامة دولة بني العباس - فكل من يقرأ هذه الاخبار
يستغتم مضطرب اذ كان يحفل تفاصيل التاريخ
ان المنصور كافر بالنعمة غيور حافظ للجميل۔

جبکہ آپ کا خطامیری رائے کا مؤید ملا تو میں نے پھر اپنی یادداشتوں
اور نوٹوں پر نظر ثانی کی اور سید اول جاہکہ بغرض مبادیہ خیالات اُسی
یادداشت کی چند مثالوں سے اطلاع دوں،

پہلی مثال جلد اول صفحہ ۷۰ میں ابو مسلم خراسانی اور ابو عبد
منصور کی نسبت لکھا ہے کہ "اُسکو تاگمان اور دھوکے سے مروا
ڈالا آخر تک"، پھر صفحہ ۱۷۱ جلد ایک میں کر لکھا کہ منصور نے ابو مسلم
خراسانی کو قتل کر ڈالا حالانکہ مکر کی حاجت نہ تھی پھر جلد ثانی صفحہ
۱۷۲ میں اس عبارت کی تکرار کی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۶ میں
اس کا اعادہ کیا ہیں تم دیکھتے ہو کہ پانچ پانچ مرتبہ تکرار کیا
حاجت تھی کیا اس لئے نہیں ہو کہ وہ پڑھنے والے کے ذہن
میں یہ مستحکم کرے کہ منصور خلیفہ عربی بے پروا غافل تھا کہ اُس نے
ابو مسلم کو دھوکے سے قتل کر ڈالا پس حیرتی زبیران نے اس خبر کو
باوجود اسکے نقصانات کے بغیر اسکے کہ اپنے آپ کو ان اسباب
و علل سے بحث کر چکی رحمت دین جو ابو مسلم فعل کے معنی تھے
بلکہ اس مسئلہ کو اس نے اسطرح سرسیتہ چھوڑ دیا تاکہ سادہ دل
ناظرین اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں اس بات کے فیصلہ کی طرف
آدھ ہوں کہ منصور ظالم جفا کار گنہگار آدمی تھا بعد اسکے کہ
ناظرین نے ابو مسلم کے فضل و کمال و ہمت کو جو عباسیوں
کی سلطنت قائم کرنے میں صرف کی پڑھا گیا جو شخص ان حالات
پڑھیں گا وہ خواہ مخواہ نتیجہ نکالے گا بشرطیکہ وہ تاریخ سے
واقف نہیں ہو کہ منصور کا فر نعمت اور احسان کش تھا

مع ان الحقیقتہ تاریخیۃ تشہد بعد المنصو واثہ
لم یقدم علی هذه القطیعة - والقتل بعد فطیعة ولو کان
عقابا عادلا - الا انی خلص نفسه من ملکہ من محال الی مسلم
حیث ان هذا قد مد عنقه الی سریر الخلافة وکاد
یقبضه علیها وکاد یستقل بحکومة ملکہ العجم علی الاقل
نعم ان القتل فطیعة شنیعة لا تفتقر لکن الم یکن
القتل فی بعض الاحیان مباحا اذا خیف الفتنه ؟
امادینا ان الرجل یقتل الرجل - فاعا عن حیاته ؟
الیس من القضاء المسلمة ان القتل فی موضع الفلاح
عن الحیاة مباح ؟ الم تجمع قوانین العالم بالشرع
هذه القصیة ؟ والمنصو لم یقتل ابی مسلم حیا فی
اهراق الدماء وتشیقا منه لاسباب اهیة بل - فاعا
عن حیاته وملکہ - وهذا الم یکن جائزا فی تلك الايام
فقط بل فی عصرنا هذا ایضا .

باجود اسکے تاریخی حقیقت منصور کے عدل انصاف کی شہادت دیتے ہیں
اور اسنے اس بُرائی کی جرأت نہیں کی (اور قتل کا بھی برائیوں میں
شمار کیا جاتا ہو اگرچہ وہ منصفانہ سزا ہو) لیکن ایسے لگے کہ اپنے
آپ کو اپنے ملک کو ابوسلم کے پنجہ سے چھوڑنا ایسے کہ ابوسلم نے
تحت خلافت کی خواہش کی تھی اور قریب تھا کہ وہ خلافت پر قبضہ
کر لے یا کم از کم مملکت عجم کا مستقل پادشاہ ہو جائے ہاں اس میں
شک نہیں کہ قتل ایک مذموم امر ہے لیکن کیا یہ نہیں ہو کہ قتل بعض
اوقات میں مباح ہو جبکہ فتنہ و فساد کا خوف ہو کیا ؟ ہم یہ نہیں سمجھتے
کہ اپنی زندگی کی حفاظت کے لیے ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے
کیا ؟ یہ اصول مسلمہ سے نہیں ہو کہ زندگی حفاظت کے لیے قتل مباح ہو
منصور نے ابوسلم کو ایسے نہیں قتل کیا کہ اسکو خونریزی سے محبتھی
یا خیف اسباب کی بنا پر ابوسلم سے کینہ لینا تھا بلکہ اسکو اپنی
اور ملک کی حفاظت مقصود تھی اور ایسا کرنا نہ صرف اس زمانہ میں
جائز تھا بلکہ ہمارے اس زمانہ میں بھی

المثل الثانی قال فی الجزء الاول صحیفہ ۱۲۰ "وقد
نھاہ عمر بن الخطاب عن الذبح ... " ثم کور هذا
المجلد فی ج ۱ ص ۱۰۸ ثم فی ج ۲ ص ۱۲۹ و ۱۳۰ ثم فی ج ۳ ص ۱۴۰
ج ۴ ص ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴

عند الفتح زادت جملة على ۳۰ مليون وهو ثلث	فتح کے وقت تین کروڑ سے زیادہ تھی اور وہ آج کل کی
اضعاف سکاٹھا اليوم ج ۱ ص ۸۲ و تارة اخرى	مردم شمار کی سہ گونہ زیادہ ہے ج ۱ صفحہ ۸۲ اور کبھی کہتا ہے کہ
يقول "اعتبر ذلك بمصر وتاريخ جباية ما فقد كان	"اس کا اعتبار کرو اور اس کے خراج کی تاریخ کا اسیلے کہ فتح اسلامی کے
عند سكاٹھا عند الفتح الاسلامي نحو عشرين مليوناً	وقت مصر کے باشندوں کی تعداد تقریباً دو کروڑ تھی جیسا کہ اس پر
علما واجمع عليه مؤرخو العرب ج ۱ ص ۸۲ سطر	محدثین عرب کا اتفاق ہے ج ۱ صفحہ ۸۱ سطر ۱۲ پس یہ دونوں
۱۲ فخذين القولين المتناقضين يبعدان	قول بالكل متعارض ہیں اور دونوں صحت کے دور ہیں ۱۰ اسیلے کہ
عن الصواب اذ اذروعي مبلغ الجباية الذي قال عنه	اگر خراج کی مقدار وہ ہے جس کی نسبت اس نے کہا ہے لیکن مصر تو عمرو بن
"اما مصر فقد جباها عمرو بن العاص ۱۲ مليون	العاص نے وہاں ایک کروڑ بیس ہزار دینار خراج وصول کیا ج ۱
ديناراً ج ۱ ص ۸۲ فان كان هذا مبلغ الجزية فقط	ص ۸۲، اُن مردوں کی تعداد مصر میں اس وقت ساٹھ ہزار سے
كان عند الذكور الذين ضربت عليهم الجزية لايزيد	زیادہ ہوگی جن پر جزیرہ لگایا گیا ہوگا اسیلے کہ ہر شخص جس کی مقدار
عن ستة ملايين لان الجزية وضعت دينارين	دو دینار تھے جیسا کہ مصنف نے ج ۱ صفحہ ۱۰۰ میں کہا ہے کہ "مصر
على الشخص الواحد كما قال في ج ۱ ص ۱۰۰ عقد صلح	کی صلح کا معاہدہ عمرو بن العاص کے ساتھ اس بات پر ہوا کہ قطیفی
مصر مع عمرو بن العاص على ان يدفع القبط دينارين	ہر شخص کی طرف دو دو دینار ادا کریں" تو اگر ہم فرض کریں کہ
دينارين عند كل نفس ... ولو فرضنا ان العائلة	ہر خاندان تین ممبروں کے مرکب تھا تو کل ایک کروڑ اسی ہزار آدمی تھے
ثلاثة انفس كانت الجملة ۱۸ مليون نفس ولو فرضنا	اور اگر فرض کریں کہ ہر خاندان میں چار ممبر تھے تو ۲ کروڑ چالیس ہزار
اربعة انفس كانت الجملة ۷۲ مليون نفس . وكلا	آدمی ہونگے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نتیجہ مصنف کے گمان
النتيجتين تخالفان زعمه ومن جهة اخرى تعلم ان	کے خلاف ہے اور ایک اور دوسرے پہلو سے دیکھو کہ ہم جانتے ہیں
الاثنى عشر مئتين ديناراً التي جباها عمرو بن العاص في مصر	کہ ایک کروڑ بیس لاکھ دینار جنگو عمرو بن العاص نے وہاں
لم تكن مبلغ الجزية فقط بل يدخلها ايضا المبالغ المتصلة	وصول کیا تھا وہ صرف جزیوں کی آمدنی نہ تھی بلکہ زمین اور دوسری
من الخراج المصروف على الارض لزراعتها كما قال في ج ۱ ص ۱۰۰	آدمیان بھی داخل ہیں مثلاً زمین کاشت کا محصول جیسا کہ اُس نے
ضرب الخراج ج ۱ ص ۱۰۰ دهما وقفير اعلى كل تربة	کہا ہے کہ عربین خطاب ہر جزیہ زمین پر ایک دہم اور ایک فقیر محصول تقریباً

والجرب نحو نصف فدان - فلو فرضنا ان قيمة	اور ایک جرب قریباً نصف فدان کے ہوتا ہو اور اگر ہم فرض
غلة القفيز - القفيز عشر الجرب - درهما واحد کان	کرین کہ ایک قفيز غلہ کی قیمت (قفيز جرب کا دسواں حصہ)
خراج القدان الواحد اربعة داهم - ولو فرضنا ان	ایک دم ہو تو ایک فدان کا خراج چار دم ہوگا اور اگر ہم فرض
ارض مصر المزروعة كانت تبلغ خمسة عشر مليون	کرین کہ مصر کی مزروعہ زمین ایک کروڑ پچاس ہزار فدان تھا
فدان (هو يدعى كما نرى بعد انحاء كانت ۳۰ مليون)	اور تعجب ہو کہ جرجی زمین کا دعویٰ کہ تین کروڑ فدان مزروعہ زمین تھی
كان مجموع الخراج على الارض الذراعية ستة مليون	تو مجموعہ خراج مزروعہ اراضی ۵۰ کروڑ دم ہوگا جسکے لاکھ دینار ہونگے
ددها اي نحو اربعة مليون دينار حيث كان الدينار في	کیونکہ دینار اسی زمانہ میں ۱۵ دم سے زائد کا نہیں ہوتا تھا، پس
ذلك العهد لا يساوي اكثر من ۱۵ درهما - ولو اخذنا	اگر ہم چالیس لاکھ دینار مزروعہ زمین کا خراج کل خراج ایک کروڑ
الاربعة ملايين قيمة الخراج من الاثنى عشر قيمة الجزية	بیس لاکھ سے نکال دیں تو باقی اسی لاکھ دینار رہ جائینگے جو دراصل
كان الباقي ثمانية ملايين دينار وهو مبلغ الجزية	جرجی کی مقدار ہوگی، اور اس مقدار کو اگر ہم باشندوں پر فی شخص
وبتوزيعه على عدد الرؤس باعتبار انحاء دينارين	دو دینار کے حساب پھیلا دیں تو جزیہ دینے والوں کی تعداد
على الراس كان عدد الراضين للجزية اربعة ملايين	چالیس لاکھ ہوگی نہ اسی لاکھ جیسا کہ ج ۱ ص ۸۲ میں کہا ہو
وليس ثمانية ملايين كما قال ج ۱ ص ۸۲ وكان عدد	اور باشندگان مصر کی مردم شماری (بشرطیکہ ہم خاندان
سكان مصر باعتبار العائلة ثلاثة انفس) اثنى عشر	تین آدمیوں کا مان لیں) ایک کروڑ بیس لاکھ کی ہوگی یا ایک
مليون نفس وستة عشر مليون اذا عدنا العائلة	کروڑ ساٹھ لاکھ ہوگی اگر اوسط ہر خاندان چار آدمیوں کا مان لیں
اربعة انفس في المتوسط - وهذا اعظم عدد يمكن الوصول اليه	اور یہ سب سے زیادہ تعداد جسکا جاننا استفصا سے ممکن ہو پس
بالاستقصاء - فاین هذه النتيجة ما زعمه ؟	یہ نتیجہ جرجی زمین کے خیال سے کس قدر دور ہو ؟
المثال الرابع قد حظي تقديره لمسا الارض الزراعية	جو تھی مثال مصر کی مزروعہ اراضی کی پیمائش و مساحت میں
بصورة لما فاتنا - خلافا لقوله في ج ۱ ص ۸۲ تجد انحاء	سخت غلطیاں کی ہیں، مثلاً ج ۱ ص ۸۲ میں ہشام بن الملک
باعت في من هشام بن عبد الملك (حكم من سنة ۵۰ الى سنة ۵۵ هـ)	(جسے ۵۰ء سے ۵۵ء تک حکومت کی) کے زمانہ میں ہر کروڑ فدان
ثلاثون مائتا فداناً !! وتجد انه ينقل احد النسخ عن المقرئ	مزروعہ زمین تھی اور اسکے بعد وہ تاریخ مقرر نہی سے نقل کرتا ہو

<p>تیسری صدی، سبھی کے وسط میں مزرعوں کی مساحت ۴ کروڑ چار لاکھ فدان تھی، پھر دوسری بار ج ۴ ص ۸۹ میں لکھا ہے کہ ۳ کروڑ فدان مزرعوں میں تھی، اور یہ دعویٰ بھی تاریخی شہادت سے خالی ہے، اس لیے کہ (ص ۱۴۵ و ۱۴۶ میں کتا ہے کہ عبد الملک یعنی تیسرے خلیفہ اموی یعنی شہاب حکومت امید میں مصر کا خراج وصول کیا گیا تو چار لاکھ دینار تھا یعنی امیر معاویہ کے زمانہ سے (عمر بن العاص کی امارت میں) تقریباً دو ٹلٹ کم ہو گیا، اس قدر کم مدت میں خراج کی مقدار اتنی کم کیونکر ہو جائیگی، حالانکہ زمین مزرعوں کی مقدار کم نہیں ہوئی، بلکہ ہشام بن عبد الملک تک یہی رہیگی حالانکہ ہشام کے زمانہ سے بنی امیہ کا انحطاط شروع ہوتا ہے، باوجود اسکے اگر ہم تسلیم کر لیں کہ ہشام کے زمانہ میں مصر کی مساحت ۳ کروڑ فدان تھی اور زرخراج کا حساب چار درم فی فدان کریں جیسا کہ شمال سوم میں ہمنے بیان کیا تب بھی ضرور ہے کہ کل زرخراج بارہ کروڑ یعنی اسی لاکھ دینار ہو اس حساب سے کہ ایک دینار ۱۵ درم کے برابر ہوا اور یہ اسی لاکھ دینار زر جو یہ کے سوا ہے، اور پھر باوجود اسکے وہ ج ۱ ص ۱۴۶ میں کتا ہے کہ مصر کا خراج ۸ لاکھ دینار تک کم ہو گیا، پس اس قدر خراج کم ہو جانا اور زمین مزرعوں کی وہی مقدار ۳ کروڑ فدان باقی رہنا تعجب ہی ؟</p>	<p>انما بلغت مساحتها في اواسط القرن الثالث للهجرة ۲۳ ملیوناً في الفدادين . ثم يعود في الجزء الرابع في ۸۹ ويزعم ان مساحتها بلغت ۳۰ ملیونا . وهذه الدعوى ايضا خالية عن التدقيق التاريخي لانه قال (في ۱۴۵) ان (۱۴۶-۱۴۷) ان مصريين في زمن عبد الملك (ای فی عہد ثالث الخلفاء الامويين اى محمد بن عفوان الثالث الاموي) فعقدت اربعة ملايين ديناراً اي ان جايته انقصت عن عهد معاوية (عمر بن العاص) نحو الثلثين . فكيف تنحط قيمة الجباية في ملك قصير الى هذا الحد . ولم ينقص منها على الاقدنة بل تبقى كما هي عہد ہشام بن عبد الملک وهو مبدأ انحطاط و تقهقر دولت بنی امیہ . ومع ذلك فلو وافقنا على زعم ان كانت مساحتها في زمن هشام بن عبد ۳۰ ملیون فداناً وحسبنا قيمة الخراج باعتبار انه اربعة دراهم الفدان كما بينا في المثل الثالث لوجيان تكون جملة ۱۲۰ ملیون درهماً اي ثمانين ملايين ديناراً باعتبار ان الدينار خمسة عشر درهماً . وهذه الثمانية ملايين دينار هي خلاص البالغ الجزية . مع انه يقول (ج ۱ ص ۱۴۶) ان خراج مصر انحط الى ثمانمائة الف دينار فكيف ينحط الخراج الى هذا الحد ويبقى على الاقدنة كما ذكر ۳۰ ملیونا ؟ ثم تجد لا يقول في نفس الصحيفة (۱۴۶) فلما تولى</p>
--	---

پھر اسی صفحہ (۱۴۶) میں کتا ہے ،، جب

ابن طولون بلغت جباية اربعة ملايين وثلاثمائة الف دينار
 ثم يضيف عليه فطل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بنو العباس
 ثم باقى في الجزء الثالث ١٩ ويقول اما في ايام المأمون فقد
 بلغ الخراج المضروب على مصر دنانير ثمانية عن كل فدان
 كيف اصاد عدد الفدانين على هذه الحسابات ١٥٠
 الف فدان فقط ١٩ اما ان الغلط في مقدار الجباية الذي
 كان يجب ان يكون ٦٠ مليون او على الاقل ٢٨ مليون دينار
 باعتبار ان الارض الزراعية كانت ٣٠ او ٢٢ مليون فدان ١٩
 مع اننا علم ان مبلغ الجباية في زمن عمر بن العاص لم يصل
 اكثر من ١٢ مليون بما في الجزية !! اما ان ادعينا قوله في
 ج ٤ ص ٥٥ من الجباية مصر قد انخفضت في زمن المأمون
 الى نحو مليونين ٩٢٠ الف دينار وقل ٣ (لشبهيل الجنا)
 فعلى الفدان ينحط المليون ونصف حيث كان المضروب
 على الفدان ثمانية (ص ١٩ ج ١) وكيف يكون خراجها
 نحو ثلاثة ملايين ويجب ان يكون طولون اربعة ملايين
 وثلاثمائة الف وطل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بنو العباس
 (ج ١ ص ١٢٢) اما قوله ج ٤ ص ١٩ ان خراج مصر زاد
 بعد المأمون حتى بلغ في اواسط القرن الرابع للهجرة
 ثلاثة دنانير ونصف فجعلها جوهر (القائد الفاطمي)
 سبعة دنانير فتعريف لا محالة لا اذ اقبلنا هذا الخبر
 بلغت قيمة الخراج (على ٤٢ او ٣٠ مليون فدان) السنوية

ابن طولون مصر حاكم هو التومصر حراج ٢٣ لاکھ دینار تھا، پھر
 اس پر اضافہ کرتا ہوا، اور بنی عباس کے کل عہد میں قریب
 یہی رہا، پھر آگے چل کر کتا ہوا راج ٢ ص ٨٩ لیکن مامون کے
 عہد میں مصر کا مقررہ خراج فی فدان دو دینار تھا، یہ کیونکر
 حساب زمین مزرعہ کی مقدار کیا صرف ٣٠ لاکھ بجاس ہزار
 فدان تھی یا خراج کے مقدار بنانے میں غلطی ہوئی جو ضرور ہو کہ
 کروڑ ہو یا کم از کم چار کروڑ لاکھ ہو اس حساب سے کم مزرعہ
 زمین کی مقدار تین کروڑ اور دو کروڑ ٢٠ لاکھ فدان تھی، اور
 باوجود اسکے کہ ہم جانتے ہیں کہ خراج کی مقدار عربوں العاص کے زمانہ
 میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد تک نہیں پہنچی تھی، اور زبیر
 بھی اسی میں داخل تھا، اور اگر ہم اس قول کو تسلیم کریں ج ٢
 ص ٥٥ میں کہ مصر کا خراج مامون کے زمانہ میں انیس لاکھ بیس
 ہزار تک کم ہو گیا یا حساب کی آسانی کے لیے بیس لاکھ دینار فرض
 کر لیا تو زمین مزرعہ کی مقدار پندرہ لاکھ فدان رہ جائیگی کیونکہ
 فی فدان دو دینار مقرر ہو راج ١ ص ٨٩ اور مصر کا خراج تیس لاکھ دینار
 کے قریب ہو جائیگا اور ابن طولون ٢٣ لاکھ کیونکر وصول کر گیا اور عبا
 کے تمام زمانہ میں اسی قریب قریب رہا، ج ١ ص ١٢٢ ایلیک مصنف کا
 ج ٢ ص ٩٠ میں یہ کہنا کہ مامون کے بعد خراج کا زکوٰۃ ہو گیا یہاں تک کہ
 صدی وسط میں نہ ساڑھے تین دینار تھا پھر بنو فاطمہ سے بالا بنو عباس
 دینار کر دیا، لیکن تعریف اس لیے کہ اگر ہم ان خرافات کو قبول کر لیں جو
 خراج اس بنا پر کہ زمین مزرعہ کروڑ چالیس لاکھ یا تین کروڑ فدان ہو

۸۴ ملین اور ۱۰۵ ملین دینار باعتبار ان جزئیۃ
الفدان کیا بنعم ثلاثۃ دنانیر ونصف . مع ان مبلغ
جایۃ مصر فی واسط القرن الثالث (ای بعد المائۃ)
المدعی حصول الزیادۃ فیہی نبأ علی قائمۃ قدامۃ
(فی الجزء الثاني) ملیونین کذا ونصف دینار (فی ز
المعتمد) واما فی زمن المعتمد وهو واسط القرن
الرابع للحمۃ فلم تبلغ الجبایۃ اکثر من ملیونین ۱۰۰
الف دینار کما ذکر فی جریۃ ابن خرداذبہ فی باریقۃ
القائد بالجزء الثاني . واما القول الثالث وهو ان
جوہر قد جعل الضریبۃ سبعة دنانیر علی الفدان
الواحد فقول لا یتفق بہ الا کل مجنون مضاجخل
فی عقلہ وشعورہ لاند لا یعقل قط ان مبلغ خراج مصر
خلال الجزیریۃ فی زمن من الازمان ۱۶۰-۲۱۰ ملیونا
من الدنانیر (اذا اعتبرت الافدۃ) کما یقول ۲۳-۹۰
۳۰ ملیون) . وحقی لوقیل انھا کانت (ای الافدۃ)
۱۵ ملیون فقط . وهو نصف ما سیکون الخراج
۱۰۵ ملیون وهذا لا یصح ایضا .

فمن هذا یری ان الرجل لا یعد مورخا محققا
وباحثا محصا . کلا . بل ہو کاتب یصنع الکتابۃ
وفی نفسہ شوق یقصد الوصول الیہ . فعند ما یرید
اثبات رخا مصر وتقدمها المادی عند الفتح الاسلامی

اٹھ کروڑ چار لاکھ یا ۱۰ کروڑ لاکھ دینار ہوگا اس اعتبار سے
کہ زمین کا لگان ساڑھے تین دینار تھا جیسا کہ وہ کہتا ہے
حالانکہ مصر کا خراج تیسری صدی کے وسط میں (یعنی مابون کے
بعد) عاید ہو کہ زیادتی خراج میں حاصل ہوا اور یہ زیادتی
اُس فہرست کی بنیاد پر جو اُسکے سامنے ج ۲ میں ہے مقسم کے
زمانہ میں پچیس لاکھ دینار تھا لیکن معتضد کے زمانہ میں جو چوتھی
صدی کا وسط تھا ۲۱ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ نہیں پہنچا تھا
جیسا کہ اُس نے ابن خرداذبہ کے حال میں سلطنت کی ثروت کے
باب میں ج ۲ میں کہا ہے لیکن اُس کا تیسرا قول کہ جو ہرنے
لگان فی فدان سات دینار کر دیا تھا یہ ایسا قول ہے کہ جس کو
مجنون کے سوا یا جسکو خلل دماغی ہوا اور کوئی نہیں کہہ سکتا ہے
لیے کہ یہ ہرگز سمجھ میں نہیں آتا کہ مصر کا خراج و جزیرہ کے
علاوہ کسی زمانہ میں ۱۶ کروڑ اسی لاکھ یا ۲۱ کروڑ ہو گیا ہو
رجب کہ زمین مزیعہ کی مقدار ۲ کروڑ چالیس لاکھ یا ۳
کروڑ فرض کی جائے جیسا کہ وہ کہتا ہے اگر زمین مزیعہ کی
مقدار نصف بھی کر دی جائے یعنی ڈیڑھ کروڑ فدان تب بھی خراج
دس کروڑ پچاس لاکھ ہوگا اور یہ بھی صحیح نہیں ہو سکتا ،

اس بحث تم دیکھ سکتے ہو کہ شیخ مورخ محقق نہیں شمار ہو سکتا ،
ہرگز نہیں بلکہ وہ ایک منشی جو اچھا لکھتا ہے اور اُسکے دل میں
کچھ اور ہے جہاں تک وہ پہنچنا چاہتا ہے پس جب مصر کی ترقی
اور فتح اسلامی کے وقت اُسکی مالی ترقی ثابت کرنا چاہتا ہے

باقی بشواہد تدافعہ هذا القصد . وعند ما ورد
من اثبات تقہرہا یا قی بشاہد آخر ولو کان
یناقض الاول . وفي محل الاستشہاد علی کثرة
الخارج وظلم الرعية تراه یدل علی الجبۃ الروائیة
ویلتقط شہاد الیکان ولو کان منافیا لکل الکتاب
وما یؤید دعوانا ان الرجل لیس من المحققین
العارفین بالناریخ انه اثبت کثیر من الروایات
الخلافیة للکذبة وزعم انها حقائق تاریخیة مثلاً
قولہ ان المہدی اجاز الشاعری ما علی قصیدة
واحدة مائة ملیحاً دہم (ج ۲ ص ۱۳۸) وانہ
وجد بین ریاشام المستعین بساطا الفقی علی
صنعر ۱۳۰ ملیوناً من الدنانیر (ج ۲ ص ۱۳۵)
وان المہادی اعطی عبد اللہ بن مالک اربع مائۃ
بغل موقرة دراهم وخیرھا . (ج ۲ ص ۱۳۳) وغیر
ذلک . وفي مثل هذه الخرجیلات الاحادیث الخرافیة
التي کثر ذکرها فی ابواب ثروة الخلفاء وسخاوتهم
الی آخرہ .

تکولام من مصر ومساخمتها وعدت کما تواعدت
الفهم وبعده بالصفة التي ذکرتها وانتقدتها شعر
مقابلتها بالحالة الحاضرة مع الاشارة الى قلة الخراج
والی زیادة العمران وانہ لا یستبعد (کما یقول)

تو وہ ایسے شواہد لاتا ہوں جن سے اسکی تائید ہو، اور جب کہ
مصر کا انحطاط دکھانا چاہتا ہوں دوسرے دلائل لاتا ہوں اگرچہ
وہ پہلے کے مناقض ہوں اور جب اسکی شہادت پیش کرنی
ہوتی ہو کہ مصر میں خراج زیادہ تھا اور در عایا پر ظلم بہت
ہوتا تھا، تو وہ روایات کے ترکش کی طرف ہاں تھڑھکتا
ہو، اور اسکا اقتباس کرتا ہوں اور وہ روایت خواہ کیسی ہو
اگر پہلے اقوال کے منافی ہو، اور ان دلائل میں سے جو
اس پر مال ہیں کہ یہ شخص مورخ محقق نہیں ہے ایک دلیل یہ ہو
کہ وہ بہت سی جھوٹ خرافات روایتوں کو صحیح سمجھ لیتا ہو اور
وہ سمجھتا ہو کہ یہ حقائق تاریخیہ ہیں مثلاً - مہدی نے سام شاعر
کو صرف ایک قصیدہ پر دس سو درہم دیدے یا ج ۲ ص ۱۳۸
اور ام مستعین کے سامان میں ایک فرش تھا جس کی طیاری
میں ۱۳ سو درہم صرف ہوئے تھے ج ۲ ص ۱۳۵ اور ہادی نے
عبد اللہ بن مالک کو چار سو خیر دیے جن پر روپے وغیرہ لکے
ہوئے تھے، ج ۲ ص ۱۳۳ اور اسکے سوا بہت سی مثالیں
توہمات اور خرافات سے ہیں جسکا ذکر خلفا کی مالی خردت
اور انکی سخاوت میں مصنف نے کیا ہے،

پس مصنف کا کلام مصر اور اسکی بیابان اور مردم شمار کی
بارہ میں فتح اسلامی کے وقت اور اسکے بعد جس طریقہ سے ذکر
کیا ہے اور اسکا مقابلہ زمانہ موجودہ کیساتھ اور اس بات کی طرف
اشارہ کر کے خراج ہر وقت کم ہو رہا ہوا ہے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے (جیسا کہ
اشارہ کر کے خراج ہر وقت کم ہو رہا ہوا ہے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے (جیسا کہ

ان يبلغ عدد سكانه في مجر سنوات قليلة نحو ۲۰ مليون واخذتها الحكومت وکیت ملیون فیه تلیم وتنیه للمصريین کانہ یقول طه مرسمات کیت وکیت فی جهة الرومان عند الفتح الاسلامی ثم تعقبت شیئا فشیئا ازملی اختلافات والحکومات الاسلامیة وهی الآن اخذت بمساعی الاحتلال طبعاً فی سبیل الدرق والتقدم فیهذا الدسیسة السیاسیة فی قالباً دینی بشیر علی الشیخ المصریة الساهیة وراء الحصول علی الاستقلال والتخلص من ربقة الاحتلال - یا قوم ماذا تريدون من الاستقلال والرجوع الی حکومت اهلیة اسلامیة العترون انکم فی جحیم من العیش فظلال الراءۃ الانکیزیة ؟ وان بلادکم سائرة فی سبیل الدرق والتقدم الحادی بفضل هذا الاحتلال ؟ فاهلها فی ازدياد وارضها الزراعیة فی ازدياد وینتظران یبلغان ما کان علیہ قبل عهد الحکومت الاسلامیة فیهذا انتم فی هذه السیارة راضین ؟ وعلی الاستقلال معرضین ؟ وبالاحتلال راضین ؟

فیهذا بعض الامثلة تدل علی قدرة الرجل فی تحریف التاریخ وخیانتہ فی البحت فهو لم یبحث فی تاریخ التمدن الاسلامی بحثاً فلسفياً بل

کہ مصر کی مردم شماری چند سالوں میں دو کروڑ تک ہو جاتی اور اُسکی مزروعہ زمین کی مقدار یہاں تک ہو جانا اس میں اس بات کی طرف تنبیہ و اشارہ ہو کہ گویا وہ مصر یوں کوکتا ہے مصر رومیوں کے عہد میں فتح اسلامی کے وقت ایسا تھا پھر رفتہ رفتہ وہ اسلامی حکومتوں میں گھٹتا گیا اب اُس کی ترقی (اجنبی قبضہ کی کوششوں سے) پھر شروع ہوئی ہے، پس اس سیاسی فریب سے جو تاریخ کے قالب میں ڈھالا گیا ہے تو جو انسان مصر کو جو آزادی کے خواہاں اور غیر قومی حکومت سے رہائی حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ مشورہ دیتا ہے کہ اے قوم، تم آزادی اور ایک وطنی اسلامی حکومت قائم کر کے کیا کرو گے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ انگریزی علم کے سایہ میں تم کس قدر آرام میں ہو اور تمہارا ملک غیر قومی قبضہ کی وجہ سے ترقی کی شاہراہ پر چل رہا ہو، پس آزادی بڑھ رہی ہو زمین زراعت ترقی کر رہی ہو، اور یہ موقع ہو کہ یہ دونوں ترقیان مصر کو پھر اُس شان تک پہنچا دیں گی جو مسلمانوں سے پہلے تھا، پس تم اس حکومت کو کیوں نہیں پسند کرتے اور آزادی سے کیوں نہیں عراض کرتے ؟ اور اجنبی قبضہ سے کیوں نہیں راضی ہوتے، پس یہ مثالیں اس پر دال ہیں کہ اس شخص کو تاریخ کی تحریف و خیانت میں کس قدر کمال ہو کہ نہ اُس نے تمدن اسلامی کی تاریخ میں فلسفی بحث نہیں کی ہے بلکہ

سفسطائی مضرت بخش بحث کی ہے۔ اور میری یادداشت	سفسطائیا مضتراً . و هناك اشياء كثيرة
میں اسکے سوا اور بہت سی باتیں ہیں جنکی اہمیت اس	فی معلقاتی علی کتابہ لاقول اہمیتہ انتقادھا
کم نہیں ہے جسکو میں نے بیان کیا، اسوقت میں بعض	عما ذكرت من الامثلة اشیر الی بعضها اشارة
غیر مذکورہ مثالوں کی طرف تطویل کے خوف سے اشارہ	خوف التویل . فہذہ مثلاً کلامہ علی العهد
کرتیا ہوں، اُنسے ایک یہ مثلاً اسکا کلام عہد نبوی	النبوی المکذوب (ج ۳ ص ۹۲) ونقلہ بصورة
مکذوب پر ج ۴ صفحہ ۹۲ اور اسکا نقل کرنا ایک اجازت نامہ	رخصتہ بدعی اٹھا ”من جانب الشرع الشريف
کو جسکی نسبت وہ دعوے کرتا ہے کہ یہ ”شرع شریف	بدیاریکدر (ج ۳ ص ۱۲۷) وليستشہد بھما علی
دیار بکر کی جانب سے ہے“ ج ۴ ص ۱۱۷ اور اس سے اس	وجود التعصب الديني مع انه موضوع الباب
بات پر ہستشہاد کرتا ہے کہ تعصب مذہبی موجود تھا حالانکہ	”الکلام علی اہل الذمۃ فی الدولۃ العباسیۃ“
فصل کا عنوان ”دولت عباسیہ میں ذمی ہے اور اس	ولیس علی الرخص المعطاة (علی زعمہ) من
اجازت نامے (اسکے گمان کے موافق) شرع شریف	الشرع الشريف بدیاریکدر فی زمانہا ہذا و
دیار بکر سے ہمارے زمانہ میں اور نہ کسی مصری خانقاہ	المحفوظۃ ”فی بعض البطرککھا فالبصر“ (۹)
میں (اسکا وجود ہے) اور انھیں میں سے ایک یہ ہے جو اسے	ومنہما ما ذکرہ بخصوصہ ”الخصیان“ (ج ۵
ذکر کیا ہے الخصیان کے مضمون میں ج ۵ صفحہ ۲۷ میں	ص ۲۷) زاعمان تجار الیہود ہما الذین
اس گمان پر کہ تجار یہود ہی انکو اندلس لاتے تھے	کانوا یاتون بھما الی الاندلس الحقیقۃ
اور حقیقت حال یہ ہے کہ خواجہ سرا می ”خضنا“	ان الخضاً کان شائعاً فی مملکۃ الروم
اس زمانہ میں تمام مسیحی مملکت روم میں شامل	(ابیننس) المسیحین وان المسیحین
تھی عیسائی ہی لوگ انکو ایشیائے کوچک کے	ہما الذین کانوا یاتون بھما عن طریق
راستہ سے دمشق لاتے تھے اور ہمیشہ خصیان	اسیا الصغری الی دمشق . وما زال
عیسائیوں میں اخیر گزشتہ صدی تک رومہ میں	الخصیان موجودین فی المسیحین الی اخر
موجود رہے اس لیے کہ ہکستانی گرجوں کے	القرن الماضی برومۃ بدلیل ان کفۃ البیعۃ

الکستانیۃ الموهوب الیہم افتاح اوقات
 للصلوة کأنوا کذلک . ومنها ادعاؤه ان العرب
 (وقریش) کانوا یاکلون الخیر والخبثا فیسو
 العقارب وغیر ذلک من المواد التي لا تالفها نفس
 البشر (ج ۵ ص ۱۰)

بادری جنگے سپرد نماز تھی وہ ایسے ہی ہوتے تھے اور
 انھیں مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ جرجی زیدان نے
 دعوے کیا ہے کہ عرب (اور قریش) ٹڈی حشرات الارض
 بچھو وغیرہ اور ان چیزوں میں سے کھاتے تھے جنکو انسان
 کا نفس مکروہ سمجھتا ہے ج ۵ ص ۱۰

فمن هذه الملاحظات ترون ان الرجل
 لم يقصد المحط من منزلة العرب ورفض منار
 العجم فقط بل له اغراض سياسية اخرى
 اهمها اصابة المسلمين والاسلام بما هو
 براع منه حفظنا الله والعباد بالله من مثل
 هؤلاء الخونة المدلسين وفي الختام ارجو
 المذرة من التطويل واعتراكم
 سلام الله ورحمته وبركاته

ان ملاحظات سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس شخص کا مقصد
 صرف عرب کی شان گھٹانے اور عجم کی عزت بڑھانی نہیں ہے
 بلکہ اس کے مقصد دوسرے سیاسی اغراض بھی ہیں جن میں سے
 سب اہم یہ ہے کہ مسلمان اور اسلام کو اس چیز سے صدمہ پہنچانا
 جس سے وہ پاک ہیں خدا ہو کہ محفوظ رکھے اور ہم بٹا چاہتے
 ہیں خدا کی ایسے سکار خاتین سے اور آخر میں ہم معذرت
 چاہتے ہیں کہ کلام طول ہو گیا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ

ڈاکٹر
 محمود لیبیب
 محرم

الدكتور
 محمد لبيب
 محرم

البيان . ونحن نحفظ دأينا في
 هذا الباب الى فرصة اخرى وربما نوفي
 القراء ما يسرهم في الموضوع ويغنيهم
 عن الاطباب في ذلك ان شاء
 الله تعالى

البيان . اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے کو آئندہ فرصت
 کے وقت پراٹھا رکھتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو اس
 موضوع میں البیان ایک نہایت مکمل مضامین کا سلسلہ شائع
 کرے گا جس میں کسی قسم کے مبالغہ یا طول کلام کی ضرورت
 نہ ہو گی

خلائیق اوریا

ندعی اوریا انا افضل الا قال یحییٰ بن یساکیم

الاخلاق ولین الحریکة ودمانة العوائد الایفاء
بالعهد وانجاز الوعد وحیا الاصلاح وحریت الافکار
وحیا الجنس البشری والمساحة فی الدین والوطن
والجنس وبغض التعصب ولكن هل تافی اوریا
ان لیست منها الفسا التي خرفت معاهدتها ونقضت
میثاقها واظلفت وعدها وسرقت بلاد غیرها وتقیأت
لان تعثو فی الارض وتسفک الدماء وتخب وال
الناس وتثیر الفتن وتسدر تاج الاصلاح تبغض
غیر جنسها وتخذ التعصب اماما

فان كانت الفساد اخلت فی اوریا فلیشهد الثقلاء

ان اوریا تکذب فیما ندعی نعم تکذب فیما ندعی
الف مرة نحن مسلمو العالم كافة نبغض الفسا و
نحسبها من اعدائنا فبحمها الله ولا نشتری
بعدئذ شیئا من بضاعتها ومصنوعاتها وندعو علیها
بکرة واصیلا فان سلاح الاعز لین الدعاء ولشکر
مسلمو العالم قاطبة الحكومة الانجلیزیة ویدعون لھا الخیر
حیث اخذت یا بدیم وساعدت خلیفتهم واستاعت من
علی الفسا التي صغرت فی عین العالم المتمدن كله
فاقولک انک ایتمما الفسا وتبیا وتعالک ایتمما الخائنة

یورپ کے اخلاق

یورپ دعوی کرتا ہے کہ وہ تمام ملک سے زیادہ خوش خلق

پاکیزہ عادات، عہد کا وفا کرنے والا اور وعدہ کو پورا کرنے
والا اصلاح پسند، آزاد خیال، نوع البشر کا خیر خواہ مذہب
وطن اور قومیت کے معاملہ میں بالکل بے تعصب لیکن کیا
یورپ اس سے انکار کر چکا کہ وہ اسٹریا اسکے حدود میں
داخل نہیں ہو چکے اپنا معاہدہ توڑا اپنے عہد کی پروا نہ کی
اپنے وعدہ کے خلاف کیا، غیروں کا ملک چورالیا اور اس بات
پر آمادہ ہوا کہ ملک میں فساد کرے خون بہائے لوگوں کا مال
چھین لے فتنے اٹھائے اصلاح کا دروازہ بند کر دیا اپنی
غیر قوم سے بغض رکھا اور تعصب کو اپنا امام بنایا،

تو اگر اسٹریا یورپ میں داخل ہو تو تمام لوگ گواہ رہیں کہ
یورپ اپنے وعدے میں جھوٹا ہوا اور ہاں ہزار بار جھوٹا ہو
ہم تمام دنیا کے مسلمان اسٹریا سے بغض رکھینگے، اور اسکو
اپنا بڑا دشمن سمجھینگے خدا اسکا بڑا کرے اور اب ہم اسٹریا کی
ساخت کی کوئی چیز نہ خریدینگے اور اسکو لینے بددعا کرینگے
کیونکہ غیر مسلم لوگوں کا سلاح دعا ہو، اور تمام دنیا کے مسلمان
دولت برطانیہ کے شکرگزار ہیں اور اسکو خیر خواہ ہیں کہ اس نے
انکی مدد کی، اور اسکو خلیفہ کی امداد کی اور اسٹریا کے طرز
عمل کو برا کہا وہ اسٹریا جو تمدن دنیا کی نظر میں ذلیل ہے
برا اسٹریا تیرا ملک ہو ہٹریا تیرے لینے اور برباد ہو تو اوی دعا باز

جمعية الاحرار

يا ايها البرق السبق الساري من اين ماء غمامك المذرا
من "يوسفورس" فابتسام الثغر منك بما يشاطئه من الاسرار
يا "يوسفورس" قد رأيت عجائب السد نيا فصر لك اطول الاعمار
فرأيت روما واقتدار ملوكها من شوكة ومفاخر ووقار
هل شاهدت عينك اعجب منظر مما احدث جمعية الاحرار
فالله يقيمها لتقطف من ربا ضالكها من يانع الانهار

السيد سليمان

عربي انجمن اخوت عثمانی

جمعية الاخاء العرب العثماني

من منافع الحرية ان تروى للعثمانيين متضامن
كالاعضاء لجسد واحد ساهين في سبيل الاخاء
والوئام فكما انه يجب على اعضاء الجسد ان يتضام
بعضها ببعض وينصروا احدها اخرها يجب على كل
عضو ان يسعى على خدمة لتقوية ليقوى الجسد كله
فان اذا صلح الجزء وصل الكل

آزادی کے نتائج کا یہ کرشمہ ہو کہ ہم عثمانی قوم کو ایک
جسم کے اعضا کی طرح محبت و اتفاق کے لیے کوشش کریں
ہوے دیکھ رہے ہیں، جس طرح جسم کے ہر عضو ایک دوسرے
سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اسی طرح قوم کے
عضو ان سعی علی خدمت لتقوية ليقوى الجسد كله ہر فرد کو لازم ہو کہ قوم کو مضبوطی کے لیے مستقل طور پر کوشش کرے
تاکہ اس کی وجہ سے تقویت ہو جائے کیونکہ ہر ایک کی دہشتی پر کل کی دہشتی ہوتی ہے

فالجنسية العثمانية جسد اعضاءه العرب
والا من والا لاد والا تراک واليهود وغيرهم
على كل شعب من الشعوب العثمانية ان يسعى
لتقوية نفسه وترقيتها سعيا لا يشغله
عن الجنسية العثمانية

سمجہ لو کہ عثمانی قوم ایک جسم ہو، اس کے اعضا عرب
ارمن، کرد، ترک، یہود وغیرہ ہیں، اس صورت میں
ہر فرد پر لازم ہو کہ اپنی ترقی اور مضبوطی میں ایسی کوشش
کرے جس سے اس کے عثمانی قوم ہونے میں فرق
نہ آئے،

وعلى هذا فقد رأى بعض ابناء العرب القاطنين
اس بنايران عرب لوجوانون نے جو سلطانیت میں

فی الاستانہ ان یؤسسوا دار السعادة جمعية
 لمواخاة العرب معاضدہم باسم "جمعية الاحياء"
 العربی عثمانی ائتقاء بالجمعیات التي تالفت هذا
 كالجمعية التركیة والارمنیة والكردیة والبلغاریة
 فاجتمع الهم الغفیر من ابناء العرب فی نادینہم
 اشعبان المنصور فاسوا الجمعية وانتخبوا لها
 الاعضاء من وجهاء العرب وفضلائهم اما
 مقاصد الجمعية فهي كما تاتي:

مقیم ہن وہاں کی اور انجمن جیسے ترکی، ارمنی، کردی،
 بلغاری کے دیکھا دیکھی ایک انجمن بنا "جمعية الاحياء العربی"
 العثمانی، قائم کرنے کا ارادہ کیا، جس کا مقصود استانہ
 کے عربوں میں اخوت و اتفاق پیدا کرنا ہوگا،
 گذشتہ شبان کی چھٹی تاریخ کو یہ لوگ جمع ہوئے اور اس
 انجمن کو قائم کیا، اور اس کے ممبر منتخب کیے
 اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل ہیں،

اولاً - المحافظة على القانون الاساسی وقایة
 من كل خلل یطرق الیه وقد تحالف جميع الاعضاء
 ان یفقدوا الاموال ولا رواح دون ذلك،

ثانیاً - تفہیم ابناء العرب خاصة وسائر العثمانيين
 عاتمان الممالك العثمانیة هی جمیعاً جسم واحد لا یقبل
 التجزئة ولا التفريق وان كل قطعة منها وان بعد
 وطن لكل فرد منهم فیحیب المحافظة علی هذا الوطنیة
 والدفاع عنها واذا اتفی الامر بذل النفس
 النفس دونها،

(۱) قانون سیاسی کا ان تمام امور سے جو اس میں
 خلل انداز ہوں، بچانا، اور تمام ممبروں نے اپنے جان
 و مال کو اسکے لیے خرچ کرنے پر حلف اٹھایا،

(۲) اہل عرب اور تمام عثمانی قوم کے ذہن نشین
 کرنا کہ ممالک عثمانیہ ایک جسم کے مانند ہی، اس میں
 تجزی و تقسیم ممکن نہیں، اسکا ہر ایک حصہ اگر چہ دور ہو
 ہر شخص کا مسکن ہو، ہر شخص کو اس کے وطنیت کا لحاظ رکھنا
 چاہیے، اسکے پیچھے اگر جان و مال خرچ کرنے کا بھی
 موقع آجائے تو دریغ نہ کرے،

ثالثاً - من الواجب علی كل عثمانی كما یعتقد
 ان كل قطعة من الممالك العثمانیة هی وطن له ان
 یعتقد ان كل فرد من العثمانيين علی اختلاف
 اجاسهم ولغاتهم ومذاهبهم اخ له فلذلك رأیت

(۳) ہر عثمانی پر جس طرح یہ واجب ہو کہ ممالک عثمانیہ کے
 ہر حصہ کو اپنا وطن سمجھے، اس طرح اس پر بھی واجب ہو کہ ہر شخص
 کو اپنا بھائی سمجھے، اگرچہ وہ قوم، زبان، مذہب میں
 اس سے اختلاف رکھتا ہو، اس دفعہ کی رو سے

الجمعية من فرائضها تذکیر ابناء العرب
انھما خوة لسا الاقوام العثمانية وحتم علی
الاتفاق والاتحاد معہم
انجمن نے نوجوانان عرب کو یہ بات یاد دلانی کہ وہ تمام
عثمانی قوم کے بھائی ہیں، اور اُنکے ساتھ اتفاق و اتحاد
رکھنے کی انکو بہت تاکید کی،

رابعاً . بمان العرش السلطانی العثماني هو اتفاق
جامعة واثق رابطة بين العناصر والممالك
المختلفة العثمانية فالجمعية تعتبر فرضا واجبا لتساك
ابناء العرب باذیال هذه الجامعة العظمی والاتحاد
بغاية الصدق والاخلاص حول سدة السلطنة
العثمانية ومقام الخلافة الاسلامية
(۴) چونکہ بایہ گاہ سلطنت عثمانیہ مختلف قوموں
اور مختلف ملکوں کے اتفاق و اتحاد کا اعلیٰ ذریعہ ہے
اس لیے انجمن نوجوانان عرب کے لیے فرض سمجھتی ہے کہ اس
خلافت عظمیٰ کے دامن کو بہت مضبوطی سے پکڑے
برہن گے، اور خلوص اور سچائی کے ساتھ اسکے بارگاہ
کے گرد جمع رہیں گے

خامساً . لا یخفان ما تقدم لا ینح کل عنصر
من العناصر العثمانية ان یقوم بالنظر فی شؤونه
الخاصة لاسیما العنصر العربی ذواللغة الکریمة القرآنیة
والتاریخ المجید الباهرة فالجمعية تسعى فی احوال
شان العرب والعربیة ضمن الجامعة العاتمة العثمانیة
وانا لة ابناء العرب علی اختلاف مذاہبہم ما منحتہم
المساواة الدستوریة من حق احرا ن الوظائف
والمناصب وغیر ذلک من الحقوق المشروعة
(۵) پہلے دفعات کے لحاظ سے ہمیں کسی طرح کا حرج نہیں
کہ قومیت کا کوئی خاص گروہ اپنے ہی حالات کے درستی
کے لیے کھڑا ہو، خاص کر یہ عربی گروہ جسکی زبان
میں قرآن نازل ہوا ہے، جسکے کارنامے دنیا پر روشن
ہیں، پس یہ انجمن اپنے عام اغراض کے ضمن میں اہل عرب
اور زبان عربی کے شان کے بلند کرنے میں کوشش
کرتی رہیگی، اور ازربے حقوق مساوات اسکے لیے وظائف
اور عہدوں کی بھی کوشش کریگی،

سادساً . بمان جانباً من الولايات العربیة
العثمانیة لم یزل حق اهل خارجا عن نفوذ الحكومة السنیة
غیر مشارک سائر العثمانيين فی حقوقهم ولجائهم نابذا
اسباب التفرق العزل فلی الجمعية ان تھتم بامر هذا القسم
(۶) چونکہ عربی صوبوں کا ایک حصہ اس وقت تک
حکومت سنیہ کے اثر سے علیحدہ اور دوسری عثمانی رعایا
سے حقوق و واجبات میں کنارہ کش، تہذیب و تمدن
دور انداز ہے انجمن انکو راہ راست پر لانے تعلیم دلانے اور حکومت

<p>عثمانیہ کے ریرا فر لائے مین کو شمش کرے، (۷) اہل عرب مین علوم و معارف کے پھیلانے کی کوشش کرنی، اور اس کام کے لیے مدرسے قائم کرنا اور کتابیں، رسائل اور اخبار طبع کرنا،</p>	<p>فی ارشاده وتعلیمہ وادخالہ فی آئۃ الجامعة العثمانیة سابعاً . السعی بنشر انوار المعارف بین انباء العرب وذلك بتأسيس مدارس وطبع کتب و رسائل و جرائد،</p>
<p>(۸) اہل عرب کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ عثمانی رعایا کے ساتھ ملکر تجارت، صنعت، وغیرہ کے ترقی کے لیے متفقہ کمپنی قائم کریں، (۹) اہل عرب کی سچی توسع انکے تمام کاموں مین مدد کرنی، انکے فقیرون، یتیمون، یتیمون اور یتیمون کی خبر گیری کرنی،</p>	<p>ثامناً . حث انباء العرب علی الاتفاق مع سائر العثمانيين فی تشکیل شركات تقوم بتروی التجارة والصناعة والزراعة فی جميع انحاء الممالك العثمانیة، تاسعاً . معاونۃ انباء العرب علی قدر الوسع فی امورهم وشؤونهم واغاثة فقرهم وضربهم وایتامهم وارااملهم،</p>
<p>انجن نے یہ بھی قرار دیا کہ تین اخبار عربی، ترکی اور فرانسیسی زبانوں مین جاری کیے جائیں، جنکے مقاصد یہ ہوں گے، عربی موبوں کو دارالخلافہ کے زیر اثر لانا، انجن عام کی خدمت کرنی، اسکے مقاصد کو شائع کرنا، آستانہ کے واقع کو معتمد ذریعہ سے حاصل کر کے درج کرنا، حقیقت حال کو بار بار رعایت ظاہر کرنا ہر قسم سیدہ کی فریاد کو گوش گزار کرنا تاکہ عدل و انصاف کی نعمت کوئی محروم رہنے نہ پائے</p>	<p>وقد قدرت الجمعية اصداد ثلاث جرائد عربیة وترکیة وفرنسیة لشد الروابط بین الولايات العثمانیة ودار الخلافة وخدمة الجامعة العثمانیة ونشر افکار الجمعية واعطاء حوادث الاستانة من المصادر الموثوق بها ودرج حقائق الاحوال بالاحیاء واعلاء صوت کل مظلوم کیلا یحرم من نعمة العدل والانصاف،</p>
<p>ان مقاصد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب کو حرکت مین لانے کے لیے ان سے گریز نہیں کیوں کہ انکو ایسے سچے بہرہ وون کی سخت ضرورت ہی جو انکی مدد کریں، انکا ہاتھ بٹائیں انکی تعلیم مین کوشش کریں</p>	<p>فهذه المقاصد كما ترون لا مندوحة عنها للنهضة العربیة تحت ظلال الجامعة العثمانیة فان العرب فی اشد حاجة الی فتيان صدق مقودین لیعازروهم ویأخذوا بالید یمھم و یسوا فی تعلیمهم</p>

وارشادھما الى اسباب التمدن فاننا
ننظر لهم مستقبلا عجيدا كما كان اجدد
مجيدا اباهما س

جريدة اللواء في الهند

جريدة اللواء من الجرائد التي خدمت الامة
والدين احسن خدمة وذاع صيتها ورفع
منارها واكتسبت شهرة عظيمة في وضع ستون
خطا كما تسمع ذكر الجرائد المصرية في اندية
الهند الاسلامية لا اللواء اولها ذكرها واكثرها
قراءة واوسعها بحثا واغفرها لبا للسلام ولكن
ننادري ما لحدث حتى ودعنا اللواء وفارقنا
منذ فارقنا الفقيد المرحوم مصطفى كامل و
استاذ الله به ونقله الى اكرمته انا نعم قطعنا
ان ادارة اللواء نبعث بمرید تھا الينا كل اسبوع
وايضا نحن على يقين من ان البوستة البحرية
توصلها الى بوستة الهند في بمباي وبوستة
عبا في توصلها الى ايلتنا او ذ ولكن اهالي او ذ
الذين تاتي الى بعضهم جريدة اللواء لا تغفروا لاعداد
مخفا في اسبوع حتى نفقدها في اسبوع اخر وتارة
يتصل بنا بعد فقط من اعدادها الستة الاسبوعية
ومرة لا ناتيها شهر او بعض شهر بل اكثر منه

اسباب تمدن کی طرف انکی راہ نمائی کریں، جس طرح بیابانی
میں فضائل سے روشن تھے اسی طرح ہم انکے مستقبل کو
بھی دیکھنا چاہتے ہیں،

اخبار اللواء ہندوستان میں

اللواء ان اخباروں سے ہے جس نے قوم و مذہب
کی بہت اچھی خدمت کی ہے اس نے بڑی شہرت اور ناموری پیدا
کی ہے، چند سالوں میں اس نے ایسی ترقی کی ہے کہ ہندوستان
کے اسلامی مجلسوں میں سب سے پہلے اسی کا نام لیا
جاتا ہے، اسی کو لوگ زیادہ پڑھتے ہیں، اس کے بحث
کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے، اسلامی باتوں میں اسے
خاص دلچسپی ہے مگر نہ معلوم کیا افتاد پڑی ہے کہ جب سے
مرحوم مصطفیٰ کامل پاشا نے انتقال کیا ہے یہ اخبار ٹھیک
طور سے ہمارے پاس نہیں پہنچتا ہے، ہم کو یہ یقین
کامل ہے کہ دفتر سے اخبار برابر روانہ ہوتا ہے اور بحری
ڈاکخانہ بمبئی پہنچتا ہے، اور وہاں سے ڈاکخانہ اودھ تک
آتا ہے، مگر ہم اودھ والے جن میں سے بعضوں کے پاس اللواء
آتا ہے کبھی تو پورے ہفتے کا اخبار یا لیتے ہیں، اور
کبھی بالکل نادر ہوتا ہے، کبھی ہفتہ کے چھپے
پر چون سے صرف ایک ہی ملتا ہے، کبھی ایسا بھی
ہوتا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینے تک نہیں
آتا ہے،

وقد نبكنا من طريق غير سمي ان الحكومة تتفق
منعها عن الدخول في الهند سر و امرت رجال البقا
سر ان لا يوصلها الى اصحابها فان كان الخبر صدقا
والخبر يصدق وليكن فعل الحكومة ان
تعلن منعها لئلا يختلط على الناس امرهم
ونستريح من عذاب الانتظار فالانتظار اشد
من انقطاع الامل

ماذا يقول المصريان

يا ايها الركاب المزجي مطيعة

سائل بنى اسد ما هذه الصوت

ويل للذين يتفرون ويتحدون هواهم

اسل عظامهم فتسود هم الفوضى تذهب نجمهم

وتكبو زنادهم وتطيش سهامهم تحل املهم

بواذ غير ذي ذرع فتصير خائبة

خاسرة

هذه النهضة الاضية التي نهض بها

الشرق من سنوات ما عادت ملكا من الشرق

الاوايقظت اهله من سباتهم فانتبهوا

وقاموا وسعوا

ومصر التي هي من اقدم البلاد مدنية وحضارة

وان فقدت الان مكافئها من الفضل ولكن

ہمیں پرائیوٹ طور سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہکا ہنڈسٹان
میں آنا پسند نہیں کرتی اور ڈاکخانہ والوں کو پوشیدہ طور سے
کہہ رہا ہے کہ یہ اجار خریداروں کے پاس نہ پہنچا کرے اگر واقعی
یہی بات ہے تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس بات کا اعلان کرے
تاکہ لوگ دھوکے میں نہ پڑیں اور ہمیں بھی انتظار
کے عذاب سے نجات ملے کیونکہ امید کے منقطع
ہو جانے سے انتظار کی بلا بہت سخت ہے

مصری کیا کہتے ہیں ؟

اس سوار! جو اپنی سواری کو دوڑائے ہو لیے جاتا ہے

بنی اسد سے دریافت کر کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے

جو لوگ قوم میں تفریق پیدا کرتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے

غلام بن جاتے ہیں انکو اخیر میں بہت سی خرابیوں سے

سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکی وجہ انکی عزت جاتی رہتی ہے اپنی

مراد میں ناکامیاب رہتے ہیں انکا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتا

انکی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں -

اس اخیر بیداری کے دور میں جہین مشرق بیدار ہوا ہے

چند برسوں کے برابر دیکھا جا رہا ہے کہ مشرق کے تمام بادشاہ اپنی

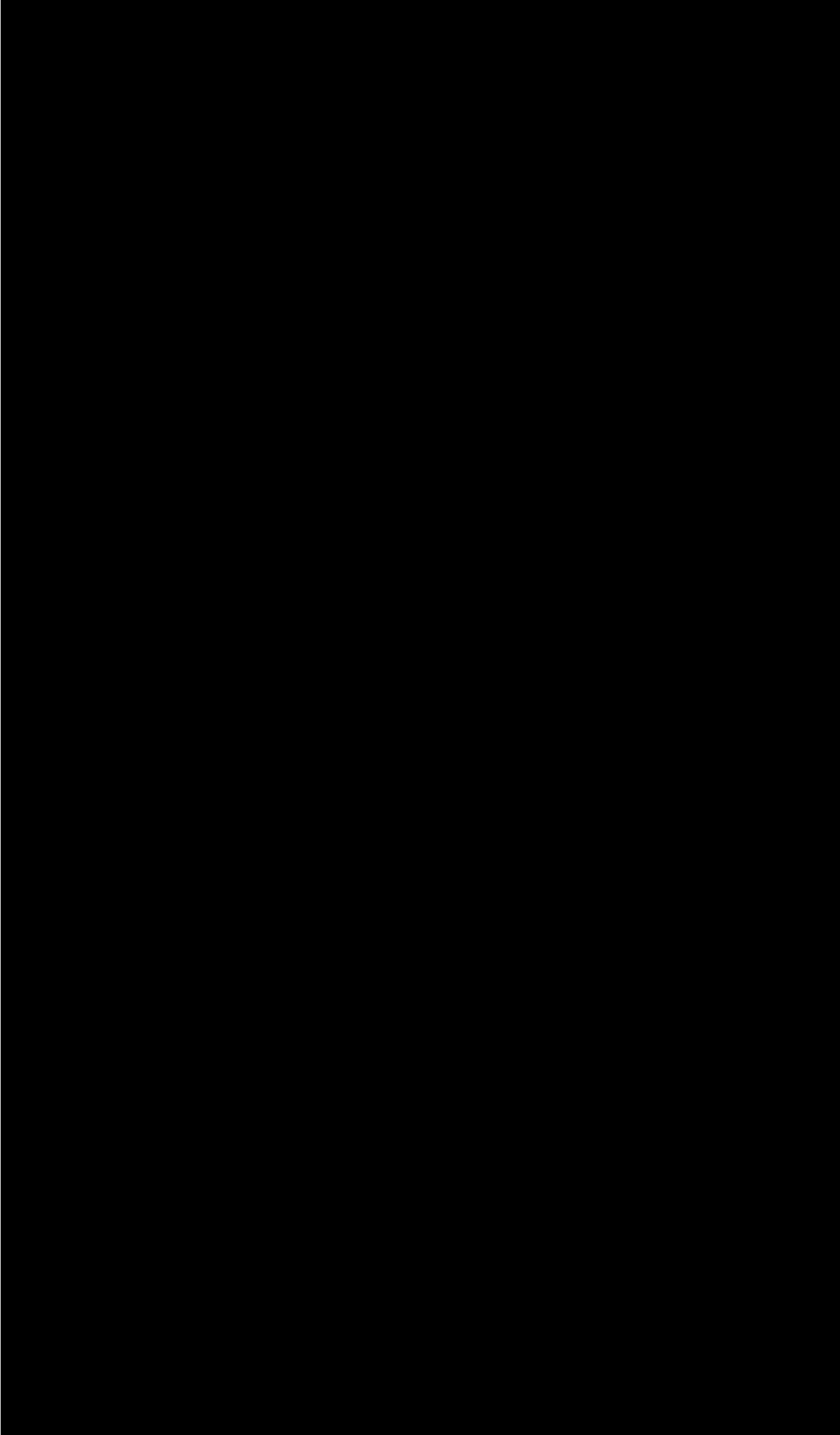
سے بیدار ہو کر اپنی رعایا کو بیدار کر رہے ہیں اور وہ سب

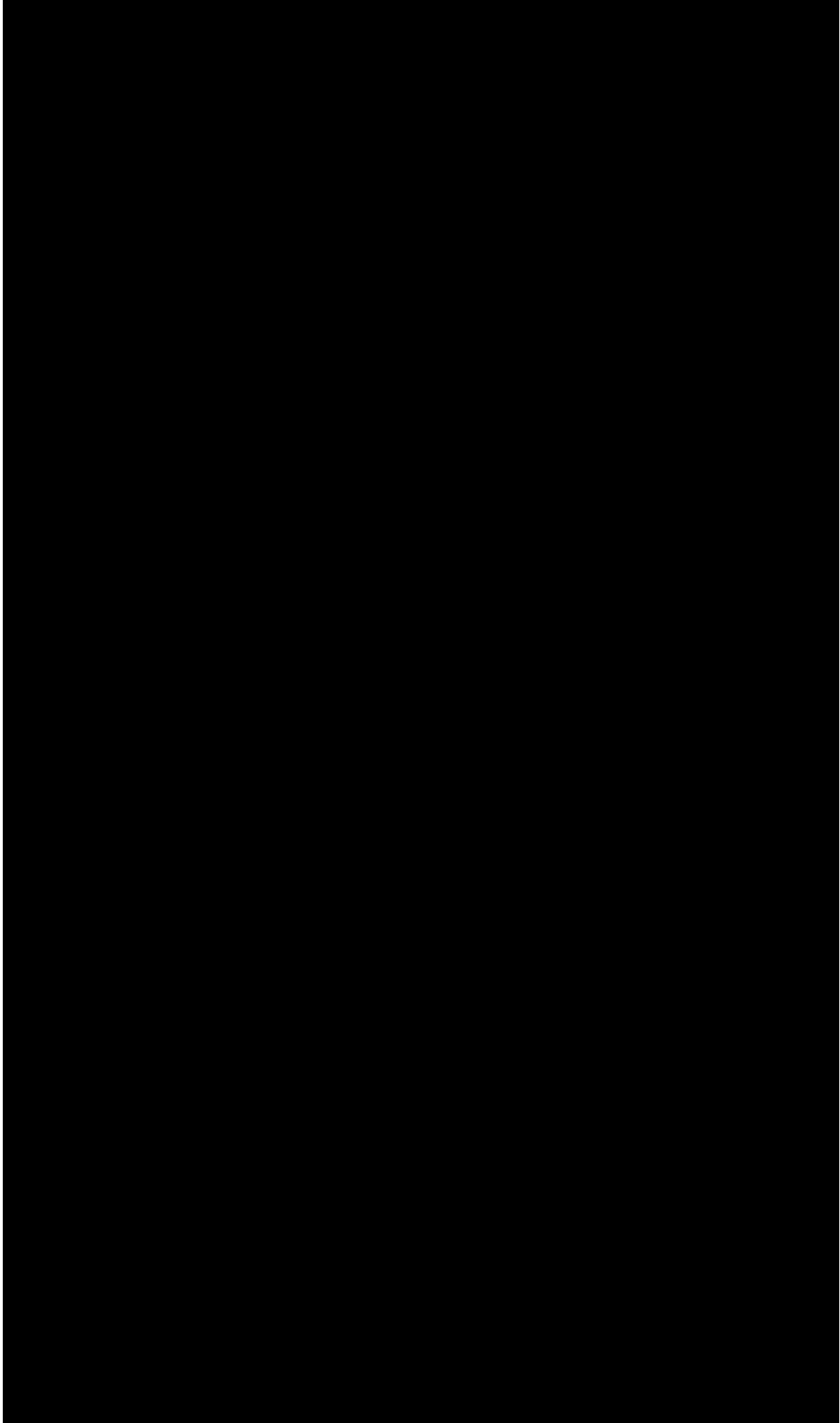
بیدار ہو کر اپنی اپنی ترقی کے دھن میں لگے ہوئے ہیں

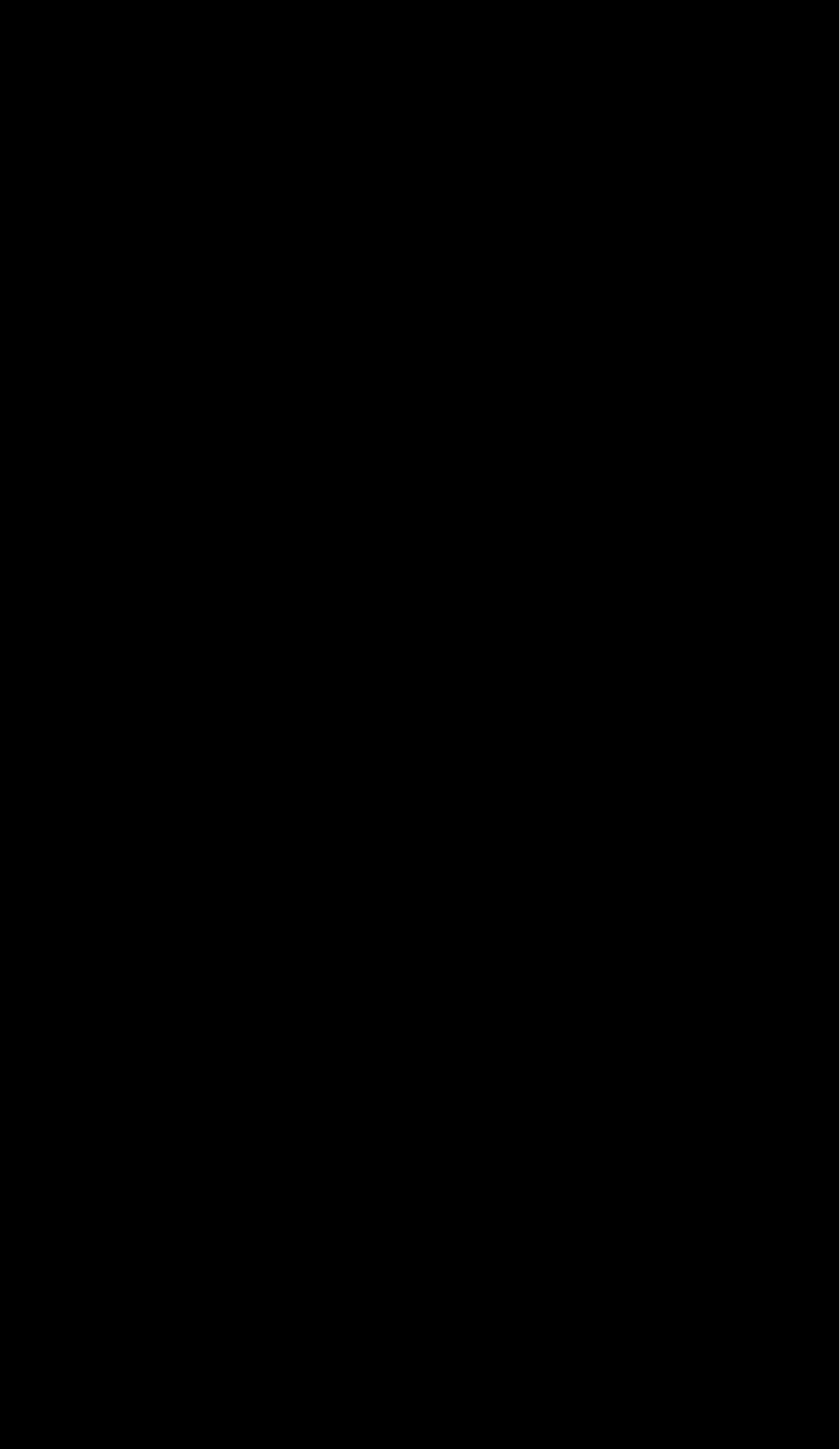
گو مصر جو کسی وقت تمدن اور ثروت میں سب سے

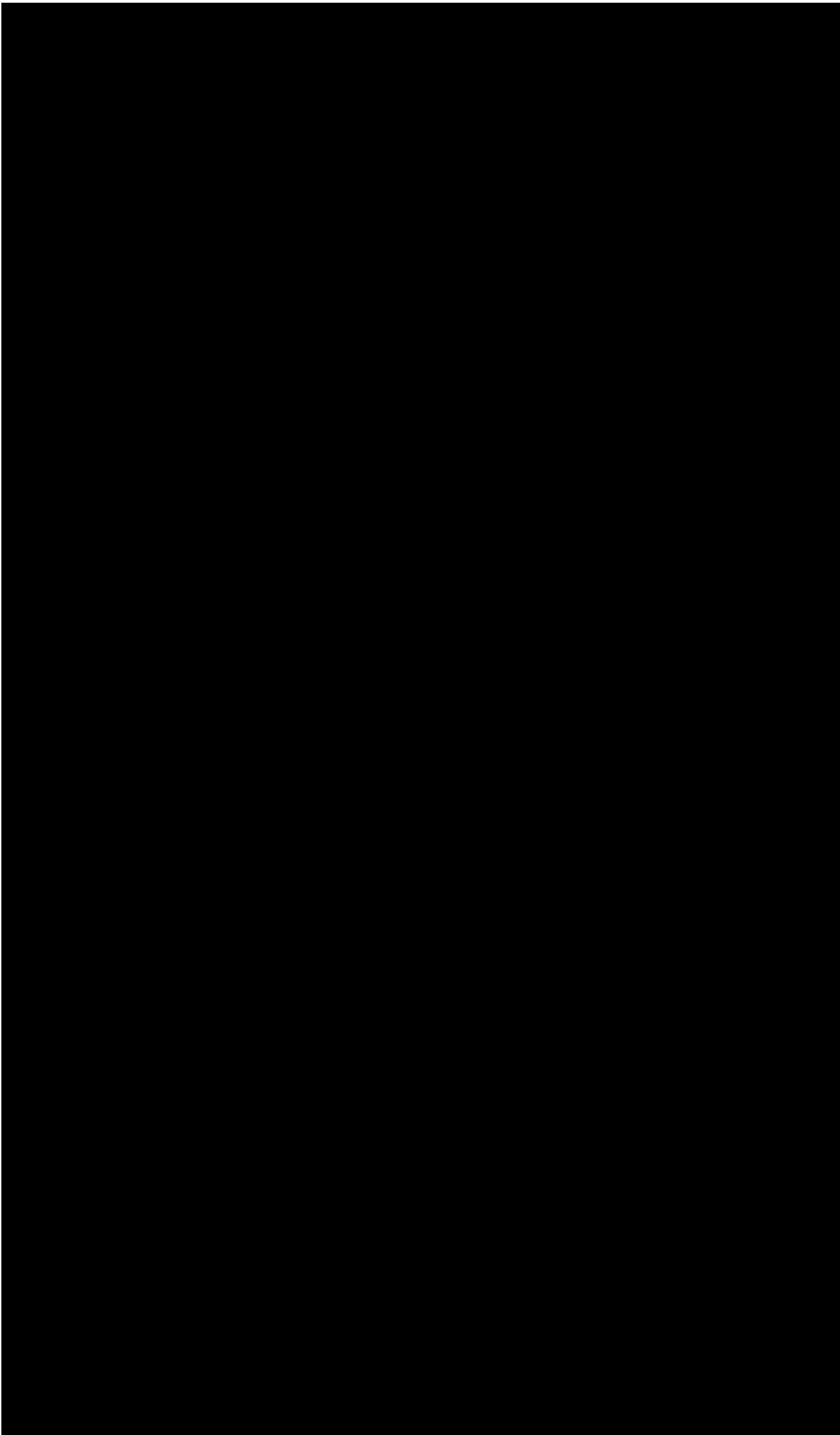
آگے تھا اس وقت پست حالت میں پڑا ہوا ہے مگر

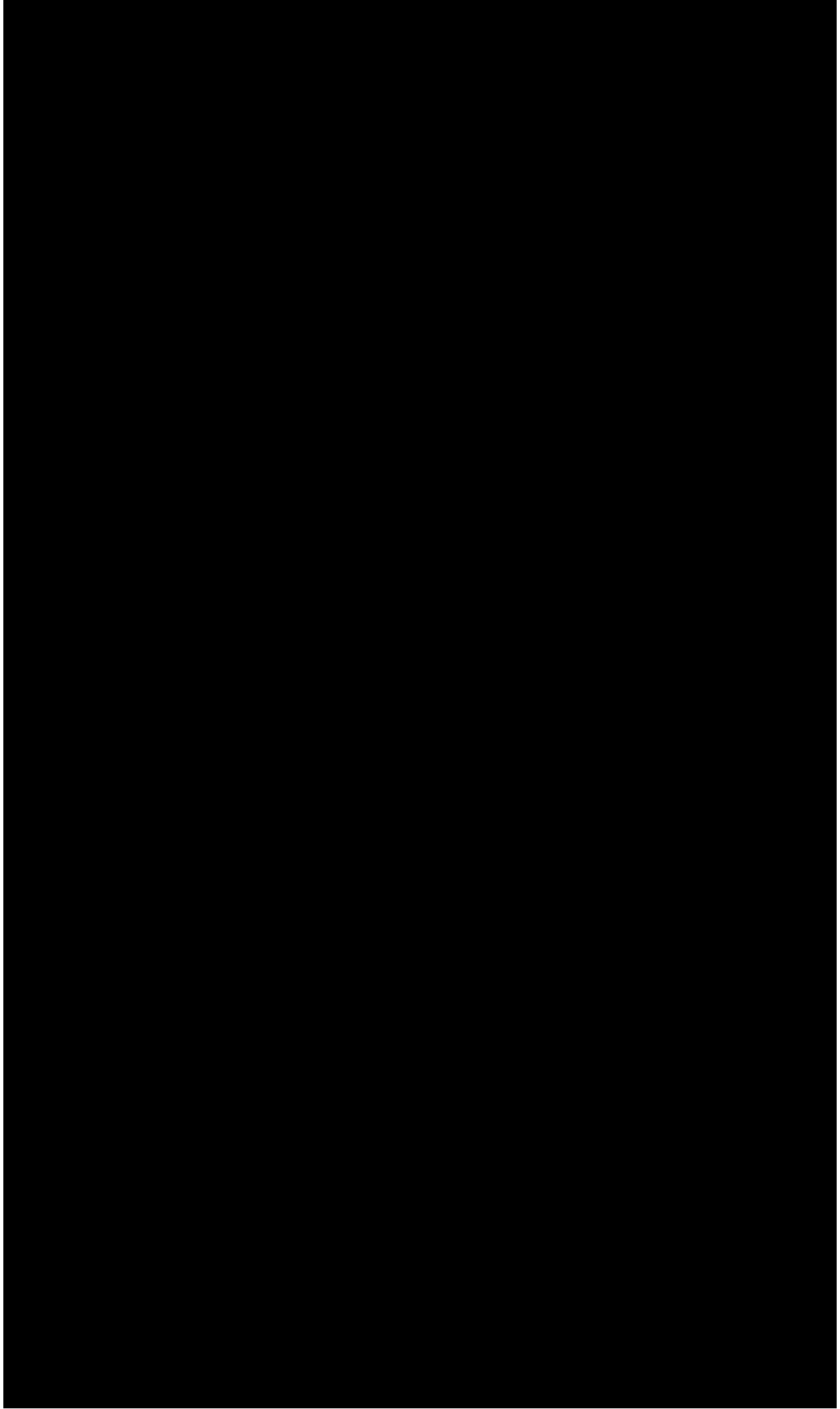
<p>ہمیں امید ہو کر آئندہ دنیا کو اپنے علم و فضل سے روشن کر دیگا، اور مسلمانوں کا ہاتھ بٹائیگا، جسکی وجہ سے چند دنوں میں مسلمانوں کی امیدوں کا کعبہ بن جائیگا۔ مرحوم مصطفیٰ کامل با شانے سیاسی امور کی طرقت اپنی توجہ نہایت زیادہ کر کے</p>	<p>نحن ننظر لها مستقبلا حميدا ابصر انظار العالم ويكون لها شان ياخذ به المسلمين حتى تصبح مصر بعد ايام قلائك كعبة امان المسلمين قام فيها مصطفیٰ کامل باعباء السياسة واهتماما كبيرا</p>
--	--

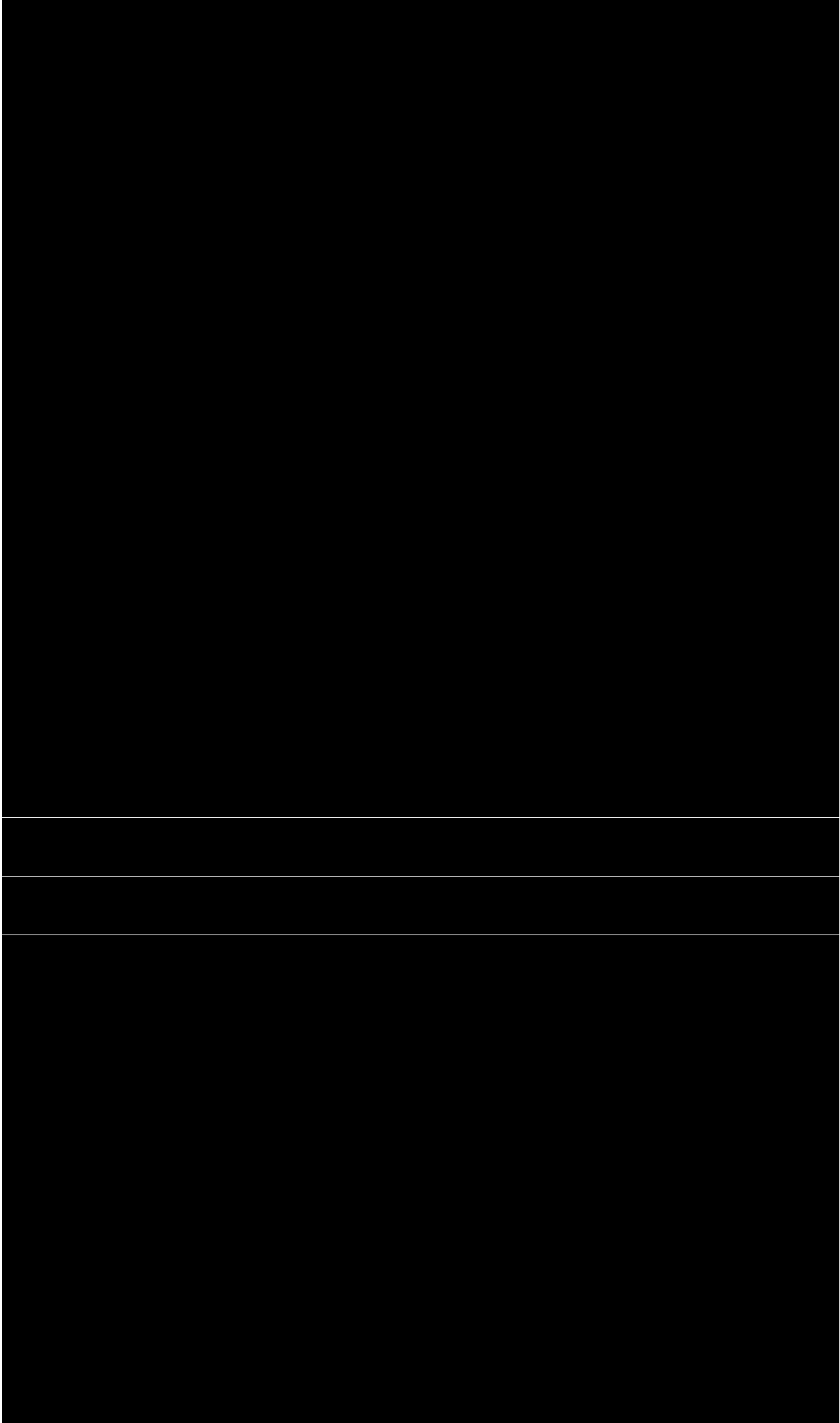


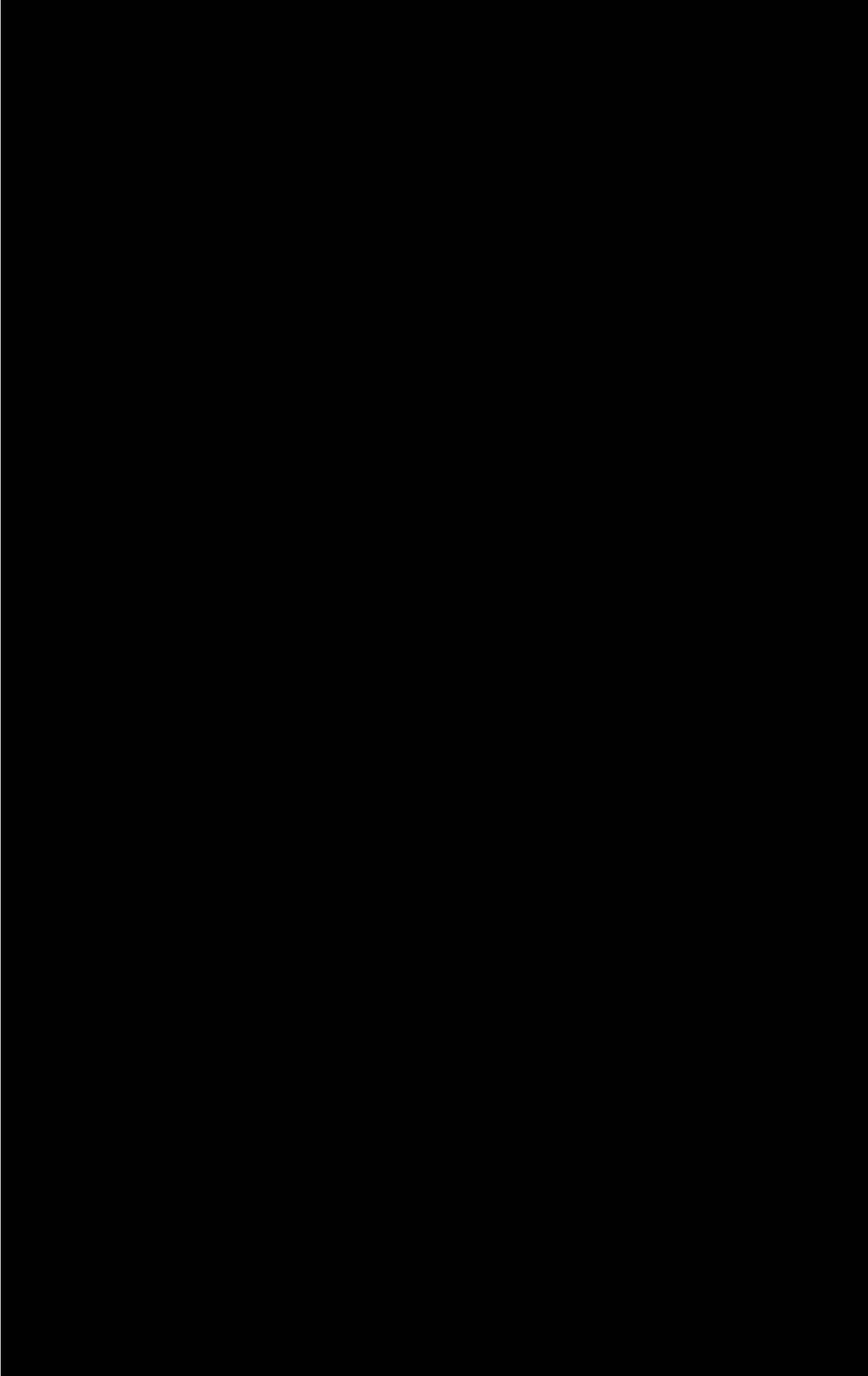












سقی قومی بنی محمد واسقی میرا والقبائل من ہلال

بنی محمد نے میری قوم کو پانی پلایا اور میں میرا ور ہلال کے قبائل کو پانی پلاتا ہوں

بنو محمد کے نام عامر بن ربیعہ، کلام بن ربیعہ، اور کعب بن ربیعہ ہیں، عامر بن ربیعہ کی اولاد سے عمرو بن عامر، الضحیٰ کا شہسوار ہے جسکی نسل سے خدائش بن زہیر شاعر ہوا ہے۔ بنو البکاب عامر بھی اسیکی اولاد ہیں۔ خرقار دذی الرمتہ، کی بیوی بنی البکاب کے گھرانے کی لڑکی تھی،

کلاب بن ربیعہ کسی قدر بے عقل شخص تھا، اُسکے فرزند حسب ذیل ہیں، جعفر معاویہ، ربیعہ ابوبکر، عمرو، الوحید، رؤاس، الاضبط، اور عبد اللہ بنی رؤاس کی نسل سے، وکیع، محدث ہیں اور بنی الوحید کی نسل سے، ام البنین، جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور عباس، جعفر، اور عبد اللہ، یہ تینوں صاحبزادے انھیں کے بطن سے تھے۔ معاویہ بن کلاب کی نسل سے، الضباب، ہیں یعنی حل حیل، اور ضب، معاویہ کے بیٹے۔ عمرو بن کلاب کی نسل بہت کثیر چراغین سے ایک قوم، بنو دودان، کہلاتی ہے، یزید بن لصعق عمرو ہی کی نسل سے ہے۔ جعفر بن کلاب کے فرزند، الاوص، خالد، مالک، اور عتبہ ہیں۔ احوص کی کنیت، اباشیرج تھی اور

وہ، دیوم جیلہ کے دن بنی عامر کا سردار تھا۔ اُسکی اولاد سے علقمہ بن غلاشہ ہے جسنے دہرم بن قطبۃ الفزاری کے پاس عامر بن لطفیل کی منافرت کی تھی۔ خالد بن جعفر وہی شخص ہے جسکو زہیر بن جذیمۃ العسبی نے قتل کیا تھا اور اُسکو حرث بن ظالم المری نے قتل کیا۔ مالک بن جعفر کے بیٹے عامر لطفیل ربیعہ، عبیدہ، اور معاویہ، ہیں جسکی ماں، ام البنین، تھی۔ لبید شاعر کا قول ہے۔ نحن بنو ام البنین الاربعہ، اُسنے، الاربعہ، کو قافیہ کے لیے رکھا ورنہ دراصل وہ لوگ پانچ ہیں۔ معاویہ حکیموں کا سردار تھا، ربیعہ لبید شاعر کا باپ ہے، طفیل وہ ابو عامر بن لطفیل ہے۔ ابوبکر بن کلاب کی اولاد، قرطات، کہلاتی ہے جسکے تم قرط، قرطی، اور مقروط، ہیں، ضحاک بن سفیان اسی قبیلہ کا شخص ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے بنی سلیم پر عامل مقرر فرمایا تھا، مخلق بن حنتم بھی اسی کنسہ کا ایک فرد ہے جسکے بارہ میں ایک شاعر کہتا ہے۔ دو بات علی انار اللہی و لمخلق، کلاب کا بیان ختم ہوا۔

کعب بن یحییٰ کے بیٹے عقیل، قشیر، الجرشیش، جعدہ، عبداللہ، اور حلیب، ہیں، عبداللہ بن کعب کی نسل میں بنو عجلان ابن مقبل شاعر کا خاندان ہے۔ جعدہ بن کعب کی نسل سے بالغہ جدی ہے۔ حریش بن کعب کی نسل میں مطرف بن عبداللہ بن اشیر، زرارہ بن اونی، اور عبداللہ بن سبرۃ اشیری ہیں آخر الذکر کا ہاتھ اطریانوس رومی نے کاٹ ڈالا تھا۔ قشیر بن کعب کی نسل میں غطفان، غطفان بن مالک، والرفیہ اور بنو ضمہ بھی جنگی کثیر تعداد شہر بصرہ میں سکونت رکھتی ہے۔ اسی نسل سے بنو عقیل بن کعب کی اولاد میں، "خفاجہ" کا قبیلہ ہے جس میں اشراف ہیں اور حلیف لوگ بھی، ایل یعنی لیلیٰ اخیلیہ، کا جد اعلیٰ اسی کنبہ کا شخص ہے اور اس کا شوہر، توتہ بن الحمیر بھی،

ثقیف۔ منبہ بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان کا بیٹا قسی تھا جو ثقیف ہے۔ ثقیف، دبی رغال، کا قاتل ہے جو نہایت راست باز آدمی تھا اتفاقاً ایک دن ثقیف اس کی طرف گیا اور اسے قتل کر ڈالا لہذا اس کی بابت کہا گیا کہ "قسا علیہ"۔ یعنی ظلم کیا اسپر اور بیرحمی کی۔ اسی وجہ سے ثقیف کا نام "قس" پڑ گیا، چنانچہ ان کے شاعر نے کہا ہے۔

نخن، قسے قسنا ابونا ہم لوگ شگ دل میں دران بیرحمی کا تخم ہا رہا ہے براتھا
ثقیف کے دو بیٹے چشم، اور عوف، اور ایک لڑکی، مسک، نامی تھی جس کے ساتھ، قاسط، نے شادی کی اور اس کے بطن سے، "وائل" بکر بن وائل کا باپ پیدا ہوا، چشم کا بیٹا، جلیط تھا اور جلیط کے دو فرزند، مالک، اور غاضرہ تھے، عوف کی نسل احلاف کھلائی کیونکہ ان لوگوں نے بنی مالک کے مقابلہ میں تحالف، کر لیا تھا، غاضرہ، بھی احلاف کے ساتھ ہو گیا اس وجہ سے بنی ثقیف کے دو فرزند ہو گئے، ایک بنو مالک، دوسرا احلاف، بنی مالک کی نسل سے سائب بن الاقرع، اور حرث بن مالک ہیں جنکو "اثرون" کہتے ہیں۔ اور احلاف کے گھرانے میں، مختار بن ابی عبدہ حجاج بن یوسف، امیہ بن ابی اہصلت، ابوحنن شاعر، حرث بن کلدہ، معتب، عتاب، اور ابو عتبہ یہ سب لوگ ہیں۔ یہ ربیعہ کا خاندان ہے۔

ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے بیٹے حسب ذیل تھے، اسد بن ربیعہ، صبیعہ بن ربیعہ

اور اکلب بن ربیعہ، اکلب بن ربیعہ کی اولاد خثعم بن شامل ہے، اس بن مدرک بخشی، سلیم بن السکلة کا قاتل اسی کنبہ میں ہے اور اُنکے قبیلے اور بن کننہ بن جوسب کے سب خثعم کی جانب منسوب ہوتے ہیں، ضبیہ بن ربیعہ کے اولاد میں تین بیٹے احس، حرث، اور قلاوہ ہیں۔ احس کی نسل میں ایک جماعت سیب بن عاص، شاعر کے گھرانے کی بہتہ اور دفن، التمس شاعر کا گھرانہ، اور حرث بن عبد اللہ بن فہم کا جو زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ضبیہ کا سردار تھا۔ اور ابو الکلیہ کا کنبہ ہے جنکی تعداد اور دلیزی مشہور ہے۔ نو شخمہ بھی اسی نسل سے ہیں۔ اسد بن ربیعہ کی اولاد میں جدیلہ بن اسد، جکی مان، رابادہ، تہی، غزہ بن اسد، اور عمیرہ بن اسد ہیں، آخر الذکر دونوں لڑکوں کی مان، دربرہ، قیس عیلان کی بیٹی تھی۔ عمیرہ بن اسد کی اولاد، عبد العیسٰی بن شامل ہے، اُسکے بیٹے مبشر، منصور، اور مالک، نامی تھے غزہ بن اسد کا اصلی نام عامر تھا لیکن چونکہ اُس نے مقام غزہ میں ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا اسلئے اس نام سے نامزد ہو گیا، ایک قول ہے کہ غزہ اسد بن خزیمہ کا بیٹا ہے۔ اُسکے بیٹوں کے نام مذکر بن غزہ، اور یقدم بن غزہ ہیں۔ جدیلہ بن اسد کے بیٹے کا نام عیسیٰ اور عیسیٰ کا فرزند قیسی ہے جسکے فرزند ہنب بن قیسی، اور عبد القیس بن قیسی ہیں۔

عبد القیس بن اقصى کے بیٹے حسب ذیل ہیں: اللہو، جیکی مان، ہند بنت تیمم بن مرثد، اسکے مان جائے بھائیوں کے نام تھے، تغلب، بکر، اور اقصى بن عبد القیس اللہو کی نسل، مصل اور قوج میں کثرت ہیں، اقصى بن عبد القیس کے دو بیٹے، شن، اور، لکیر، نامی تھے۔ شن کا بیٹا مدیل بن شن تھا اور مدیل کے فرزندوں کے نام سعد، جذیمہ، عامر، اور صیب ہیں، نو بہتہ بن جذیمہ بھی اسی نسل سے ہیں، یہ جذیمہ مدیل بن شن کا بیٹا ہے۔ لکیر کے بیٹے نکرہ، صباح، اور ودیعت نامی تھے، نو نکرہ، جذیمہ کے حلیف ہیں اور مدنبہ بن نکرہ بھی انھیں میں سے ہیں یہ لوگ بحرین کے باشندے تھے اور نسل کا شمار اور خاندانی شرف بھی انھیں کے حصہ میں آیا تھا، مشقب العبدی شاعر، المرق شاعر اور الفضل بن عمرو شاعر، قصیدہ مصنفہ کا مصنف، یہ سب اسی خاندان سے ہیں۔ عمان اور یمن میں بھی اس خاندان کے بہت سے لوگ آباد ہیں۔ ودیعہ کے بیٹے عمرو بن ودیعہ، دھن بن ودیعہ، اور غنم

ابن وولیعہ بن۔ وہ بن وولیعہ وائلہ کہلاتے ہیں جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوئے۔ غنم بن وولیعہ کے بیٹے عمرو بن غنم اور عوف بن غنم ہیں۔ عمرو بن وولیعہ کی نسل سے انار، عجل، محارب، الدیل، العوق، اور امرؤ القیس، ہیں۔ وائل کی اولاد میں عمان کے باشندے ہیں جن میں سے درہو صوحان، اور مصقل بن رقیۃ الخطیب بھی ہیں، اور انھیں کی نسل سے، مغدل بن عیلان کی اولاد شہر بصرہ میں سکونت پذیر ہوئی۔ العوق کی فریت، العوقہ، عمان کے پہنے والے اور تھوٹے سے لوگ ہیں، انار کی نسل میں عصر، اشج العبدی کا گھرانہ، اور ظفر، صحرار العبدی کا جد اعلیٰ ہے، بنو جذیمہ بھی انار ہی کی نسل سے ہیں اور جوہر جسے "ہبرہ" کی دو چادرین قیمت میں دیکر، قسوس کو خرید کیا تھا بنو جذیمہ میں سے ہے۔ محارب بن عمرو کے دو بیٹے حطمہ، اور ظفر ہیں۔ ہنب بن قضی کے دو فرزند، قاسط بن ہنب، عمرو بن ہنب، اور جندب بن ہنب، ہیں۔ عمرو کی اولاد میں سے عقیب بن عمرو کی نسل بنی شیبان میں ملی ہوئی ہے، اور عقیب کے اولاد کی ایک کثیر تعداد شہر بصرہ میں بھی آباد ہے۔ جندب کی اولاد بھی بنی شیبان میں ہے۔ قاسط بن ہنب کی اولاد میں عمرو بن قاسط، نمر بن قاسط، اور وائل بن قاسط تین بیٹے ہیں جنکی ماں "مسک" ثقیف کی بیٹی تھی۔ عمرو بن قاسط کی نسل سے "غفیلہ" کا کنبہ ہے جنکی ایک تعداد بنی تغلب کے ساتھ البحرہ میں سکونت رکھتی ہے۔ نمر بن قاسط کی اولاد، تیم الد، اوسس الد، اور عائد الد تین بیٹے ہیں، انکی ماں "ہند" تیم بن مر کی بیٹی تھی، اور انکے ماں جانے بھائی، بکر، تغلب تھے، اور اللب بن عبد القیس بھی انکا ماں جایا بھائی تھا۔ تیم الد کے بیٹے، خزرج، اور حرث، تھے، خزرج کا بیٹا سعد، اور سعد کا فرزند عامر بن سعد الضحیان تھا، اُسکا نام "ضحیان" ایسے مشہور ہوا کہ وہ دوپہر کے وقت اجلاس کر کے اپنی قوم کے نزاعات کو فیصلہ کیا کرتا تھا، اور اسکو اموال غنیمت کا ایک چہارم حصہ ملا کرتا تھا۔ عامر کا فرزند ربیعہ تھا، اور ربیعہ کی اولاد سے ہلال بن ربیعہ بن زید مناة بن عامر کی نسل میں ابو حوط الخطائر، تھا، اُسکا نام "خطائر" ایسے رکھ دیا گیا تھا کہ "سند بن امرؤ القیس نے جنگ بکرہ کے قیدیوں کو ایک گٹھڑ میں جمع کر کے انھیں زندہ جلانے کا قصد کیا تھا لیکن ابو حوط نے کہ سنکر ان لوگوں کو نجات دلا دی اور اُسکا نام کعب بن انہیں سے کعب الحرث، اور انھیں بن

الیس النمری، اور ابن الصلتہ ہیں۔ اور قریہ "حوصلہ" کو کہتے ہیں۔ وائل بن قاسط کی نسل میں
 بکر بن وائل اور تغلب بن وائل، اور غز بن وائل تین لڑکے تھے جنکی ماں ہند بنت تمیم بن مرثع
 غز بن وائل کی نسل سے "داراشمہ" اور رفیدہ ہیں۔ اور اراشمہ کے نسل سے اشجع، اور عضاضہ
 تغلب بن وائل کے فرزند غنم، اوس، اور عمران، تھے۔ غنم بن تغلب کے گھرانے سے معاویہ بن عمرو
 بن غنم ہیں جنکے بارہ مین اخطل شاعر نے کہا ہے۔

اذ اخلت معاویہ بن عمرو علی الاطوار خفت الکلابا

اور داراتم، یعنی حشم، مالک، عمرو، تغلبہ، حرث، اور معاویہ، بکر بن حبیب بن عمرو کے بیٹے بھی
 انھیں مین سے ہیں۔ عکب، بنی تغلب کے سلسلہ میں ہر جنین سے بنو عدی بن اسامہ ہیں
 اور بنو کنانہ بھی انھیں کے سلسلہ میں ہیں جنکو "قریش" والے تغلب کہا کرتے تھے حالانکہ وہ عکب
 کی اولاد ہیں۔ حشم بن بکر اسی نسل سے ہے جسکی ذریت مین بنی احمرث بن زہیر، کلیب بن ربیعہ کا گھرانہ
 ہے، کلیب کے بارہ مین یہ ضرب لٹل ہے (داعز من کلیب وائل) یعنی کلیب وائل سے زیادہ صاحب
 عزت، اسی کلیب کا بھائی "مہمل" تھا جسے چالیس سال تک بکر اور تغلب کے گھرانوں کے
 مابین آتش جنگ مشتعل رکھی۔ بنو عتاب جنین سے عمرو بن کلثوم ہے بنی زہیر کی نسل سے ہیں۔ اور
 اخطل شاعر کا جدا علی "دقدو کس" بنی حشم سے تعلق رکھتا ہے۔

بکر بن وائل۔ بکر بن وائل کے بیٹے علی، لشکر اور بدن تھے جنکی ماں تمیم بن مرثع کی
 بیٹی "ہند" ہے اور وہ "ام القبائل" کہلاتی ہے۔ لشکر کی اولاد، کعب بن لشکر، کنانہ بن لشکر، اور حرب
 بن لشکر تین بیٹے ہیں۔ شمار نسل اور خاندانی شرف کعب کی ذریت کا حصہ ہوا، جسکی اولاد حسب ذیل
 حبیب، اور عتیک، جنکی نسل سے بنو غنم بن حبیب، تغلبہ، حشم، اور عدی بن حشم ہیں۔ لشکر کا
 کنبہ مین تک ختم ہو جاتا ہے۔ علی بن بکر بن وائل کا بیٹا ہے صعب، جسکے فرزند نجیم، حکایہ، اور مالک
 تین تھے مالک بن صعب کی نسل سے "بنو زمان" ہیں، جنین سے "الفتک الزمانی" تھا، اور
 انکا شمار بنی حنیفہ میں ہوتا ہے۔ نجیم بن صعب کے بیٹے عجل بن نجیم، اور حنیفہ بن نجیم تھے، اور دو اولاد

بھائی جنگی نسل نہیں چلی۔ عجل کی اولاد، ربیعہ، ضبیعہ، سعد، اور کعب، بن، کعب و ضبیعہ کی تعداد بہت کم ہے۔ ربیعہ کی نسل سے ابو النجم الرّاجز، اور عدیل بن الفرج شاعر تھے، مشہور احمق عورت، "دو نہ" بھی اسی کنبہ کی بیٹی تھی جو جندب بن العنبر کے حوالہ نکاح میں آئی اور اُس کے لطن سے عدی بن جندب متولد ہوا۔ سعد بن عجل کے نسل کا شمار کئی بیٹوں کی ذریت میں ہوتا ہے جن میں سے "غلب الرّاجز، اور ذرات بن حیان" ہیں۔ آخر الذکر کو کچھ دنوں صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاصل ہوئی "الود" جو سرحد اصفہان میں نازل ہوا تھا وہ بھی اسی کنبہ سے ہے۔ عجل کی اولاد تمام ہوئی۔

حنیفہ بن حکیم کے فرزند۔ الدول بن حنیفہ، عدی بن حنیفہ، عامر بن حنیفہ، اور عبد منہ بن حنیفہ تھے، عبد منہ کی ذریت بہت کم ہے۔ عدی بن حنیفہ کے گھرانے میں "سلیلۃ الکذاب" "معی نبوت" گزرا ہے۔ الدول کی نسل سے بنو عقیان، "بن، ابو ذہ بن علی الحنفی" صاحب تاج اسی گھرانے میں تھا حنیفہ کی اولاد کا ذکر ختم ہوا۔

عکایہ بن صعب کے دو بیٹے قیس، اور ثعلبہ تھے، قیس بن عکایہ بہت کم تعداد رکھتا ہے اور امیکا شمار "بنی ذہل" میں ہوتا ہے۔ مگر ثعلبہ بن عکایہ "الحصن" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے جسکے بارہ میں "داعشی شاعر کہتا ہے:

فما ضربا اذ خالطت فبے یوتهم بنی الحصن ما کان اختلافا القبائل

اگر "ذہل" کے گھرانوں میں بنی الحصن "بھی ٹپک گئے تو اس کچھ نقصان نہیں ہوا اور قبائل میں اختلاف نہیں ہوا

ثعلبہ کے فرزند حسب ذیل تھے۔ ذیل بن ثعلبہ، شیبان بن ثعلبہ، قیس، تیم اللہ، اُتیبہ اور ضنہ، بن والون سے مل گیا اسیلے اُس کا شمار بنی عذرہ میں ہوتا ہے۔ اُتیبہ بنی شیبان کے ذمہ میں ہے، تیم اللہ بن ثعلبہ کی نسل، اللہازم، کے نام سے موسوم ہے اور وہ لوگ بنی عجل کے حلیف ہیں تیم اللہ کے بیٹے مالک، حرث، عامر، بلال، ذہل، زمان، اور حاطمہ ہیں، ان لوگوں کو احلاف کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے لیکن اس سے، مالک، حرث، اور عامر کے گھرانے مستثنیٰ ہیں اول الذکر کے احلاف سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آخر الذکر میں گھرانوں کے باہم قابل

محافت کر لی تھی اقیس بن ثعلبہ کے بیٹے ضبیعہ، تیم، اور سحر، تھے نسل کا شمار ضبیعہ ہی کے گھرانے میں ہے، اعشیٰ شاعر، میمون بن قیس، اور ربیعہ الحجدری جو "تحت لاق اللم" کے دن مکہ میں وائل کے گھرانے کا شہسوار تھا یہ سب لوگ اسی نسل سے ہیں اور مرثیہ بن عباد، حرث بن عباد اور جریر بن عباد جسکی جانب "جریری" محدث منسوب ہے یہ بھی بنو ضبیعہ سے سلسلہ نسب رکھتے ہیں۔ تیم بن قیس اور سعد بن قیس، یہ دونوں "خرقان" کے جہاتے ہیں۔

ذہل بن ثعلبہ بن عکایہ کے بیٹے شیبان، اور عامر تھے۔ عامر کی نسل، وحم کملاتی ہے شیبان کا ایک بیٹا، سدوس تھا جسکی نسل میں خاندان کا شمار چلتا ہے، اور باقی اولاد بن حسب ذیل تھیں، عمرو، مازن، علیار، مالک، عامر اور زید مناة۔ علیار بن شیبان کی اولاد بہت کم ہے عمرو بن شیبان کی نسل سے "تقعاع بن شور" ہے جسکے بارہ میں ایک شاعر کا قول ہے۔

و کنت جلیس تقعاع بن شور ولایستی تعجب شعاع جلیس

میں تقعاع بن شور کا ہم نشین تھا جس کا کوئی ہم صحبت کبخت نہیں ہوتا

غفل بن حنظلہ، مشہور نسب دان اسی خاندان سے ہے۔ سدوس بن شیبان "روایۃ اکمل المزار" کی وجہ سے مشہور ہے، اُس کے دس لڑکے تھے جن میں ایک لڑکے "دحارث بن سدوس" کے اکیس بیٹے تھے، شاعر کہتا ہے۔

فلو شار ربی کان ایرا بیکم طویلاً کا یرا طارث بن سدوس

شیبان بن ثعلبہ بن عکایہ بن مصعب کی اولاد، ذہل، تیم، ثعلبہ، اور عوف ہیں، عوف کی نسل نہیں چلی۔ ثعلبہ کی نسل سے مصقلہ بن ہیرۃ الشیبانی ہے۔ تیم بن شیبان کی نسل میں سخاوت اور سرداری تھی۔ الاصمغان بنی تیم ہی میں سے ہے۔ جاہلیت میں میوم الاصمعیین، مشہور ہے ذہل بن شیبان کا فرزند مرثیہ بن ذہل ہے جسکے نسل میں گھرانے کا شمار اور خاندانی شرف رہا۔

اور ذہل کے باقی فرزند حسب ذیل ہیں، ربیعہ بن ذہل، حرث، اور محلم، جسکی ماں رقاش تھیں، عبد غنم، عوف، صبح، اور شیبان (جسکی ماں "والورثہ" بنی لشکر کی لڑکی تھی اور یہ لوگ

نسل خاندان تیم۔ عربیہ ایک مشہور اور اعلیٰ کا نام ہے ۱۱

ذقت الغرام وما الغرام ببديعة
 رفقا بساجعة مقيمة ومن
 يا ساليا قصد الهوى متصنعا
 ما انت للعشق المقدس قابلا
 اسعاد زمرت العاشقين تفضلا
 واجبرت نقصان الصدق بنظرة
 واذا ارتقى العشاق في امد الهوى
 صددت الغزال على لغزال بعالم
 هي ظبية من صلب اسد هذبوا
 قد اودعوا خضر الحديد دماءنا
 ازاد في سبل الغرام على الهدى

او ما تشاهد حالة السورق قاء
 هذا ان مبتليان بالبرحاء
 او انت تترجم باليد الشلاء
 هو جوهر مهدى الى الكملاء
 كيف اطلعت على جوى الغرباء
 ما احسن الحسن من المحسناء
 تقهر الجاذر في حبال ولاء
 هذا وحق العشاق أى عدااء
 اخلا قهر بامانة الاحياء
 فكانه ورق من الحناء
 هو قابس عن جذوة الكبراء

وقال متغزلا

واشفأ يوم وردت الفلا
 تخطر فيهن يمانية
 قاتلة سفك دمي عندها
 باسمه قبلة يا قوتها
 غانية قاتلة اوقعت
 شيبني حب فتاة نأت
 رب ظباء نظرت مقلتي
 لم ارفهن كخديتة
 ارقب ان تذكرني مرة

قد فتكت بي ظبيات النقا
 جاعلة القلب طعين القنا
 اسهل من صب اناء الطلا
 تطفئ والله لهيب الجوى
 مخلصها في ورطات النوى
 فاشتعل الراس كشمع الدجى
 هن مرجحات قلوب الورى
 لذله قتل اسود الشرى
 قبل نزولي بمضيض لثرى

الحمامة التي اوفتها
 يكون الرماة
 مع البرحاء
 الشدة
 ربيع اى ربيع
 بيتي
 العالم
 العدااء المودة
 بين الضدين
 قهر اعداءها
 ارقب الاشياء

تخطوا واحد
 القتل البادية
 الجحش في قتل او
 الجحش في قتل او

ظننى ان ترحم في ساعة
 هل لك يا مالكى حاصل
 فيم تزيقين دمي جفوة
 ليس من الهمة ان تحرمي
 عاقلة انت فلا تطردى
 قلبي لا يسكت عن نوحه
 لم يرو الله على حالة
 فتش عن حالته سائل
 قال لقد كدره طارق
 كل مرام لك مستصعب
 اقسام بالله لكل امرئ
 شمت باعلى اضم بارقا
 بت بصحرا عراعى بها
 امل ان يهدى نور الى
 حكمة انزاد يمانية
 صل على الخاتم يا ربنا

وقال متغزلا

الام صباحا نسيم الصبا
 فتحت كمام النقاب كوة
 امية بالبحر مشهورة
 تغني بغصن الغضا صادح
 لقد جعنتي من جناب الحملى
 لك الخيرات البوعذر هـ
 فكيف تناولت منها الشذا
 واورى بقلبي زناد الغضا

[illegible]

تكدس رثاً جدياً ابثوحاته
فهل يرتئى المعتنى لعلها
مهاة ابوها اخو عنيرة
فيا حسرة تلك مخفوفة
ارقت دمي من اراقت دمي
لقد يترجح التي وفقت
اسلمى اتيتك مستنجدا
قتلت وجئت الى مرقدي
يدي من يد الدهر معدة
ايا ساكني يا بل ارقوا لنا
وما جرائق ان اروم اللقاء
الى الله اشكوا العذول الذي
ان اخترت دين الهوى فاستقم
الاكن قرايشا اخا لوعة
فطوبى لماء جرت عينه
لقد ذاب في الحب ا زادنا

لقد اذكر العهد عهد الصفا
وهل يظفر العبد بالمدعى
سبثنى غداة بام القرى
باسد الثرى والظبا والقنا
تخاف البرايا بيان اسمها
بذبح المحب بسوق منى
فا وقعتني في صنوف العنا
فما تبغين لبعيد الردى
فن لي بصيد ظباء المنى
والافلا تفجر وابالرقى
رضا في رضاها ولوبا لنوى
على مسلم سل سيف الاذى
اذا قال لي ساجرا المنحني
وحمحول انوار نار الهوى
واروى بها غصن بان النقا
ويرجو من الله حسن الرضا

له كتابا ما يشير
بالعبد الى اسمه
غلام على المدعى
مكنا معروف
كلمة المكونة
الموقد القبول قال
الله من بغتنا من
قدنا وبغين هضنير
بعد الله
في بابل معروف
ارقاوا من الرقى
يقال استرقبت
فراقني

وقال يمدح النبي صلى الله عليه وسلم

عطفت القنيص على جوى الورقاء
ظفرت مقيدة على اغصانها
طوبى لها هي في ظلال قفيصها
هي ظبية سلبت عقول اولي النهي

سوى لها قفصا من الطرفاء
لله جذبة معشرا لاسراء
وقفيصها في راحة الحسناء
مشهورة بعقيلة الدهناء

غثى مهاة الأبرفين عناية	جذبت فوادي ظبية الوعساء
أو تلبسين الحلى حيث تبرجت	نقص الشعور تكحل العوساء
لا تلحظ الناس الصفا لحقارة	هم عصابة في رتبة الكبراء
وانظر بمنظرة البصيرة نحوهم	تظهر عليك كبراة الصغراء
لله عهدا ذاهب عن مقلتي	ما كان الانشوة الصهباء
يا صاح طوّلت المسافة بيننا	انا في الشك أم وانت في البطء
لك قدرة فاسرع الى كرامة	بجناب احمد صاحب الاسراء
نور تها مئ توجبه ليلة	من دار مولدة الى الزوراء
قصر اصيل النور من ام القرى	ملا الجبابات المست بالاضواء
ناطور بستان الهدى في سوحه	غثى سجع السدرة الخضراء

وقال في الخمرة الالهية

يسخر معشر شمس السماء	اسخر في الدجى شمس الطلاء
يذى ظفرت على قدح الحميا	يبسط الكف في حال الدعاء
الم تر نور دعوتهم أقول	وعناية دعوت نور البقاء
معتقة اذا جلّيت تربينا	صباح العيد في وقت المساء
اخاف على السكارى ان يصلوا	صلوة الفجر في وقت العشاء
اباها من تجنب عن سناها	عمى الخفاش في سطوا الضياء
ثوت في دنّها المحروس ابهى	من العذراء في خدر الحياء
وبطتها التي كسبت سرورا	تكاد تطير في جو السماء
ارث حنية قد سخرت في	زجاج المرتبة الصفاء
تجلت ذات الوان ناربت	على الطأؤس في حسن الرواء

اهل المنطقة
كالمنطقة يقال
لها بالقادسية
عينك
الشام بالبلد
في الشام
سجع السدرة
يد جدي على
السلام
اهل الدعوة
مخدون الشمس
والقبر وغيرهما
السيارات ولهم
في تخليطها طوي
وهم منكم
مالي والشمس
لا ينبغي

ولئذ بالنار في برد الشتاء
على يده وفي يده شفائي
وفي سيماء بتحقيق الرجاء
عليه تلمذت مقل الأطباء
نجيم السراح من كبد الاناء
سواد الفقر بارقة الغناء
بماء شاعل يا للرواء
تقووا بالغذاء على الدواء
فان كيودهم خير الشواء
لكم لا اكبد الشرف النواء
سقاء الله صهباء الولاء

وان ترزاهدا اثلجا فخذها
بروح شادن يسقى الحميا
اتاني مصيحا طلق الحيا
ادار الحجام جاما ذلال
سقاني رافنة من غير سوء
افاض على عقيانا فاضلى
واروى علة الملتاح فورا
عليكم بالشواء اذا شربتم
ذروا اعداءكم في النار طرا
ايا اصحابنا هذا هنيئ
الا ان اذ عبد مستحق

وقال يمدح النبي صلى الله عليه وسلم

وافادني بشرى من الحسناء
دفع المصين عنه كل بلاء
تصغير ممرض من الادواء
من مثله في زمرة الحكماء
في حقه من واهب الالاء
سبحي من هي زينة الجرعاء
مياسة من جانب الصحاء
نشرت اريج المسك في الارجاع
ما اخضر غصن البائة الخضراء

عطوا النسيم سري من الوعاء
وازال عن دنف سقام معضلا
اعجب بمعتل صحير الراي في
ينجي مريض لحب من شرك الودي
يده مباركة وتلك عطية
لما اتى هذا الميشرق الى
ما ان اتو كلامه حتى بدت
بابي واهي ظبية اضمية
مختالة لما بدت في المنفى

فتالوا يزيد الكحل اسكارا طلا
 الزجر لريان يز هو عندها
 ان دق اسهم طرفها فلها يد
 ضيعت جواهر مهجتي في صداغها
 يا ربة الخيلاء انت كريمة
 لم يرتكب هذا الغلام خطيئة
 انت الغطينة في الحسان فبني
 انا في لقاءك من عزاجك خائف
 لا تنطقى وبمقلتيك تكلمي
 واذا غثلت الاجانب فجلسا
 ولعينك الفصلى بيان معجز
 وجه العقائق فيه ماء لامع
 ان لملت الى ضفائر كالتى
 وعشقت حاجيك الرقيق لشبهه
 نور الاله المستعان محمد
 هو ركن بيت الله جل جلاله
 شجرة الش على الانام ظلاله
 لو كحل الاعى بتراب وصيدة
 قد عطل الملل السواقى بينه
 ان اخر الخلاق ملته فلا
 صغرى القياس تجنى اول وهله

مصداقه في عينها الكحل
 ايفضل الاعلى على العيناء
 كقناتها في الطعنة النجلاء
 وفقدته في الليلة الليلاء
 انجى المتيمن عن يد البرحاء
 لم انت عازمة على لايداء
 شيئا يفيدك في اذى الغرباء
 لا خوف لى اصلا من الرقباء
 ان كنت خائفة من الحضراء
 يتكلم لعقلاء يا الايماء
 شئت نبوة عينك العجباء
 وعقيق فيك يضى بالصهباء
 امست تشابه ليلة الاسراء
 بهلال روضة سيد الزوراء
 اغنى عن الاقمار فى الظلماء
 وعماد هذى الخيمة الزرقاء
 ما فيه عيب تنقل الافياء
 لا رتد نور المقلة العمياء
 حكم التيمم باطل بالماء
 نقصان عند المعشر العقلاء
 كبراه تاتى بعد فى الانشاء

لا تكتسى في العام الأمرة	والوجه منكشف على لعقلاء
تخشى لتعوى حين يبدل ثوبها	في من حياء خريدة العرباء
ما احسن الميسر في ياقوتها	ازرى بحسن شقائق الغلباء
ياقوتة كحلية لمعانها	يجلو الصباثرا عين الصلحاء
ما صدت العشاق عن تقبيلها	بذلت عنايتها على الامناء
احسن بها من شامة مسكية	في جانب من وجنة الجملاء
قامت على برز هنيئ ماءها	تشفى اوام الناس بالارواء
من يلتزمها لا تصد كرامة	روحى فداء صنيعه الحسناء
لا باس ان ظهرت على وادها	اذ يالها طهرت من السوءاء
اسر اذ زار مهاة مكة مرة	وحوى الفيوض بسوحها الفيحاء
رجاءه ان يلقي الجناح مكرها	ويفوز فيه باسبغ النعماء
زاد الاله جمالها وجلالها	ما ذرت الصقلاء في الخضراء

وقال يتغزل

انا في الصباية رونق الحسناء	ان الحمام لزينه الطرفاء
الحسن في سوق الصباية راجح	قد راجوا هرفي يد العرفاء
ان لم يكن في الدار شخص ناظر	يتعطل المصباح في الظلماء
ما كل من يهوى يعد متيما	انست هذا الامر في الصقعاء
غرض الوري منها صلاح معاشهم	وجمالها امنية الحرباء
خد الفتاة وقرطها في صدغها	هي ثروة في عين البصراء
ريق الغواني لا يماثل ريقها	ماء ولا والله كالصداء
حمت غصون المصنعي في حبها	من شرفها علة النفضاء

له هي ليلة القاء القرو والثرنا

البیان اور ترکی پارلمینٹ

دولت عثمانیہ میں پارلمینٹ قائم ہونے سے مسلمانوں کو جو مسرت ہوئی اسکا اندازہ اخبارات کے کالموں سے ہو سکتا ہے جو اس غنیمت پارلمینٹ کی تحسین و تعریف میں ہمیشہ لبریز رہتے ہیں البیان جسکا فرض صرف اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہے اس کے ہر نمبر میں پارلمینٹ کے متعلق محرم اور بہترین خبریں درج ہوتی ہیں لیکن البیان اس مسرت کے موقع پر یہ چاہتا ہے کہ اپنے ناظرین کا دائرہ زیادہ وسیع کرے تاکہ اسلامی دنیا کی صحیح و معتبر خبریں مسلمانوں کو معلوم ہوں اس لیے ترکی پارلمینٹ کی خوشی میں ماہ ذی الحجہ سولہ تک البیان بجائے ستر کے صرف دو روپیہ میں ملے گا ایک عربی کا رسالہ جس کے ساتھ علاوہ بہترین مضامین کے چند ادبی اور تاریخی کتابیں بھی ماہ ماہ شامل ہوتی ہیں اس سے زیادہ کم قیمت نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان اس وقت بھی البیان کی خریداری پر آمادہ نہ ہوں تو ان سوس سے بھیجیں البیان لکھنؤ مفید مفتی مدت سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہائے حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دی جائے اس لیے کہ کسی ایک محامد سے اسی وقت بحث کی جا سکتی ہے۔ جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری وقفیت ہو اور مذہبی کتابوں پر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب جو پوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید مفتی جدید طرز میں تالیف فرمائی جو فتویٰ نویسوں کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایہ تامل ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں نہایت جانفشانی سے تمام لوازم اعتقاد و تاریخ و تالیفات اصناف کا استقصا کیا ہے اور نیز ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جو غیر معتبر ہیں اور جن سے فتویٰ درست نہیں ہے۔ پھر صرف فقہی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابوں کے حالات درج کیے ہیں۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور سستہ اردو زبان تحریر فرمایا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۸۸ صفحہ میں ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موقع میں اعلیٰ ہر اسی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ ولایتی چکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی اہمیت پر دال ہے اور کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دو روپیہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے عنایت قیمت پر مل سکتی ہے۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی مخلص ناظم دیوان خدیوی نے مصر۔ اسکندریہ میں پڑے بڑے علماء ادب اور فضلاء مصر و عرب کی فرمائش سے ۱۳۵۱ ہجری میں گلستان فارسی کا تصنیف عربی میں ترجمہ کر کے جلستان نام رکھا۔ فاضل مترجم نے ترجمے میں یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و نثر کی عبارت کا پورا۔ پورا۔ مواد اور مقابلہ کر کے نظم کو نظم میں اور نثر کو نثر میں لکھا ہے اور حیرت یہ ہے کہ ساری کتاب میں رنگین استعارات۔ دل نشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہو اور اول سے آخر تک مسجع عبارت لکھی ہے۔ اسکو تمام عرب کے اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی میں اس پر تفریق نہیں لکھی ہیں اس کتاب جلستان کا اردو لفظی ترجمہ بنام سنبلستان لکھی بریس تک رسالہ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق خمیسہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم میں اصل کتاب کی عربی عبارت ہوئی تھی اور اسکے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ احمد رشک کہ اب وہ ترجمہ کتاب کی صورت میں مکمل ہو کر طیار ہے۔ اس ترجمہ میں نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے ساتھ طالب علم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے۔ نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورے ہیں کہ صرف مطلب سمجھ میں آجائے اور لفظوں سے معنوں کا تعلق نہ رہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ میں نہ آئے اور نہ انکے زمانے کے ترجمے کی طرح رنگین ترکیبیں اور خلاف محاورہ اضافتیں آنے پائی ہیں بلکہ ان دونوں سے علیحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہے کہ روزمرے اور قواعد کے بھی موافق ہے اور لفظ لفظ کے ساتھ مطلب خیر اور محاورہ کے بھی مطابق ہے۔ امین شکر مین کہ عربی زبان دینی اور مختلف نظم و نثر کے ملکی اور اخلاقی معاملات لکھنے پڑھنے میں یہ کتاب جوقہ رمد و دیگی غالباً اس قدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ امین ہر قسم کے معاملات اور ہر طرح کے حالات مرقوم ہیں۔ جو لوگ عربی علم ادب میں ترقی کرنا چاہتے ہیں اور عربی زبان دینی کا شوق رکھتے ہیں انکو اس نایاب کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یہ کتاب دو روپیہ قیمت پر آج بھی لکھنؤ محمود نگر سے مل سکتی ہے۔

دستور

- ۱ یہ رسالہ ہر عربی مینے میں شائع ہوتا ہے
- ۲ ضخامت رسالہ معمولاً دو جز مع ضائع ۳ جز
- ۳ اس سالہ کا مقصد ہندوستان میں عربی زبان کو رواج دینا اور علوم و فنون عرب کی تحقیقات اس کے ساتھ حسب ذیل مضامین ہوتے ہیں :
 - (۱) اسلام و عقائد اسلام کا فلسفہ۔
 - (ب) علوم اسلام کی بحث۔
 - (ج) اسلامی دنیا کے صحیح حالات۔
 - (د) تقریض و تنقید۔
 - (ه) آثار علم و ادب۔
 - (و) علمی خبریں۔
- ۴ قیمت مع حصول (۳) سالانہ طلبہ اور کم استطاعت خریداروں سے صرف (عبر) یہ جائینگے
- ۵ قیمت ہمیشہ پیشگی لی جائیگی۔
- ۶ جن حضرات کے پاس بلا طلبہ چھوٹے، انھیں اگر خریداری منظور ہو تو دفتر کو اندر دو ہفتہ کے اطلاع دین
- ۷ اس سالہ کے ذریعہ سے ہر ملک کے مسلمانوں سے تعارف ممکن ہو، تعلیم یافتہ گروہ کی مذہبی اصلاح بھی ہو سکتی ہو، اور طبقہ علماء سے جمود و تاریکی خدائی کا الزام بھی رفع ہو سکتا ہو۔
- ۸ خریداروں کو خطہ کتابت میں نمبر قید کا حوالہ دینا چاہیے اور جواب طلبہ اور کے لیے جوابی کارڈ آنا چاہیے
- ۹ دو گران ہما کتابت میں بطور ضمیمہ شائع ہو رہی ہیں علامہ ابن قیمیہ کی کتاب معارف کا اردو ترجمہ کے آٹھ صفحوں کے ساتھ شائع ہونے ہیں اور آزاد بلگرامی کے دیوان کے آٹھ صفحوں بطور ضمیمہ شائع ہو کر بیگے۔
- ۱۰ کل خط و کتابت سالانہ پر دو بار سالہ کے نام دفتر البیان کھنوکے پتے سے ہونا چاہیے۔

محمد عبدالولی پریس پرائسرس سالہ و پرنٹر

العدد (١٠٠)

السنه ١٣٤٠

البيا

مجلة علمية، إخبارية، تاريخية، سياسية

تصدر مرة في الشهر

لنشئها

عبد الله العمادي

المحرر بالمجلة: السيد سليمان أفندي

تحت إدارته الفاضلة: الأستاذة لولوة الشيخ عبد العلي المداح

صاحب الامتياز: جلال الدين عبد الوكيل

بدر الدين

عن كنفه غلات وكلمات في المنهج والخطاب
العلمي والثقافي في عصرنا الحديث

فہرست مضامین

وداع و سنتہ استقبال آخری	صفحہ ۱
انسان اول	۳
مذہبی تعلیم کی اصلاح	۱۳
ترکی پارلیمنٹ	۱۵
قصیدہ	۲۰
فرانس و مراکش	۲۱
ایران	۲۱
ریلوے لائن جدہ اور مکہ میں	۲۲
عرب میں علوم کی اشاعت	۲۲
یمن اور آستانہ	۲۲
روس کی ثالثی	۲۲
ایک ایرانی سفیر	۲۳
مقدونیہ میں پرائمری اسکول	۲۳
مولای عبدالحفیظ	۲۳
طلبہ جامع ازہر کا ایک	۲۳
مصر میں عمالقہ کی سلطنت	۲۳
مراسلات - ندوۃ العلماء کا عربی ایڈریس	۲۵

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر الله المحرم سنة ١٢٢٢ الهجرة النبوية

وكلع واستقبال الخ

وكلع واستقبال الخ

نحمد الله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
واسبغت لنا الغطاء من العطاء ربنا انجنا من الحور
بعد الكور اذا خرجتنا من طور الى طور ربنا
يقظنا من الغفلة والسنة اذا دخلتنا من سنة
الى سنة وثبت اقدامنا على صفة المحجة اذا نقلتنا
من حجة الى حجة ربنا اذا اسلمتنا من عام الى عام
فاجعل سعينا ما يحمك الخاص العام يا صاحب الطول
والحول اذا بدلتنا من حول الى حول فاجعلنا

فيما نذكر ولا نكذب فيما نكتب ولا خوة فيما نفوه ولا
نحمد الصدق خوف الرزق ولا نخرج حق القول
خشية الصول ولا نخذل الصواب من فقد التوب
ولا نترك التقى من حرمات التقى ربنا تبنا اليك
وتوكلنا عليك وسئلنا رحمة من لديك اناك
على كل شيء قدير ولا انا بوجد يرمو ليس لنا
سوالك من وال ولا نصير

يا والي التميم ودافع النقم وكاشف الغم

اكشف عنا بلياتنا وأكرمنا عن اذياتنا وأثبتنا قدامنا
 على الحق واقلامنا على الصدق، والسنة على
 الصواب، افئدتنا على الرشد واهدنا الى ما نحب
 وترضى، وارشدنا الى ما ينفع الامة التي اخرجتها
 للناس، والملة التي رضى بها المهدينا،
 يا عامنا السالف، ما كنت لنا الا كبرق
 خاطف، فارقتنا وما يكتى، ودعنا وما رثيت
 ايامنا فافنيتهما واجسامنا فابليتتهما، كمرأينا فافيه
 عجائبنا وحملنا عنك مصائبنا، مرة اخفقتنا واخرى
 سررتنا، تارة نفعتنا واخرى ضررتنا، كم من صبيا
 اشببتهما، وكم من شبان اشببتهما، وكم من شبيب
 اصببتهما، وكم من ديار اقفرتها، وكم من قفار
 عمرتها، غادرتنا ولك عندنا سيئات حسنة
 والحسنة يذهب السيئات،
 فيا ليتك تعود يا مملكتنا الى قضيتنا، وليا ليلك
 التي طويتها، لنقرأ الكتاب الذي سجلت لمن
 بعدنا، هل نحن امة في ايام سعدنا قائما التاريخ
 الذي خلده، فهو نفس تحي اذا متنا، ولسان
 اذا صمتنا، ونازل على اذنا، فليكن الانسان على
 بصيرة من ماضيه، هو ما حذرهم هاجب فان النفس
 رهن ماضيه، وقيد ما انقضى، صلحت اذا صلح
 وطلعت اذا طلع، فيا ايها الانسان ما غرك
 اما جعل الله حماك امامك، وثراك مثواك
 والرسم مودعك، والحشر مودعك، فان انت من يوم
 يجعل الولدان شيبا، والسماء كثيبا، وجهه يومئذ ناظر
 الى رجا ناظر، وجهه عليه باغبية ترفعها فترة،
 فكل فوات فات، ليتنبه الانسان بما هو في فواته
 ايها الغادي الفارق، ونرجب بك ايها الضيف الطارق
 فان احسنت الميناز كوناك، وشكرناك، وما كفرناك
 فان الانسان عبد الاحسان،
 نشئ البيان، تربي في حجر مثالك، الغوابر والان
 قد سلمت اذمت اليك، فلو شئت ازرة، واظفرت افر
 واخذت بناصرة، اتفاقا بصوابك التي مضت ادوارها
 مجلتنا البيان، مجلة وحيدة في قطار الهند التي
 اهلها في لشد حاجبة الى العربية، فانها لغة دينهم ولغة
 فيا ليتك تعود يا مملكتنا الى قضيتنا، وليا ليلك
 التي طويتها، لنقرأ الكتاب الذي سجلت لمن
 بعدنا، هل نحن امة في ايام سعدنا قائما التاريخ
 الذي خلده، فهو نفس تحي اذا متنا، ولسان
 اذا صمتنا، ونازل على اذنا، فليكن الانسان على
 بصيرة من ماضيه، هو ما حذرهم هاجب فان النفس
 رهن ماضيه، وقيد ما انقضى، صلحت اذا صلح

السيد سليمان

الانسان الاول

لاہین عیش

قال حنظل الكاتب بعد ما ضد ادعاء الفيلسوف ادروين
وزيف نظرية واستدل على ان هذه الانواع الموجو
لجنس الحيوان في الدنيا ويدخلها النوع الانساني
انواع مستقلة : ولكن يخالجه شك في الخاطر
نظر الى تلك الاجيال هم بنو رجال وامرأة كانوا في الدنيا
ويجب الاسلام عظام ادم وحواء ام بنو رجال ونسوة
خلقوا بفتح الله تعالى فصنع من الارض فوالد او تناسلوا
وكثرت منهم تلك الشعوب والقبائل لاسبيل الى التمايز
لانهم لم يكن اذا اكد عدو اولى من عدو فاختار عدو
عدو من الرجال والنساء فصنع من الارض ليكون
لهم عند العقل قيام الحجج على استحالة الترجيح
من غير مرجح فاما الاثنان فاما اول الاعداد فيما
برهن عليه في صناعة الامثلية على منتهى العمل
الواحد عدو واذن فالخذو ومرتفع راسا فانه
لا مراع للفاعل الحكيم المختار الا الى ان يختار اول
الاعداد واسبقها في هذه الامور

قال : علما الغاية لادرية قد نص على ان يتكاثر النسل
 شيئا فشيئا في جنان المصطفى هو شاهد اليه فكل الاجيال الاخرى

۱۷ عدد کی تعریف یہ کی گئی ہو کہ اسکی تعریف ہو سکے اور آدھا آدھا کر کے بھی اسکا جزو قائم رہے۔ تمام اعداد کی تعریف یہ ہو سکتی ہو کہ

انسان اول

ازداین عیش

فاضل مضمون نگار مسٹر ڈاروین کی رائیں اور اسکی تھیوری کو
بیمیان گزشتہ جلد میں باطل کر کے ثابت کر چکے ہیں کہ جنس حیوان کی
عین اسوقت موجود ہیں اور جنہیں نوع انسان فی بھی اصل پر ان سب کی
بیحدیت مستقل پر اب فرماتے ہیں کہ ان تمام اقوام کے متعلق ایک شک پیدا ہوا ہے
آیا یہ سب ایک ہی مردود کی اولاد ہیں جنکا نام سلام نے آدم جو اور علیہ السلام
یا یاہو یا بہت مردود عورتوں کی نسل سے ہیں جو خدا کی شان سے مختلف مقامات میں
پیدا ہوئے اور تو اللہ و ماسل کی زیادتی سے انکی بہت سی قومیں اور قبیلے بن گئے
اور یہی صورت نامکن پر اسلئے کہ اسوقت کی خاص عدد کو دوسرے پر ترجیح تھی
لہذا مردود اور عورتوں کے خاص خاص عدد (تعداد) کا خاص خاص مینو نہیں ہونا
مطلقاً عقل اور معنی بات ہو کیونکہ ترجیح بلا ترجیح صحیح نہیں رہا دو کا
عدد (یعنی ایک مرد اور ایک عورت) تو فن ارتطاعی (ارتھمٹک) میں
ثابت ہو کر پہلا عدد وہو ایک عدد نہیں ہوا اسلئے اسکا کا ایک طبقہ ایک کے عدد
نہیں آتا اس صورت میں جو مشکل تھی مرتفع ہو گئی کیونکہ قدرت کے
لیے لامحالہ یہ ضروری امر ہو کہ وہ مخلوقات کی آفرینش کے لیے پہلا
عدد اختیار کرے اور ظاہر ہو کہ پہلا عدد وہو اور لہذا نوع انسان کی آفرینش
اسی پہلے عدد یعنی ایک زوج سے ہوئی ہوگی جسکو لوگ آدم اور حوا کہتے ہیں۔

فرماتے ہیں : علاوہ بریں خنایت ازلی کا مقتضای بھی یہ ہوا کہ تیرا کمال
منتہی کی جانب طے کیا کہ تمام اقوام و قبائل میں کج مشاہدہ ہو رہا ہے

وهذا لا يكون الا بان يتناقص العدم صاعداً
فصاعداً فجانبا للتبدل ومعلوم ان كمال التناقض انما
يكون في اول الاعداد الكثر هو اثنتان لا غير وهذا ايضا
نظراً الى سلطان قانونا القضاة في علم الطبيعة
وابغاضها للبديهي فيكون من ملكها وسلطانها
واذا قد تقر بان الروح الاول هو الذي تشعبت
منه البطون والقبائل والاجيال والاقوام وجب
ان يكون هذا الروح في تمام الخلق وكما ان النشوء الكمل
للبنية واقصى درج التمام في المشاعر الحسية
الظاهرة والباطنة التي هي لقوى العقلية وانما
يتحصل ذلك بكمال البنية وتمام المادة
ومعلوم ان ذلك يستتبع كمال الانسان في
اتخاذ الكليات والصناعات التي تقتضيها في تحصيل
وجوه المعاش وتخبر عن الشياخ الضاربات الاقفا
الناهشات وعلمها بالعقاقير والحشيشات
وما هي عليتين الخواص التأثيرات دفعا لما
يصيبه يصيب من العلل العلقات و
والاوصاف والافات -

وهذا لا يعقل حصوله الا بطام من جانب
والجبريات او بالتجربة لا سبيل الى التاثيرات التجريبية
شيئ انما هي مصلو في مود الكثرة وكوود

مگر یہ تو بغیر اسکے نہیں ہو سکتا کہ جانب ہندہ میں ہی ہو گھٹتا
ہوا چلا گیا ہو اور یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ انتہائی نقص کا عدد ہی عدد اول
ہی میں ہو سکتا ہے اور وہ عدد دو کا ہونا کہ کوئی اور دوسری بات قانون بقضا
کے پہل پر بھی ٹھیک معلوم ہوتی ہے جس کا حکومت تمام طبیعیات میں جاری
نافذ ہے اور وہ طبیعت عالم ہمیشہ سے ہی سلطنت میں فعلوں خارجی کا دشمن ہے۔
جب یہ معلوم وثابت ہو گیا کہ رنج اول ہی سے کل بطون و قبائل اور
قوین و نسلیں پیدا ہوئی ہیں اور بڑھتی ہیں بل لازم ہوا کہ یہ پہلا جوڑائی
روح اول نہایت نام انحلت اور کمال خلقت پیدا ہوا ہو اور اسکے بعد ہی
ساخت نہایت کامل اور اعلیٰ درجہ کی ہو اور قوای ظاہری باطنی یعنی
قوای عقلی اسکے نہایت اعلیٰ درجہ کے کمال پر فائز ہوں اور یہ بغیر اسکے
کہ اس کا یہ جتہ اور مادہ مکمل ہو کسی طرح تصور نہیں ہو سکتا۔
یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان اول اس درجہ کمال پر تھا
کہ اس نے وہ آلات و صناعات بنالیے جنکی ضرورت تحصیل
معاش اور اپنے تئیں جانوران درندہ و مارہائے گزندہ
سے بچانے میں کام آتے ہوں اور ان دواؤں اور نباتات
کا پورا علم رکھتا ہو اور انکے خواص و تاثیرات سے کما حقہ
آگاہی رکھتا ہو جنکے ذریعہ وہ ان بیماریوں کو جو اسے یا
اسکی نسل میں کسی کو عارض ہونیوالی ہوں۔

یہ بغیر اسکے کہ اسکو تو صاحب وحی و الامام مابین نامکن
ہو یا یہ سمجھیں کہ اسے تجربہ سے اسکا علم حاصل کیا ہو دوسری
صورت نادرست ہو کیونکہ تجربہ ایک ایسی شئی ہے جسکا حصول ضرور

الاعصاب المتعادية فقبل حصول هذه التجارب مادة
مختصة وعادة خاصة كيف يكون السبيل الى بقاء
الجمل استيطان الارض وتكثرة ونماء في العدم
ولذا خشع عليه التلطف بحلول الاوصاف وعجز عن
مدافعتها المتوقفة على حصول التجربة

وقد علم المحصلون ان كل مرض اذا اشتد
استجلب اليه الهلاك واستجرا الى نفس الموت وان كل
حشيشة وردوا اذا اطعم بها الانسان ساعة التلطف
غافلا عن مقداره الملائم لشدة جاهلا بكمية هذا
الدواء التي ينبغي ان يؤخذ منها فنظر الى خصوصية
هوائه وعرض بلده اسرع اليه الفناء اسرع السيل
عند انحداره من قمة الجبل المتناطح

هذا وان كمال البنية تمامها في البتد مقتضى
الطول لا عمارا وتماما لا بد ان تهبط في الهواء وذلك
الا لآباء البنية عن سعة الانحلال وانكسار
القوام المستتب بطول ان الفناء

وذلك ان البنية اذا تمت كمال اقتضت
النشوء التام في الابدان وتمام التماز فيها وهذا
يوجب ان يكون هؤلاء القوم الاولون من
نسل الزوج الاول واول الاجسام العادية والابدان
العالية الذاهبة في الطول نظر الى ايشاهد من اثر ذلك

ان من كثرة هوائه توابع قبل سكه ان خاص ضرر توغيب بالخصوص
بجاري اوتراكا يتون من كوني خاص تجربه حاصل هو ان نسل انساني
كي بقا اور اسكه زمين پر نشوونما کرنے کی کیا صورت ہوگی اور کیا
ان مختلف بیماریوں کے اس پر وارد ہونے اور اس کے انکے دفع کرنے سے
عاجز ہونے کے جو بغیر حصول تجربہ تھا رز دیکھنا ممکن ہو نہ تھا تاہم برفانہ چکا
اسکو تمام صاحبان بصیرت سمجھتے ہیں کہ ہر مرض جب شدید
ہوتا ہو وہ موت کو کھینچ نکالتا ہو کوئی جڑی یا بوٹی اگر کوئی
شخص بغیر اس کے کبیت و کیفیت سمجھی ہوئی استعمال
کرتے کہ جسکے ساتھ خواص اقلیم و کیفیت مزاج ملا کر
اسکے عرض ملا کے رکھنا نہایت ضروری ہو تو موت
اسکی طرف اتنا جلد دوڑے گی کہ اتنا سیدھا بھی طرہ
کوہ سے نیچے کو نہ آتا ہو گا۔

یہ امر بہایت جلی اور واضح ہے کہ ساخت جسمانی کمال اور سکانت کا زمانہ
مخلقت ہونا ضرور اس امر کا مقتضی ہے کہ کائنات میں عین طوفانی ہون اور پتلا
انسانی دراز و بلند ہون کیونکہ زمین انسانی وجود اپنے تمام و کمال طاقت کے بل پر
تحلیل قبول نہ کرنا ہو گا اور تمام بدن شکستگی منظور نہ کرنا ہو گا جسکے نتیجہ میں لاختر ہو

بنیہ جب تمام و کامل ہوا اسکے اقتضاسے
نشو و نما کامل ہو گا اور اسکا یہ لازمی نتیجہ کہ نسلی ہی بشین
جو زوج اول سے پیدا ہوئے ہیں انکی اجسام بہت
دراد مثل قوم عاد کے ہون اور بدن انکے سید بڑھتے
چلے گئے ہون خصوصاً اس نظر سے کہ جو آجکل علی شاہ زمین

فَاَلَا اِنَّ الْحَاضِرَ فِي بَنِي اَبْنَاءِ اِذَا قِيَسَتْ
 اِيْدَانُ الْاَبَاءِ وَلَا يَزَالُ التَّفَاوُتُ يَتَّبِعُ مَتَصَاعِلًا
 وَمَتَعَظَمًا جِيلًا قَبْلَ جِيلٍ نَسْلًا قَبْلَ نَسْلِ شُعْبَا
 قَبْلَ شُعْبَا يَمْلِكُ قَوْصًا لَنَا الْمَشْبَعُ الطَّوِيلُ اَللّٰهُ
 نَشْرَفُ بِحِلَّةِ الْبَيَانِ الْغَرَاءِ وَعُنُوْدِ نَوَامِيسِ الْعِمْرَانِ
 وَقَدْ اَتَيْنَا بِشَوَاهِدٍ حَسِيَّةٍ عَلَى صِحَّةِ مَا قُلْنَا هَ مِنْ
 اَلَا كُنْتُمْ اَقْدَمِيَّةً وَالحَدِيثَةَ اَرْحَمَ عَالِيَةً لَا تَخْفَى عَلَيْهَا
 شَاهِدَةُ الطَّوْلِ حَتَّى اضْطُرَّ الْاَفْرَجِيُّ بِذَلِكَ اِلَى
 اَلَا اعْتِرَافَ بَقَرِنِ الْعَفَارِيثِ وَقَدْ اَخْطَاؤُهُمْ اَوْلَادِ
 اَدَمَ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَسْكَنٌ لِلْعَفَارِيثِ فَطُوْدٌ قَدْ
 اُوْرِدَ نَا فَوْصُوصُ هَؤُلَاءِ الْمُؤَرِّخِيْنَ مِنْ اَلَا فَرَجِمْ
 وَاَلَا سَلَامِيْنَ عَلَى وَجُوْدِ تِلْكَ الرَّعْمِ الْبَالِيَةِ
 الْعَالِيَةِ الْمُدْهَشَةِ لِلنَّوَاطِرِ قَدْ سَقَنَاهَا بِطَوِّهَا
 فِي الْمَقَالِ الْمَذْكُوْرَةِ فَيَرْاجِعُ اِلَيْهَا تَرْكُنَا ذِكْرَهَا وَاِيْرَادُهَا
 هُنَا شَغَامَنَا عَلَى اَلَا خْتِصَارِهَا لِاجْلِ ضَيْقِ سَعَةِ
 الْمَقَالِ اَيْضًا نَظَرًا اِلَى عَمَلِ اَلَا نَظَارِ
 فَاَمَّا اَذْنَى الشَّعْبِ وَكَلَامُ الْعِمْرَانِ فِي الْاَرْضِ وَقَضَتْ
 الطَّبِيعَةُ وَطَرَاهُ مِنْ طَوْلِ الْقَامَاتِ وَعَظَمِ الطَّمَامَاتِ
 ذَهَابُ الْقَهْدِ وَوَلَا اِنْسَاءً فِي اَعْمَارِ لَقَدْ اَلْبَيْتَةُ اَنْشَأَ
 فِي اَلَا تَقَاصِ شَيْءًا فَيُشْيَأُ مِنْ حِجَّةِ الْكَلَمِ وَالْكَلِيفَةِ مَعًا
 اَمَّا كَمَا فَرَجَتْ تَنَاقُضُهَا فَوْصَقُهُ اَزْ اَتْفَاعِ الْقَامَةِ

آتاہو کہ اولاد کے مجھے جب تکے بزرگوں اور باب داداؤں کے
 جسموں سے قیاس کئے جاتے ہیں تو ہمیں برابر فرق پڑھتا ہوا نظر
 آتاہو ہر ایک نسل کا قبل ایک نسل کے اور ہر ایک قوم میں نسبت
 اس قوم کے جو قبل میں تھے بسکی توضیح ہم اپنے مضمون نواہیں
 العمران میں جو پیش ازین اسنے جریدہ غراء یعنی البیان میں
 شائع ہوا تھا نہایت طوالت کے ساتھ کر چکے ہیں اور اس میں مجھے
 حسی شواہد اپنے دعوی پر بیان کیے تھے جو ان لاشوں اور پسیدہ
 ہڈیوں سے ثابت کیے گئے تھے جو ازمنہ قدیمہ جدیدہ میں
 دریافت ہوئی تھیں یہاں تک کہ اہل یورپ کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ
 دیوزادوں کے زمانہ کی ہڈیاں اولاشیں ہیں مگر یہ انکی
 غلطی تھی یہ لوگ سب حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے
 اور یہاں کبھی دیوزاد نہیں رہتے تھے اور ان مورخین اسلام
 وغیرہ اسلام کی اصل کتابوں کے حوالے جو ایسی ہولناک اجسام
 کے وجود پر گواہی دیتے ہیں تفصیل مجھے ہی مضمون مذکور
 میں دیدی ہیں ناظرین اس میں کچھ بیان بطور مختصراً ہم نہیں
 کیے دیتے ہیں اور نظر سے بھی کہ ناظرین دیکھتے دیکھتے گھبرانے لگیں
 لیکن جب نسلیں بڑھ گئیں اور آبادی میں پھیل گئی اور
 طبیعت عالم کی جو کچھ عمر میں اور قد وغیرہ بڑھاتا تھے وہ بڑھا
 چکی اور اسکا کل کام ہو گیا اوقت جسم انسانی نے تدریجاً گھٹنا
 شروع کیا اور یہ حالت کیت کو کیفیت دونوں متبر سے ہوئی
 کیت تو ہر لحاظ سے کمزور قدر کمزور درازی کا چھوٹی بنا شروع ہوئی

واما كيفا فمن جهة التناقض في ملك الحيوان ومكة العمر
وزاد التعيين سلطان التجربة وقام عرش الطبيعة
على احوال الاقتصاد فاقتصر الناس على التعلم والتعليم
والتفهم والتفهيم

والذي يجب علينا التنبيه عليه لا يسعنا الاغفال
عنه وان امر الانشاء في الاعمار ممكن حصوله في كل
الازمان والاجيال ليس في عالم الفطر وناموس
الطبيعة قانون قاهر يرد فعنا عن هذا الرأي
ويقطع لنا العذر في خول المكان وهو امر مشاهد
بالحسن معلوم بالخبر الصحيح القاطع للعذر

ومعلوم انه لا يمكن دفع البيان المحسوس
والاجمال الالارتياني في الامر المعلوم واني الى الان
لم اعتز على مقالة رجل من الحكماء الا قدمين او
الفلاسفة الحاضرين من اصحاب هذه الزمر و
اليونان والصفين وغيرهم من الفلاسفة
الاسلاميين ونظائرهم المعروفين بالمشككين
تجاهر فيه بامتناع الانساء في العراويع مائة سنين
او صرح بانه يحل ذلك على احوال الفلسفة وقواعد
الحكمة او لزوم بذل القول بحجة العقل غير محل
من بعض المجاهيل من عبيد العلم والحكمة ويرى
الاسلم من ادعياء الفلاسفة وكان معاصرا

او كيفيت اس كما قد سمعنا اسكس ساتھ ہی ساتھ عمر کے
مقدار بھی چھوٹی ہونے لگی اور اب ہر حکام حکومت بادشاہی
تجربہ کا ہوا اور تحت سلطنت طبیعت کا کفایت شعاری کے اصول
پر قائم کیا گیا اب لوگ ٹھٹھنے پڑھنے اور کھینے کھا کے محتاج ہو۔
لیکن اس کے ساتھ جس پر حکومت بندہ کر دیا ضروری اور اس سے
غفلت میں ڈالنا جسے ممکن نہیں ہو وہ یہ جو کہ درازی عمر انسانی
ایک ایسا امر ہے جو ہر زمانے میں اور ہر قوم میں ممکن ہے اور عالم
فطرت و قانون طبیعت میں کوئی ایسا قاعدہ یا قانون نہیں
پایا جاتا جو ہر کس نامی سے ہمارے اور اس کے امکان کا عقیدہ ہے اور کہ
اور یہ ایک امر ہے جو مشاہدہ معلوم ہے اور خبر صحیح سے اس کا وقوع معلوم ہو چکا ہے
یہ خوب معلوم ہے کہ واقعات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا
اور قطعی امر میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔
اب تک میں نے حکامی متقدمین و متاخرین تمام وہ اہل ہند
سے ہون یا روم و یونان و چین کے ہون یا فلاسفہ
اسلامیہ سے ہون جنہیں مشککین کہتے ہیں ان کا کبھی
کوئی کلام ایسا نہیں پایا جس میں انھوں نے صاف صاف
صد ہا سال تک نہ رہنے کو محال کہہ دیا ہو اس امر کی تصریح کر دی
ہو کہ ایسا ہونا اصول فلسفہ و قواعد حکمت کے برخلاف ہے
البتہ ایک شخص کوئی بھول سا آدمی فیلسوف الاسلام
ابو الریاض بیرونی کے زمانہ میں تھا اور غالباً وہ جھوٹا
دعوے اپنے تئیں حکیم و فیلسوف بننے کا کرتا تھا

فیلسوف الاسلام ابوالرحمان البیرونی قدس علیہ اسنے البتہ درازی عمر سے شاید انکار کیا ہوگا تو اسپر
 هذا الفيلسوف الجليل حرامشيعا طويلا في كتابه ابوالرحمان بيروني في كتاب الآثار الباقية عن القرون الخالية
 الذي يدل على الآثار الباقية عن القرون الخالية من ايك رطولا في شيد اس شخص پر کی ہو کہ جسکی
 لا يسع المقام نظرها و ابراهما هنا على التام وعلى التام نقل کا موقع بیان نہیں ہو تحقیق پسند ناظرین کو
 المتحقق ان يراجع هذا الكتاب فإنه سيقف فيه چاہیے کہ اصل کتاب ابوالرحمان کی طرف رجوع فرمائیں
 على ما فيه نفى كل لجاح وغنى كل معد محتال کہو کہ اس میں سب کچھ دیا ہوا ہو۔

ولقد اخبرني غير واحد من ملة المحصلين محمداً اكثر باكمال اور صادق اللہجہ اہل علم نے عا گدہ
 الثقات الاثبات القاطنين في كلية على كلاسہ کالج میں بیان کیا جن میں بہت زیادہ قابل وثوق
 وبفوقهم كلهم الشيخ محبوب الرحمن الكليم الحارثی شیخ محبوب الرحمن کلیم بنی اسے پروفیسر جغرافیہ اور
 معلم الجغرافيا السياسية في بعض فائين تلك الكلية مولوی عبد الصمد بلند شہری کا بیان ہوا ان دونوں نے
 وكذلك الشيخ عبد الصمد بلند شہری کلاہما ایک عجیب و غریب انسان معمر کے حالات مجھ سے
 اخبرني عن الرجل المعمر العجيب الذي كان ببلدة بيان کچھ جوکانیور میں رہتا تھا اور خداوند کریم نے اسکی عمر کو دراز کیا تھا
 كان يور قد انشاء الله في اجله ان دونوں صاحبوں سے اس شخص سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور

وقد لقيته هذا ان القاضيان وهما من وہا کجا دوست تھا اور انکی صحبت میں رہتے تھے اور چونکہ حضرت عالم
 اصد قائم وصحباہ وامتنانہ یحکم اختیار اور نئی روشنی کے لوگ تھے اسلئے انھوں نے جانتا کہ اس شخص کے
 الرجل به وامتنانه في صدق مقالته حال میں یقین نش اور اسکی راست گفتاری کی آزمائش کی۔

قالا كان مولد هذا الرجل في عهد شاهنشاہ انکا بیان ہو کہ اس شخص کی ولادت شاہجہان بادشاہ کے زمانہ
 مملک الهند وقد استنصب الملك اورنگ زیب ہوئی اور رنگ زیب عالمگیر اسکو اپنے ساتھ جبکہ مہم دکن پر
 ابنه حينما غزا الدکن وكان ممن لعب تلامع ح اسنے پڑھائی کی تھی لیتا گیا تھا اور یہ شخص اورنگ زیب کے
 اورنگ زیب نے زمن صباہ وشهد الخطوب ساتھ کھیل کر بڑا ہوا تھا اور دولت مغلیہ کو جو جو صدمات
 العجائب التي اصاب دولة المغول بعينها انتباه۔ نقلات و آفات پہنچے وہ سب اسے بخیر عبرت شاہد کیے تھے۔

واتفقت كلمة الشيوخ الفاضل الطاعين في السن من المصنف
 من طقات هاتيك الارضين انهم هازوا اليك سامعيا بانجاز هذا المعجز
 عن اباهم وهم عن اباهم الاولين في وعدهم معروضا بطول العجزة
 سنين كان هذا الرجل يحق القامة عظيم القامة رجلا يصعد
 بعيدا بين المنكبين لم يكن في راسه لحية شعر بيضاء وكان
 ينقل جاله من صورة الى صورة جديدة وكانت عظامه تكسح جلد او
 جديدا مرة في كل عشر سنين فكان ينخلع من جلد الاول
 القديم بلبس جلد او لحما آخر وعند ذلك كانت تعرض عليه طاعة
 محقيا باكل بعض العقاقير والحشيشا فيعرض لها السهال من طريق
 بلحمه وبان الوصا في البواقي للكرامة يخرج من فمهم ثيابا
 في اليوم الثاني كان اليوم الثالث الرجل يسترجع كما قادت
 واستقر البنية من عن احسن مكان علمه نفا واكلها فيحصل له
 بذلك ضمان اطول العيش في عشر سنين آخر وقد بلغني من ان
 تلمذ حسين ان هذا الرجل مات في العام الفارط لعله الطاعن
 في الدار الذي الناس في اثنين بذلك مصداق قوله تعالى
 وما جعلنا للبشر من قبلك الخلد فان مت فهم الخالدون وان الخلد
 ذو شجى حسنا الله اياكم عن يمينون وثقوا الدهر الخؤون
 ولا يخلو هذا الخبر عن الصدق او الكذب علان الموضوع نفسه من
 الاخر في هذه الاوقات هم على ثقة بما كان الامر وهو وقد انعم
 في ذلك رواية نفسية للغة اكلمانية نقلها الاوردية جمعية
 لدينية النصرانية لفتحا ونشرها مجلة الشرق في بعض مجلداتها

کانپور کے بڑے بڑے پرائے بڑھے پیران فرتوت کایان ہو کہ
 اہم اس شخص کو یوں ہی دیکھتے چلے گئے ہیں اور ہمارے بزرگ کیا و اجداد
 ہی ہی کہتے تھے کہ اسی طرح عمر بھر اسکو دیکھا اور انہیں وہ شخص اپنی
 رازی عمر کے واسطے مشہور رہا ہو (یعنی یہ بیان ان بڑے لوگوں کے
 لوگوں کا ہو) یہ شخص نہایت بالا بلند بزرگ سر عظیم القدر تھا اسکے
 ہم سردار مٹی میں ایک بال سفید تھا اور اسکی حالت وقفا فوقتاً
 الٹی رہتی تھی اور اسکی ہڈیاں نیابست نیا گوشت پنا کرتی تھیں
 در پرانے کھال و گوشت ہر دس برس کے عرصہ میں گر جاتا تھا اسوقت
 لیلۂ غمیشہ ناک حالت اسکی ہو جاتی تھی سبب یہ ہو کہ وہ کوئی گھاس
 دو او غیر وہ کھا لیتا تھا جس اسکو اسمال مفرط عارض ہوتا تھا
 گوشت اسکا گر جاتا تھا جیسے انگا گھر یا میں گچھل جاتا ہو اسکے
 یا گوشت دو سو دن چڑھنے لگتا جب تیسرا دن ہوتا تھا تو یہ شخص
 مابق قوی و تندرست ہو جاتا تھا اور دس برس تک کی زندگی کی
 بعد گارنٹی ہو جایا کرتی تھی۔ قاضی محمد حسین بی اے کایان
 وہ سال گذشتہ طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اس سے ثابت
 ہو گیا کہ بقا مخص ذات الہی کے لیے ہر باقی کچھ فنا ہو
 یہ خبر جاہے جھوٹ ہو یا سچ لیکن یہ مسالہ آجکل حکای پور کے
 برجستہ ہو اور انہیں اسکے امکان اور حصول کا پورا وثوق ہے
 ب فلا سفر نے انگریزی میں ہی مسالہ براہیک حکیمانہ ناول لکھا جو کلا
 تجربہ پنجاب لیجس بلک سوسائٹی نے کیا ہو اور رسالہ ترقی لاہور کی
 زمین مجھے کشد جمید کے نام سے وہ ناول اردو میں شائع ہوا ہو

ومن هنا نعرف عظماء الذهب في الكبر على طول حياة
 ربح الهنك احد من محمد رسول الله بقى الى المائتين الثمانين
 ابل لينا الاشهر المغربي الكائنات في ابله في المائتين
 الواحدة فكل الذي هي من جهة ان الناس في شهر عند
 خبر هذين المعبرين باشد الاشتها وصال وصال الیوح في
 النهار واعتبر بحال هذا المعبر كان فوری ابله في خبر علی
 طول اقامی ببلدة لساو وینها وین كان فوری فسا علی ابله
 قلائل حتی قدمت کلیة علی کمال الاستلا فحصل الخبر ابله
 رجعت الی ما کنا فیہ فنقول مما اسلفنا علی ابله وین
 ان یكون النور الاول من اهل الوحی والاهام کاحد من
 غوغاء الناس من الوحوش والعوام والا اذی ذلک الی
 القراض النسل اختطاف المیتة عن جدید الارض ومن
 تراهم ان باد ووهلکوا ومنت هم هانت الفوت
 وحلت بساحتهم رجال الموت فقد خلفوا وراة هورت
 المباتی العظيمة الشاهقة والمغالی العجیبة السامقة
 والمراجم العالیة والمقاطن المتعالیة ما بهر حده النظر لهما
 لیسکل انسان ویخطف سائر فضاة عجاظها بصا حاکم الزمان
 انظر الی الاهم العالیة والبرای الشاهقة وغیر
 ایلور العیقة وانار ایلیفیتا المزعقة للانفس الزعیقة
 وحائط الصین العیقة وحدیقة النور والمنتکوت
 الغد یقهر وغیر ذلک من عجائب الدنیا

اس مقام سے بھی ثابت ہوا کہ امام زینبی جو حضرت ابوالرضا
 رتن ہندی کے طویل عمر کا جو انھیں حضرت یزید بن ابی اسحاق
 صدی تک زندہ رہے یا شیخ مغربی جو چوتھی صدی تک زندہ رہے
 فیسی نے جو ان کے وجود سے انکار کر دیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کی
 اعلیٰ درجہ پر شہرت ہوتی اس راہی کی غلطی واضح ہو گئی کہ میں عمر عمر
 کھنویہ میں رہا اور کسی نے اس عمر کا حال مجھے نہ بیان کیا حالانکہ
 کھنویہ سے کانپور چند میل کا فاصلہ ہے مگر جب میں علی گڑھ کا لچ آیا
 تو وہاں اس کا حال سنا

باز آدم بر سر مطلب جو کچھ اوپر بیان ہوا اس سے یہ معلوم
 کہ زوج اول کو اہل وحی و الہام سے ہونا چاہیے نہ مثل سائر عوام
 یا سباع و ہوام و وحوش و انعام کے درجہ اگر ایسا ہوتا تو نسل
 انسانی کب کی منقرض ہو جاتی اور پنجد موت نے سب کو دبوچ
 لیا ہوتا۔ اسی سے آپ دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ اگرچہ فنا و برباد
 ہو گئے اور ہاتھ موت انکو صدامی رحیل دے چکا اور موت کی
 دشواریاں انکے ایمان پر پڑیں تاہم یہ لوگ اپنے پیچھے ایسی ایسی
 عظیم الشان سرینہ عارین اپنے آثار سے چھوڑ گئے کہ جن کو دیکھ کر
 ہر ایک انسان کی عقل چکا چود میں آجاتی ہے اور اس زمانہ کے حکما
 و عقلا کی آنکھوں کو اسکے عجائبات کی روشنیان خبر دے دیتی ہیں
 دیکھو اہرام مصر کی عالیشان عمارت دیکھو برابی مصر کی
 حیرت انگیز صنعت ایلور کے غار قال ہدین اور تاجر عرب الیفیتا کے عظیم
 مایاں و کار و آفرین و تباغ مسکون فرود و دیگر عجائبات کو نہ نظر فرمادیکھو

ان برانی عجائبات مصر کو دیکھو جو سیر عجیب و غریب ہیں اور	انظر الى تلك البراني المصرية العجيبة الفاخرة ومطالب
وہ مقامات مصر جو ان آثار قدیمہ و دولت پارینہ کی تلاش کجانی	مصر الغربية الباهرة هل تخبرك بشئ من احوال منبأها
ہر ایک کچھ حال بتاتے ہیں کہ کس کس شخص نے انھیں تعمیر کیا ہے یا زمانہ	او بما اصابها من الغرور ودهاما كلابل هي اثار قديمة
کی کیا کیا گردشیں انھیں نصیب ہوئیں ہرگز نہیں بلکہ وہ آثار	الاصول الدائمة تختبرنا عن كمال صناعتها وتنظيمها
قدیمہ ہیں جو دائمی اصول پر قائم ہیں اپنے بنانیہ لون کے	العلوم التي تقصر اذهان الحكماء عن الاحاطة بكمال
کمال دکھا رہے ہیں کہ ان علوم میں انگوہمارت نامہ حاصل	اصطناعها وعجزت العقول عن الوصول الى تخوم
تھی جسکے سمجھنے سے حکماء و فلاسفہ کے ذہن آج تک قاصر ہیں	تلك الاسرار التي اسس عليها بناؤها فحسرت الابصار
اور عقلمیں لوگوں کی ان اسرار کے جز تک پہنچنے سے بالکل	من التكيف بنورها وبعائها وبهرت الاحلام عن التفت
عاجز ہیں کہ جن پرانی عمارتوں کی بنیاد قائم ہے لہذا دیدہ بکشت	في العجايب المودعة في مباهها وتربائها فضلا عن
تو اسکے نور کے دیکھنے سے عاجز محض ہے اور جو عجائبات ان	الاقتدار على ان ياتوا بترجيها على ربها ورواها
جیزوں کے پانی اور مٹی میں سپرد کیے گئے تھے اسکے مثل بنانے	يعارضوا بمثلها في برقيها وصفاتها وكيف ياتون
کا کیا مذکور آتا تو بتا نہیں سکتے کہ کس شخص نے انھیں تعمیر کیا	بمنها وهم عجز واعن الاستطلاع على خبر بانها
اور یا کوئی سر اٹھا کر یہ نہیں خبر لاسکتا کہ کن کن لوگوں نے	الاستشراف على اخبار من تصدى لاجتناء
اسکے بنانے سے کیا کیا فوائد حاصل کیے	الثمار من يد جانيتها
ایک زمانہ تک حکماء و فلاسفہ و مؤرخین ہر قوم	فقد وقع الخلاف بين الفلاسفة والحكماء الاعلام
دلت میں اختلاف رہا ہے کہ ان اسرار کو کس کس بادشاہ	واهل السيرة والتواريخ في كل الاجيال الاقوام في قى
الزمان وعلم يد ائى الملوك بنيت تلك الامم وواحد	الزمان وعلم يد ائى الملوك بنيت تلك الامم وواحد
آج تک کوئی بات قطعی نہیں کہی جس کے کچھ یقینی طور	لم يات ثبوت قطيع انما قد المتبصر اخبروا الايام
پر معلوم ہو سکے	وانى على قلة بضاعة في السيرة الاخبار وقصرها عن
میں باوصف اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کے	الاحاطة بشئ يسير مما قد تضمنته الكتب في الاسفار وقلة
علوم سیر و تاریخ و اخبار و حکایات کتب مختلفہ میں	مما في كنهه نزل قليل مما احتوى عليه السيرة بين الكبار

لاعرفت انه صار هذا البحث مطرحا
للافتاد وحلبة لكل فارس كوار في مضمار
السبق في العلوم والاخبار منذ مدة
تتيف على اربع مائة سنة قبيل ملك
الاسكندر الرومي الى تلك الاعوام
الاعصار ولم يتأت لواحد منهم الا ان يعين
زمانها ونحيد عصرها وتوقيت انها
ولكن قد وصل اليها خبر مرسل
منقطع الاسناد يعزى الى اول فلاسفة الاسلام
وزعيم الحكمة ومؤسس اسسها على
عهد خير الانام سيناء بن ابي طالب
امير المؤمنين عليه السلام انه سئل
عن بناء الاهلام فقال بنى المرحون والنسر
في السرطان فهذا يدل على انها بنيت
قبيل هذه الايام بمدة تتيف على
عشرة الاف اعوام هذا والى الاحب
التشاغل بصنعة الاهرام وكيفية
بنائها فهي لشدة اشتدادها بين
الخواص والعوام اغنتنا عن اضاءة
الوقت في طي الكراريس وقط الاقلام

(طابقية)

اس قدر ضرور واقف ہوں کہ یہ بحث ایک عرصہ
دراز سے مطرح نظر اور گھوڑ دوڑ رہ چکی ہے
ہر ایک شہسوار معرکہ علوم و سیر و توارخ کا چارو
برس قبل سکندر رومی سے لیکر آج تک اتنے
بڑے زائدہ دراز میں کسی شخص سے کوئی وقت
محدود اسکی ابتداء عمارت کا معلوم
نہیں ہوا۔

البتہ ایک خبر مرسل منقطع الاسناد اول
فلاسفہ اسلام وسابق حکمای عرب مؤسس
اساس فلسفہ وحکمت بزمان سید الانام یعنی
حضرت مولانا امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی طرف
منسوب کی جاتی ہو کہ لوگوں نے حضرت سے سوال
کیا تھا کہ اہرام مصر کب بنائے گئے تھے تو آپ نے
فرمایا کہ جب نسطار برج سلطان میں تھا اسوقت
یہ ہر میں بنائے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
اہرام کو بنی ہوئے دس ہزار برس زائد کا عرصہ گزرتا ہے
اور اہرام مصر کی کیفیت اور حالات اس قدر مشہور
ومعروف ہیں کہ بیان ان کے ذکر کی کچھ ضرورت
نہیں محض وقت ضائع کرنے سے کیا
حاصل۔

(باقی دارد)

اصلاح التعليم

بتريكا

الدستور ما قلب السياسة فقط بل كل
شئ حتى التعليم الديني فلاحث علامم التقدم
على طلبية باقتراحهم من الحكومة تغيير سيرة تعليمهم
وهذا ملخص مطالب الادعاء في الاستانة من
نظارة المعارف

(١) تدريس التفسير الشريف بقراءة القرآن الحكيم
الظاهر واسبان اوله وبنائنا السامع ومنسوخ وتطبيق ذلك على
القوانين الفلسفية

(٢) تدريس الحديث الشريف وتراجمه في تدريس التاريخ
(٣) تدريس اصول المباح تراجم وادب وطرق اسانيد
(٤) تدريس اصول الفقه وبيان قواعد الكلية تقرير تعاليم
وتفرعاته وتدريس الفرق في القواعد الاصولية المذاهب الاربع
(٥) تدريس الفقه مع بيان القواعد الفقهية والفرق
وماخذ ذلك من الادلة الشرعية الاربع مع ايضاح
الحكمة الشرعية في ذلك وفلسفة الاحكام

(٦) تدريس التاريخ الاسلامي

(٧) تدريس قواعد ايمان المشهورة

(٨) تدريس سيرة النبوة بالتفصيل

(٩) تدريس التوحيد وذلك بان تدريس طرق تدريس

مذهبي تعليم في اصلاح

شركي مين

شركي مين دستور حكومت بصرف پول على كل انقلاب پيدا كيا بل كيم چيز
كي كايلا پڑھي بيان تھك كہ اسكاشن مذهبى تعليم كيا پونچا پور وطلبين
پيش قدمي كي علامات نمايان ہو چلي مين جيسا كہ انكى اس تجويز معلوم كيا
جو انھوں نے طرز تعليم كي تبديلي كي نسبت حكومت سامنے پيش كي پونچا پور
تسطينيين مين دارالفنون كے طلبين جو مطالبات سرشتہ تعليم كيم مين وطلبين
(١) تفصيل درس اس طرزت ہو كہ قرآن شريف كے ظاہر معنی اور اسباب وول
بھت پونچا پور شرح كي وضاحت كجائے۔ اور قرآن كي قوانين فلسفہ
سے تطبيق كيم دي جائے

(٢) حديث كودرس مين داخل كيا جائے اور بخاري شريف كي تعليم جبرال مقرر كيا جائے
(٣) اصول حديث اور راويون كے حالات سلسلہ اساتذہ كے طريقے بيان كيا جائے
(٤) اصول فقہ كودرس مين داخل كيا جائے اور اس كے قواعد كليات و تفصيلات بيان كي جائين
مذاہب اربعہ مين جو اصولي اختلاف ہو وہ بتا يا جائے۔

(٥) فقہ كي تعليم دي جائے اور قواعد فقہيہ اور جزئيات احكام بيان كي جائين
اور ان مسائل كا مقرر دلائل اربعہ سے بيان كيا جائے اعلان احكام
مسائل كي شرعي حكمتين اور خلاصہ بيان كي جائين

(٦) اسلامي تاريخ داخل درس كجائے

(٧) دنيا كے مشہور مذاہب كي تاريخ پڑھائي جائے

(٨) باني اسلام كے تاريخي حالات بالتفصيل پڑھائي جائين۔

(٩) علم كلام كي تعليم سطح دي جائے كہ علم كلام كا قديم طرز

<p>بالکل چھوڑ دیا جائے اور علمی طور پر موجودہ زمانہ کے طرز کے مطابق بتایا جائے اور علم کلام میں فلسفہ قدیمہ کے جو ہزاروں خرافات مسائل شامل ہو گئے ہیں۔ وہ ترک کر دیے جائیں۔</p>	<p>التوحید القدیمہ ویلقى علم التوحید القاء علیہ لوافق الزمان وبتراء من علم الکلام الا لوف من خرافات الفلسفة القدیمة التي امتزجت به</p>
<p>(۱۰) مذہب اسلام اور دوسرے مذہب کی تعلیم اس طرز پر دی جائے کہ اصول اسلام اور دوسرے مذہب کے اصول کے مابین جو اختلاف ہیں (۱۱) مخالفین اسلام کے حلوں کے جواب دینے کا تقریری تحریری جنگ سکھایا جائے اور اصول فن مناظرہ بتائے جائیں</p>	<p>(۱۰) تدریس الدین الاسلامی یقیہ لادیان وفتن مقتیاسا بایضاح الدین الاسلامی وقواعد واصول لادیان وفتن (۱۱) تعلیم طرق الدفاع عن الدین الاسلامی قولا وكتابة واصول المباحثہ فیہ</p>
<p>(۱۲) طلبہ کو مدرسی اور فنی تربیت اطفال کا طریقہ علمی وعلمی طرز پر سکھایا جائے</p>	<p>(۱۲) تعلیم اصول التدریس و علم قریبہ الاطفال بطریقہ نظریہ و عملیہ</p>
<p>(۱۳) حکمت و فلسفہ کی جدید طرز پر تعلیم دی جائے۔ (۱۴) علم اخلاق کی علمی و علمی تعلیم دی جائے (۱۵) علم الروح کی تعلیم دی جائے (۱۶) دنیا کی عام تاریخ پڑھائی جاوے</p>	<p>(۱۳) تدریس الحکمة والفلسفة علی طریقیہ الحدیثہ (۱۴) تدریس علم الاخلاق نظریا و عملیا (۱۵) تدریس علم الروح (۱۶) تدریس التاريخ العام</p>
<p>(۱۷) ترکی زبان کے اصول انشاء پر تدریس سکھائے جائیں (۱۸) اس امر کی توضیح ہو کہ عیسائیوں اور خصوصاً مسیحیوں کے عقائد نے اپنے مذہب کو کیونکر نشانی کیا اور اسکے لیے کیا طریقہ اختیار کیے (۱۹) پسند و نصیحت کرنے کا واعظانہ ڈھنگ اور جدید طرز پر کچھ دینے کے اصول اور طریقے بتائے جائیں۔</p>	<p>(۱۷) تدریس اصول الانشاء بالترکی العربی (۱۸) ایضاح تشبہ المسیحیین لاسیما البروتستانت بنشر دینہم واسالیبہ (۱۹) تعلیم القاء المواعظ والتصائح واصول الخطابة علی الطراز الحدید</p>
<p>یہ سب خواصہ ان کے مطالبات کا اور اخبارات کا بیان ہو کہ ان کے مطالبات تسلیم کیے گئے اور یہ مطالبات بعینہ وہ ہیں جو ہندوؤں کے علماء کے مقابلہ و اغراض میں شامل ہیں اور جو اکثر ابھی تک پورے نہیں ہوئے اب کون کہہ سکتا ہو کہ جو قوم ترقی کرنا چاہے اس کے لیے صاحب حکومت بہنایا نہوتا برابر ہو۔</p>	<p>هذا المختص مطالبهم وقد ذكرت المجرئ ان طلبهم قد اجیب، وان هذا هو الذي قصدت ان الهندیة التي لم تغز الى ان بالكثر مقاصد ما فن يقول بعد ذلك ان الامم اذا استعدت للنهضة فسواء علیها ان تكون ذات حكومة او لم تكن</p>

الحکف الاسلامیہ

(البقیۃ)

قال ابن خلدون و سبب کثرت ولایۃ صبیح بن مغیرہ مصطفیٰ
 اهل المذنب یتدرشم للولایۃ بعد ما بایع یتدرشم فویہ خولہ
 یونس بن العجز عن الیام بالملک فقوم بکافله من ذرء ابرہ
 وحاشیتہ موالد او قبیلہ ویورک بحفظ امرہ علیہ بن یونس
 الاستبداد و یجعل ذلک ذریعۃ للملک فیجاء الصبیح علی الناس
 و یعودہ الذوات التي بدعوه الیہا تروا حوالہ و یستقیمہ
 مراعیہا متی مکنتہ و یلینس النظر فی الامور السلطانیۃ و هو
 عتوہ یعقده ان خط السلطان من الملک ما هو جلوس
 و اعطاء الصفۃ و خطاب التھویل و القمع مع النساء
 المحجبات ان الحل و الربط و الامور الخفی و مباشرۃ الاحوال
 الملوکیۃ و تفقد ہل من النظر فی الحیش و المال و الثغور و انما هو
 للوزیر و یسلم لہ فی ذلک الی ان تستحکم صیغۃ الیاسۃ الاستبداد
 و یتحی الملک الیہ یوثقہ عتیدہ و ابتاعہ من بعد کما وقع
 لابی یوسف التری و کافور الخشیک و غیرہم بالمشرق
 و المنصورین ابی عامر بالاندلس (انھ) الا تری ان تلک
 المفاسد انما نشأت من تحت الاستبداد بالذات فان
 المستبد ان الذل لا یستحقہ الاہوا و ابتاعہ و احفادہ
 و لذلک یحرم المیراث فیہا و یولی العهد للصغیر ان کان علیہ عن
 اقامۃ الامر و النظر فی الشیاء و کیف یقضم فی الشدائد و یطلب
 الامور من سدا التحلل التدریجی حاجات الناس التدریجی
 فی عوامر السلطۃ صبی تربیہ فی جمود الاظفار و تعقبات
 من بد نشأہ و عتقوان حلیہ بمناعۃ الغیہ

شکی پارلیمنٹ

(بقیہ)

ابن خلدون کہتا ہے کہ اسکا سبب کثرت یہ ہوتا ہے کہ شاہی خاندان سے
 کسی چھوٹے رئیس یا ضعیف آدمی کو حاکم بنایا جائے یا پے کا ولیمہ نہ کر پور
 کیا جائے یا اسکے خرم و ختم کسی پرورش کرین اور جب دیکھا جاتا ہے کہ ملک بانی کرنے
 سے عاجز ہو تو اسکے باپک و زرا اور نوکر کا غلام وغیرہ یا اسکے قبیلہ سے کوئی شخص
 اسکا کفیل ہو کر گزرتا ہے اور یہ تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ بادشاہ کی زمانہ ہستہ و تک
 حفاظت کیجا رہتی اور وہ شخص اس امر کو ملک گیری کا ذریعہ بناتا ہے اسلئے کہ کو لوگوں
 پر وہ میں کہتا ہے اور ان لذات کا عادی بناتا ہے و حشیش پسندی کا طبیعت نقصان
 اور جب تک ممکن ہو ان چاہا ہوں میں ہنکو جاتا رہتا ہے اور سلطنت کی گزرتی اس
 بالکل بھلا دیتا ہے وہ لوگوں کا اسکا خور و شرکے باعث یہ عتقاد رکھتا ہے کہ بادشاہ کا
 سلطنت میں صرف اتنا حصہ کفایت پر چھایا ہے اور دست بیت کر لیا کرے اور وہ
 خطاب بنا دیا کرے اور اپنی عمر پر دہن میں ہنکو عورتوں میں بسر کرے سلطنت کا
 بنو و کشادہ و خوشی شاہی طالات کی مباشرت نگاہی تلاش یعنی لشکر اور خزانہ اور حسن کی
 نگاہی صرف در پر کا کام ہے یہ تمام نظامات و زیریکہ پر کرتا ہے یہاں تک کہ سلطنت
 اور استقلال میں وزیر کا رنگ جم جاتا ہے اور ملک کا رجوع کسی طرف ہو جاتا ہے اور وہ
 ملک کو اپنے بوجہ قبیلہ اور بیٹوں کے لیے خاص کر لیتا ہے جیسا کہ بنی ہود اور ترک اور
 کافور خشیہ می خیر کا شرق میں اور منصور بن عامر کا اندلس میں ہی حال ہوا
 ابن خلدون کا کلام ختم ہو گیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ خرابان صرف شخصی حکومت
 پیدا ہوئی ہیں کیونکہ مستقل بادشاہ یہ خیال کرتا ہے کہ سلطنت کا سختی یا دھوکہ
 یا اسکے بیٹے اور پوتے اور اسکا امین میراث جاری ہوئی ہے اور بچے کو ولی عہد
 بنایا جاتا ہے اگرچہ وہ ملک انی اور سیاسی امور کی نگاہی سے عاجز ہوا اور وہ لڑکا جسے
 دانیوئی گو دون میں پرورش پائی ہو اور بہت کبیرا پیش اور شروع جوانی سے لڑائی و جنگ
 عورتوں کا بھوسا دکانیز الی چور کر دین ہنسی کا عادی ہو کر کر خشیہ میں گھسکتا

الامالید ومغازیہ القنیات الغانیات وبہم
 یسوغ لنفسہ استماع صلیل الصوارم۔
 من قد نشأ وترعرع فی الاصغاء الی نجات الیقین
 والمزامیر صوات المغنیین المطربین متی بہن باجالہ۔
 المجرد السلاہ فی ریح الوحی من شاہد منذر ص صفر
 یقول المدی علی البسط الناعم والرزاق المبتقی وابن الجبل
 عند الاوقات من نمرت فی اشتیاءہ بالکافات
 وبالجملة لما شاہد اعوان الاسلام وانصارہ ہذہ
 الحال من الذل الحاضر فی ثلاث الایمال الاولۃ العرب
 والرومان اسسوا الحکومتہ المجروریۃ حفظ الحقوق
 المسلمین غیرہم من الذمیین الذین خلوا فی ذمتہ
 المسلمین لحقہم ما حکموا واعراضہم ضیعافتہم امولہم
 ذراہم بنار علی ما جیل علیہم الاسلام بالاخوۃ والمساوۃ
 بین المسلمین وحسن الخلاقۃ الاستنطاع بالمجاهلۃ مع اقوام
 اخر من المتدینین بادیان وصوام الخلاقۃ الی اراء اهل
 الحل والعقد والشورۃ کہ ما امرکم اللہ تعالیٰ بقولہ و امرکم
 بینکم فقی تعالوا وشاورہم لا یمسک احدکم علی احد
 الخلفاء اذ قالوا اللہا جری منا امیرکم امیر مدہ بشیر رب
 فقال لا ان محمد من قریش فقی و اخی و اولی لان معنی
 الخلافۃ ہو الذیابۃ عن صاحب الشرع فی اقامۃ المصلح
 العامۃ الدینیۃ والد نیوۃ صیانۃ الحقوق والناس
 یا بڑے بڑے امور مثل درستی نقائص لوگوں کی حاجات کی تدریس سلطنت کے
 باریک پیچیدہ مسائل میں تدریس کو کیونکر طلب کر سکتا ہو۔
 اور وہ شخص جس نے شاد و سارنگی کے نغمے گوئیوں اور مطربوں کی داد و تحسین
 میں نشوونما پائی ہو کوسطح اپنے لیے قاطع تلواروں کی کٹھا کھٹ سننے کو جا کر کھٹکا
 یا وہ شخص جس نے نرم و نازک کچھوٹوں و دراز فرشتوں پر کٹلیوں کا بیج دیکھا ہو دراز
 کھوڑے کو تلوار کی کے غبار میں کیونکر ڈھلا سکتا ہو وہ شخص کیا مصائب کی قوت
 برداری کر سکتا ہو جو جائز کیے موسم میں کافات شتوہ کا خوگر رہا ہو خلاصہ یہ کہ
 اسلام اعوان انصار نے جب دن سلطنتوں کی کلچر اور نس مانہ میں موجود تھیں
 یہ حال دیکھا جیسے کہ قاری رومان کی حکومت تو انھوں نے باریک بینی کی بنیاد
 ڈالی تاکہ مسلمانوں اور ان کے سوا ان کی حقوق کی جو اپنے خون و عزتوں
 اور زمین اور مال اور اولاد کے بچانیکے لیے مسلمانوں کے عہد میں داخل ہوئے ہوں
 پوری حفاظت ہو سکے جیسا کہ دین اسلام کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہو
 کہ مسلمان آپس میں بھائی چارہ اور برابری ساتھ رہیں اور دوسری قوموں کے
 جو مختلف دین رکھتے ہوں حسن اخلاق اور خوش معاملگی سے پیش آئیں اور
 خلافت کا دار مدار تنظیم کی رایوں اور مشورہ پر رہا جیسے کہ خداوند تعالیٰ نے
 اذکرم کیا تھا (او حکام آپس مشورہ سے ہو) نیز در سوال (ای محمد تم
 اپنے اپنے اصحاب) مشورہ کرو) بیان تک کہ انصار نے اس کی بھی جرأت کی
 کہ خلیفہ کی ہوں جبکہ انھوں نے مہاجرین کہا تھا کہ ایک امیر ہم میں ہو ایک تم میں
 ہو اور شیعہ بن سعد اپنے اس قول سے اسکی تردید کی تھی کہ سوئمہ قریش میں سے
 ہیں اور انکی قوم امامت کی زیادہ مستحق ہے۔ اسنے کہ خلافت صاحب شرع کی جانب سے
 اوس ناب کا نام ہو جو عوام کی دینی اور دنیوی مصلحتوں میں لوگوں کے حقوق کو

عن الملک اعتقاد الملک هو اجتماع الضروری للبشر
 الاجتماع کا نام ہو جو ایک دوسری کی زندگی کے مقاصد پورے کرنے کے لیے حاصل ہو
 ید بر امر العاتد ویحفظ حقوقهم یاخذ حق المظلوم
 اس کے معنی یہ کہ ایک شخص ایسا ہو جو عام لوگوں کی تہذیب اور ان کے حقوق کی نگہ رانی
 الظالم لکن بما یقره الغضب علیہ القهر ویوتر لنفسه
 کرے اور ظالم سے ظلم کا حق لے لیکن اکثر اوقات اس کو غضب کا سامنا ہو جاتا ہے
 لغیر فیترزلزل بنیان العدل ویفترق شملہ فیسجد الی
 اور قہر و سب سے غالب جاتا ہے جسے یہ وہ بات اختیار کرتا ہے جو دوسرے کے لیے بہتر ہے
 قوانین الشیاسہ وضوابط المدنیۃ لیسلمہا الکافہ وینقذ
 عدل کی عمارت سے نزل ہو جاتی ہے اور کاشیائے کج بکھرتا ہے جو اس کی سیاست میں
 الی اجرائہا وتنفیذہا فاذا کان ہذا القوانین مفرضہ من
 کے ایسے قواعد و ضوابط کی حاجت پڑی جن کو سب لوگ مانع ہوں اور ان کے اجرا اور
 العقداء و سائر الذل لتوبصر انہا کانت سنیاً عقلیۃ و اذا
 منقذ کے تھے ہوں اس کی نام سیاست عقلی ہو گا اور اگر خداوند تعالیٰ کی جانب سے کسی
 شایع کی معرفت جو ان کو مشروع اور مقرر کرے فرض کیے گئے ہوں تو اس کا نام
 سیاست دینیہ ہو گا جو دنیا و آخرت دونوں زندگیوں میں نافع ہوگی۔

ومادام حضرت الشرح حیثاً یفیدہا ویجربہا کما امر
 اللہ تعالیٰ بعد ان یتولی امرہا احد من اتباعہ اعوانہ باقائہ
 المصالح العامۃ والمحتاج الحکافۃ ولذلک صیر فی الذبیح علی اللہ
 علیہ وسلم فرع اہل الحل والعقد انصبا ببقوم مقام جمہور
 فی سقیفۃ بنی ساعدۃ لئلا یفترق شمل الناس یخمد معہم الاجتماع
 الذبیح الذبیح واستسکایہ علی خلافہ ابی بکر الصمد رضی اللہ
 وساق الناس قادم الی اتباع الضوابط والقوانین المقررة
 من اللہ تعالیٰ وتولی امر الخلافۃ ما شاء اللہ ثم استخلف
 بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 وعہد الیہ بامور الخلافۃ بعد ما شاہد طلحہ
 وعثمان وعبد الرحمن بن عوف وغیرہم
 اور جب تک صلح شریعہ زندہ رہے خود ان قوانین کے مطابق کئے گئے امر کے مطابق نافذ
 اور جاری کرتا ہے اور اس کے بعد اسکے متبعین اور احوال میں کوئی ایک شخص عام کے
 مصالح اور حاجات قائم کرنے کے لیے اس کا کفیل کر رہتا ہے اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وفات کے وقت متطہین کسی ایسے امیر کے قائم کرنے کی طرف متوجہ ہوئے جو پکا صحیح
 جان فہم بن سید اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اجماع ہوئے تھے تاکہ لوگوں کا بندہ ہو کر نہ
 کج رہے جاوڑی اور نبوی اجتماع کی عمارت منہدم نہ ہو جائے اور حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہو گیا اور ان کے ایک لاکھ نوچ حکومت کی اور
 خدا پاک کے مقررہ ضوابط و قوانین کی پیروی کی طوطا کو چھینچا اور جب تک خدا نے
 چاہا خلافت کے ستون پر بیٹھے اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم
 مشورہ لیکر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے جلیف بنایا اور خلافت کا تمام کام

و اخبرهم بما يريد فيه فاشتاوا على رايه
 لما حل يوم عمر رضي الله عنه عاليا و عثمان
 و الزبير و سعة و اعيد الرحمن معهم وقال
 انتظروا طلحة ثلاثا فان جاءوا فلا فاقضوا امركم
 فترك امر الخلافة شورى بين هذه الستة حتى
 افضى الامر الى عثمان ثم لما قتل جمع القوم الى علي
 منهم طلحة و الزبير و المهاجرون و الانصار يريون
 البيعة على يد فابن و قال اكون وزيراً لكم
 حينئذ ان اكون امير و من اخترتم رضية
 فالحوا عليه و قالوا لا نعلم احق منك ولا
 نختار غيرك حتى غلبوه في ذلك فخرج الى
 المسجد و بايعوه و اول من بايع طلحة ثم الزبير
 فانظر هل ترى تلك الحكومة مستبقة ام جمهورية
 شورية و هيئات ان تكون مستبقة فاها ما خلت في زمن
 رشتل عن الحاسبة المراقبة و كيفية تحليل الميك
 استبدادها و قد كان لكل فرد من القوم مجال الحاسبة و السؤال
 و مكان احد يتوكل عليه و لا يقتضيه امر و قد اشد المراقبة
 و المصال على الحقيقة في كل اسئلة النفس حق و باطل اما هذا
 عمر في الله مع شارب طش و سعة و سعة و سعة و سعة و سعة
 السؤال الحاسبة فانه لما قسم قبيلة جاءه من ناحية من نواحي
 حكمة بين الصحابة ثم قام يوم على المنبر ليخطب فوعظ الناس

او اني سر دكر ديا جو كچھ اس بارہ میں آپکا ارادہ تھا اس دن لوگوں کو آگاہ کر دیا
 او حضور نے آپ کی رائے کو پسند کیا پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت وفات قریب آیا آپ نے
 حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور سعد کو مع عبد الرحمن کے بلایا اور فرمایا کہ طلحہ کا
 میں بن انتظار کرو اگر وہ آجائیں نہیں اور نہ اپنا کام کر لینا اور خلافت کا کام ان چار
 افراد کے مشورہ پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ یہ کام عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچا پھر جب
 حضرت عثمان قتل کیے گئے تو لوگ حضرت علی کے پاس جمع ہوئے جنہیں طلحہ
 اور زبیر اور سب صحابہ بنی انصار تھے جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کا ارادہ رکھتے تھے
 آپ انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارا وزیر ہونا میرے لئے سے زیادہ پسند ہے اور جسکو
 تم اختیار کر دے گا وہ کو میں بھی پسند کروں گا لوگوں نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ آپ سے
 زیادہ مستحق ہم کسی کو نہیں جانتے اور نہ آپ کے سوا دوسرے کو اختیار کر سکتے ہیں یہاں تک
 کہ اس معاملہ میں اور نہ غالب ہو گئے آپ مسجد کو تشریف لائے اور لوگوں نے بیعت
 کی سب سے پہلے طلحہ نے پھر زبیر نے بیعت کی۔
 اب دیکھو اور سوچو کہ کیا یہ حکومت شخصی ہو یا جمہوری اور کیسے شخصی ہو سکتی ہے
 جبکہ وہ اپنے زمن رشد میں کبھی محاسبہ اور باقاعدہ نگرانی سے خالی نہیں رہی
 تھیں اس کے شخصی ہونے کا کیونکر خیال پیدا ہو سکتا ہے حالانکہ قوم کے ایک ایک
 فرد کو حساب فہمی اور دریافت حال کی مجال تھی اور کوئی شخص نگرانی کے فقدان
 میں اغفل ہونے اور اپنے ہر ایک خیال میں خواہ وہ حق ہو یا باطل خلیفہ پر حملہ کرے
 پہلو تہی نہ کرتا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہی عمر رضی اللہ عنہ بالین ہم سمجھتی گرفت اور
 لوگوں کی تیزی کے ساتھ مواخذہ کر کے دریافت حال و حساب فہمی سے مامون
 نہ تھے جب انھوں نے صحابہ میں کچھ قبائیل تقسیم کیں جو ملک کی کسی جانب سے
 آئی تھیں پھر ایک دن خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر کھڑے ہوئے تو لوگوں کو کچھ غلط سنایا

وخصهم علی الجهاد فقال رجل لا سمعوا ولا طاعة فقال
 عمر رضی اللہ عنہ لیر۔ قال لانک اثرت نفسك علینا
 فان الاقبیة التي وزعت بین الناس اعطیت كلامهم
 واحدة واحدة واحداً قبائین فقال عمر رضی اللہ
 عنہ من این عرفخ الع فقال لان كلامنا قد اجتاب فی حصه
 تلك الاقبیة فکان لرجل فی قباء الاقبیة ان مع طوی
 قامتک قد اجتبت لک قمیصاً وذلک لا یکن لانی
 قبائین فقال قتد وکنوا خد قبائی و قباء ابنی عبد
 وها انشأرت لنفسی قبائین فقال لان سمعوا وطاعة
 وغیر ذلك من الوقائع والحوادث۔ وان وقعة
 عثمان رضی اللہ عنہ وطلیbare اکبر شاهد علیہ
 وبالجملة الحکومة المستبد لها الطوار وشئون
 منها الحکومة الفرعیة المطلقة التي تنال الغلبة والوراثة
 ومنها الحکومة الدستورية المانعة عن المسألة والحسنة
 ومن لوازمها واثارها اجراء التوریک والامن عن المراقبة ہو۔ اور یہ باتیں خلافت راشدہ کے زمانہ میں نہ تھیں حکومت اسلامیہ
 وہاں ان نص الخلافة الراشدة وقد نشأ الاستبداد
 فی الحکومة الاسلامیة منذ نشأ التوریک والملکیة کا خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ خلافت (یعنی خلافت راشدہ)
 النبی ص الخلافة فلیثون سنتہ ثم یدعون ملکاً۔ تین برس کی عمر میں یہ ملک ہو جائیگا۔

سید علی زینبی
 ادیب دارالعلوم
 ندوۃ العلماء

السید علی الزینبی
 مد کل د ب بد ادالعلوم
 لندوة العلماء

القلم والسيف

لحظة المولى عبد الباسط أفندي

اليوم صار زمام الأمر للقلم	والحكم ليس إلى الأسياف في الأمر
كانت عرى القوم بالأسياف محكمة	الآن أبرمها الأعلام بالحكم
كهربك ما سكبت من حكمة وهدى	وبين ما سفكت من دمة ودم
لا تفتلوا وذروا الأسياف نائمة	فليس هذا زمان الحرب والقلم
خذوا اليراع وهبوا للقرع به	فالיום يوم قرع الناس بالقلم
فبادروا بضياء العلم يهدينا	فتحن من فقدة في حندس الظلم
وسابقوا بها الأخوان في طلب العلم	علومها دواء الداء والسقم
فما لنا لا نألهم غير فارعة	لبا زخر الشرف العليا والشمم
ونحن صرنا وضيع القدر بيلتهم	نسقر بالمخسفات ما فينا من السدم
سير واعم الدهر واستنوا بسنته	فن يعالج بصرع على الرغم
فليس يغنيك شئ أنت ناسبه	إلى الأوامر من مجد ومن كرم
نوازل الدهر بنا بتنا بك كلكه	وهاضنا الدهر بالتصريف والمضم
ياد بختي متى هذا الهوان بنا	والدهر غادرنا الحمما على وضع

له البيان :

العلماء أول محتاج إلى العلم وشفرة السيف تستغنى عن القلم

مقطعات الجرائد

فرنسا و مراکش

قابل الوفا لفرنسا وی مولای عبد الحفیظ
و کلامهم بالاسم الرسمیة یعتقدهم کو کتبہ من فرمان الخزن
علی حیو طلم المظہمة و ملا و صلا الی القصر ترجل الجمع
و غزت الموسيقى ، و كانت الجنود ترصف اصفافاً متحدة
القومہ ان القائد لما مثل المیوینیون من و فی فرنسا السام
اھام مولای الحفیظ تالاعی مسامع الخطباء لاتی

یا صفا الجلالة ! انشر بان اقدام لجلالتکم
الاوراق الموزنة بتعین منہ باص قبل الیہم و فرنسا و
لک حکومتکم و قد اذات الحکومة فرنسا و ان تم شکم
مجلوسکم علی عرش المشرق کلفتی بان النقل الیکم عبادا
صلواتها و هي ترغان تحفظ مع جلالکم العلائق الودیة
کانت طاد لکامع اسلافکم و صوامع والک کم الحمید
مولای الحسن و انا و اتق بائی ساجد حکمتکم و صاعدا فی
تتمیم تمیحتی یكون طاه احسن تانیر علی علائق الحکومتین

اخبارون کے انتخابات

فرانس اور مراکش

فرانسیسی ڈیپوٹیشن مولای عبد الحفیظ سے ملا سب سرکاری
لباس میں تھے انکے آگے مراکش کے سواروں کی ایک جماعت اپنے لیے
گھوڑوں پر اترتی تھی لوگ محل میں پہنچے تو سیاہ ہو گئے اس وقت
با جابجی لگا فوج صف بستہ ، زیر کمان سپہ سالار اور کمانڈر گنر
رہی تھی جب سپرینٹنڈنٹ فرانس ڈیلیگٹ مولای عبد الحفیظ کے سامنے آئے
تو مندرجہ ذیل پیغام پڑھا۔

جلالتاب ! میں آپ کے حضور میں ان کافذات کے پیش کر رہی
باریابی حاصل کرتا ہوں جو فرانس کی طرف سے میرے ڈیلیگٹ
ہونے کی خبر دیتے ہیں فرانسیسی گورنمنٹ آپ کو مزنی تحت پڑھنے کی
مبارکباد دیتی ہے اور مجھے تکفیدی ہو کہ اسکی دوستی کی عبارتیں آپ سے
عرض کروا رہی ہیں اور یہ کہ وہ چاہتی ہو کہ وہ دوستانہ تعلقات آپ کے ساتھ
قائم رکھے جو آپ کے اسلان خصوصاً آپ کے والد ماجد مولای حسن کے ساتھ
اور مجھے یقین ہو کہ آپ کی گورنمنٹ ہمارا انجام دینے میں میری مدد کرے گی
جبکہ نہایت اچھا اثر دونوں گورنمنٹوں کے تعلقات پر پڑے گا

ایران

شاہی فوج اور باغیوں میں لڑائی جاری ہے گورنمنٹ انگلستان اور
روس تاک میں ہیں ، اخیر خبروں کے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی فوج کو کئی
جگہ شکست ہوئی ، مگر ٹینیسی پارٹی بھی بوجہ اپنے قلت طریق کے قریب ہے
کہ ہلاک ہو جائے لیکن وطن کا جوش اور سچی آزادی کی آگ کبھی

ایران

الحریتیتہ بین النائرین وجود الشاہ و حکومتہ
نکلتہ اور سیا تلمعاً فیھا و الاخبار الاخیرہ تہ اعلان جنو
الشاہ حاد قواھا و موافق کثیر ایاض و خربلا ستی کا دان
لقلہ ذاتیک و لکن العیر الوطنیة و الحریتة الصما قکا تمحل

نارھا کلائیواری اوارھا، وعند اللہ علم العاقبة

السکة الحکیم بین حکم ومکة

تبشیر اخبار وصول خستہ طواید غمانیہ من طواید
السکة الحکیم التجاریۃ الی ثغر جنة اللبداۃ فی عمدة
السکة بینھا و بین مکة وان سمو امیر مکة
ودولة الالی بیذکان الجهد فی تحید السبیل
لاتمام هذا المشروع المجلیل فی عهد قریب -

نشر المعارف فی العسک

یسنان سمو الامیر دولة الالی صفتان اهتماما کبیرا
بتدبیر علینہ نشر المعارف فی العلوم ومکة بعد فاعرفان
الداء العضال لکن تنشاء عن الثورات الفتن و الجمل قد
تبع کثیر المحسنین باموال کثیرة لانشاء عدا متکا ابتدا
بعد ما تالفت جمعیۃ لهذا الغرض لشریف

بین الیمن والاستانة

وصل الی الاستانة العلیۃ خستہ من السادات
العلماء الیمنین لانی من قبل الامام یحییٰ مع من تعین
لرافقة من الضباط والعساکرو قد استقباهم علی الباخرة
الحدیویۃ الی اقلۃ من قریب قبل الصدرة العظمی
انھن قبل الحریتۃ وانزلوا فی محل فھم مع الکرام

توسط روسیا

ان سفیر روسیا بلغ رسمیا للصد لاعظم اقوسط

نکھنے والی نہیں، انجام کار خدا جانتا ہے،

ریلوے لائن جبرہ و مکین

محازیہ ریلوے کی پلٹنوں میں سے پانچ پلٹنوں کی جبرہ کی
سرحد پر اس غرض سے پہنچنے کی خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ جبرہ اور مکہ
لائن کا کام شروع کر دیا جائے، میرکہ اور والی مکہ لائن بچھانکی
کوشش کر رہے ہیں تاکہ یہ گران قدر تجویز تھوڑے زمانہ میں
پوری ہو جائے،

عرب میں علوم کی اشاعت

ہیں نہایت خوشی ہے کہ امیرکہ اور والی مکہ ایسی تدبیروں کے
اہتمام میں ہیں جو کہ میں علوم کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں
کیونکہ انھوں نے جان لیا ہے کہ دہشت بیماری جس بغاوت اور فتنہ
بیدار ہوتے ہیں جل ہر اور بہت سے محسنوں ایک رقم کثیر ابتدائی
مدارس اکھولنے کیلئے ہی ہو ورنہ انھیں اس مبارک غرض کیلئے رقم ہوتی ہے

یمن اور آستانہ

آستانہ علیہ میں پانچ یعنی سردار اور علما مع چند ان افسران
فوج کے جو ان کے ساتھ ہیں امام یحییٰ کی طرف سے آئے ہیں ان کا
استقبال اس ایٹم سے ہوا جس میں وزیر اعظم کے ڈیلیگٹ اور
ان کے علاوہ محکمہ جنگ کے ڈیلیگٹ بھی موجود تھے اور بہت عزت
کے ساتھ ایک خاص محل میں انہیں آگے،

روس کی ناشی

روس کے سفیر نے وزیر اعظم کو سرکاری طور سے اپنے گورنر کے

دولتہ بین الدولتہ العلیہ وبلغاریا و عرض علیہ
المشروع الذی سوا یحکم المنازعة بر ان شاء الله

استقالة سفیر الحج

قد کان تعین حضرت مسطفی خان الذی کان مستشاراً
لسفارة ایران فی الاستانة سفیراً لهذا الدلالة فینا لو کان
قبل سفرة لحدامہ وریثہ نازارہ وفد من قبل جمعیۃ
الایرانیین وطلبوا منه ان یتنوع عن قبول منصب کان
معین من قبل الشاہ الذی لا تعترف الامتداد لایرانیۃ
بسلطتہ ولان حکومتہ اذربجان التی تحارب الشاہ
باصدق علی تعینہ فرای مسطفی خان ان یتنوع عن
وظیفۃ دفع اللاشکال وبلغ استعفاؤہ بالامس
تلغرافیا حکومتہ الشاہ واعداد الیہ امیع البوسطة
اوراق الاعتماد

المکاتب فی مقدمہ ونیہ

من المدن التی تکفر بالاحسان و تحزی الحسنة
بالسیمة مقلد ویتالی کلماتہ من فرصۃ ثور فی وجہ
الدولتہ العلیہ والحال ان الدولتہ طامع من متوالیۃ
علی مقدمہ ونیہ لہذا المکاتب لقی انشاءتھا الدولتہ
فی مقدمہ ونیہ بلغ عددا الی ۳۰۰ مکتب

الحجۃ علی مولای عبد الحفیظ

بینما کان مولای عبد الحفیظ سلطان مراکش سائلا

دولت علیہ اور بلگیرا کے درمیان لابی ہونی کا اعلان کیا اور وہ
تجویز پیش کی جس سے عقربا بہ انزال کے خلاف فیصلہ فیصلہ ہو جائے

ایک ایرانی سفیر کا استعفا

مصطفی خان جو پہلے ایرانی سفارت قسطنطنیہ میں مستشار تھے وہ
ایران کی طرف سے وائمن سفیر مقرر ہوئے تھے لیکن قبل اسکے وہ
قبل سفرة لحدامہ وریثہ نازارہ وفد من قبل جمعیۃ
الایرانیین وطلبوا منه ان یتنوع عن قبول منصب کان
معین من قبل الشاہ الذی لا تعترف الامتداد لایرانیۃ
بسلطتہ ولان حکومتہ اذربجان التی تحارب الشاہ
باصدق علی تعینہ فرای مسطفی خان ان یتنوع عن
وظیفۃ دفع اللاشکال وبلغ استعفاؤہ بالامس
تلغرافیا حکومتہ الشاہ واعداد الیہ امیع البوسطة
اوراق الاعتماد

مقدمہ ونیہ میں پراگمائی اسکول

ان شہروں سے جو کفران نعمت کرتے ہیں اور نیکی عوض برائی
سے شیتے ہیں مقدمہ ونیہ ہی جو جب ہتھیاتا ہے دولت علیہ کے خلاف
بغوت کرتا ہے حالانکہ دولت علیہ کے مقدمہ ونیہ پر تو اترا حسنات
ہیں جن میں ادنی وہ پراگمائی اسکول میں جنگ دولت علیہ نے
مقدمہ ونیہ میں قائم کیا ہے اور جنگی تعداد ۳۰ ہے

مولای عبد الحفیظ پر حملہ

مولای عبد الحفیظ سلطان مراکش اپنے محفل میں اعلان

فی فناء قطر محاطا بجال ولتاد هجم علیه احد
المرکبیین و اراد الفتک به فاعتضه احد الحجاب
قبل ان یصل الی صولاه و جرده من سلاحه الذی
کان یخفیہ تحت رداءه وقد اطعمه مولای عبد الحفیظ
رباطه جاش وثباتا عظیمیا، ولما سئل المعتدی
عن الاسباب الی حمله علی الزکا هذا الجرم لقطع قال
ان الذی حمله علی ذلک ما راہ من علاقه السلطان بالاجا
وقد امر مولای الحفیظ بحملہ الرجل فی محل الحادثۃ
عبد الحفیظ نے اسی حکم پر اسنو سزا دی

طلبہ جامع ازہر کا ایک

طلبہ سے ازہر نے متممین ازہر کے خلاف ایک کر لیا ہو رہا
میں انہما چھوڑ دیا ہوا بازار میں نہایت جوش کے ساتھ نکلے
منظمین و متممین وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی بنا کر معاملہ کی
تحقیق کو بائگی طلبہ کو شورش نہ کرنی چاہیے

مصر میں عمالقہ کی سلطنت

عما القہ عرب کی ایک پرانی قوم تھی جس نے اپنے وطن سے نکل کر
شام و عراق و مصر و سندھ میں مختلف سلطنتیں قائم کی تھیں جسکی
طرح سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ سلطنتیں کس نہایت میں قائم ہوئی تھیں عمالقہ
کی شاخ مصر میں حکمران تھی اہل مصر کو یکسو بنانے کی راہ دیکھتے ہیں۔
ان کے حالات تاریخی میں ہیں مگر حال میں علما کی کوئی وجہ کو اس
قسم کے آثار ملے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہو کہ یہ عربی سلطنت دریا
فرات (واقع عراق) سے لیکر دریائے نیل واقع مصر تک وسیع تھی

اعتصابی لاہریین

اعتصابی لاہریوں نے اولیاء الہ و روضہ کو احضور
الدرس فخر جو فی السوق ناثرین طالبین الحقوق
و اولیاء الہ و روضہ ہمہ تشکیل جمعیت نفقش الہ
ویدعوہم الی الاطمینان و السکینۃ

دولۃ عمالقہ مصر

العما القہ عربیۃ عربیۃ خرجت من دیارھا (العرب) و انشأ
دولتی بالشام و العراق و مصر و السنط فی زمن لم یحد
الی الان مدتہ ۱۰ و الفرج الذی تولت منهم الدیار المصریۃ
لیہم المصرون الہیکسوس و ملوک الرعاۃ وقد عشت
اخبارہ الذل جعلہ و لکن النقاہین فی انما اللص و قضا
بلا مس علی ان اردل علی سقہ ملکہ مولاء العرب فقد کانت
عمد من الفرار فی العراق الی النیل (مصر) -

مراسلات

ندوة العلماء کا عربی اڈیس

جناب مولوی ابوالوفائنا اللہ صاحب اڈیسٹراہل حدیث نے عربی اڈیس ندوہ پر چند نچوی اعتراضات کیے ہیں اور ندوہ کی تعلیم عربیت کو ناقص بتایا ہے۔ لہذا میں جناب لائماں موصوت کے اعتراضات اور اسکے جوابات کو شائع کرتا ہوں اہل علم اس سے خود سمجھ لینے کا اعتراض کس درجے کے ہیں اور پھر جواب کس یا کیا ہے

مولانا ابوالوفاء صاحب فرماتے ہیں کہ پُرانے فصیح عربی میں قاعدہ ہو کہ مخاطب چاہے کیسا ہی معزز و ذی ثروت ہو مفرد کے صیغہ ہی سے خطاب کرتے ہیں اور وجہ اس کی یوں فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں سب کے لیے صیغے طلحہ و طلحہ بین اور متنبیٰ مؤنکر و رشاعر سے آپ اپنے مدعا پر سند بھی لاتے ہیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ پُرانی فصیح عربی میں بھی مخاطب کے عظمت و جلال کی وجہ سے مفرد کی جگہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور متناخرین فصیحی عربی کے قواعد التزام کر لیا ہے اور یہی اب آداب میں داخل ہے حدیثۃ الافراح شریفی و عجب العجاب و انشای حسن عطار وغیرہ میں اسکی تصریح موجود ہے اور متنبیٰ جسکو آپ عرب کا مؤنکر و رشاعر کہتے ہیں وہ بھی اپنے معزز و مدد و کرم سے مخاطب کرتا ہے اور بیسیوں جگہ اسکے اشعار میں یہ محاورہ بھی مستعمل ہے جیسا کہ وہ کافور کی طرح میں کتا ہے۔ اقل سلامی حب ما خف عنکم واسکت کما لایکون جواب

متنبیٰ کے ایک انداز کو محبت میں پیش کرنا اور دوسرے طرز کو نظر انداز کرنا انصاف کے خلاف یا قلت نظر کی دلیل ہے۔ اب مجھے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے مولانا اہل حدیث قرآن و حدیث کو ضاحت کی حد سے خارج کرتے ہیں یا کیا کرتے ہیں اسلئے کہ آپ کے قاعدہ کے بموجب نماز مفرد و متنبیٰ و جمع سب طلحہ و طلحہ بین اور ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ ناجائز و عیب ہے اور قرآن میں سیکڑوں جا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بصیغہ جمع فرمایا ہے مثلاً نحن خلقناکم۔ اے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم نحن الزاد علی وغیرہ وغیرہ کیا یہ سب غیر فصیح اور عجیب محاورہ ہیں ہر معاذ اللہ من ذلک۔ اور خاص مخاطب کی تعظیم کی غرض سے جمع کا استعمال وہ بھی قرآن میں موجود ہے سورہ مومنون میں ہر قال رب ارجعون۔ ارجعون کی جگہ بوجہ تعظیم

صیغہ جمع یعنی ارجعونی استعمال کیا گیا آپ کے قاعدہ سے تو بالکل عربی غیر صحیح ہو مگر سیادی زنجشیری نیشاپوری خجائی
عامہ مفسرین و علمای عربیت اس جمع کو تعظیم کے لیے کہتے ہیں اور عربی عرب کے اشعار سے اسکی سند بھی پیش کرتے ہیں
کشاف میں یہ خطاب باللہ بلفظ الجمع کقولہ ع فان شئت حومت النساء سو اکم وقولہ ع الافارجونی یا الہ محمد
کیا آپ کے نزدیک یہ عربیہ کا کلام بھی غیر صحیح ہے۔ آپ حدیث کا حال سنئے صدہا حدیثیں آپ کے قاعدہ سے غیر صحیح قرار
یا انگلی سلام و تحیت میں واحد و جمع سب کے لیے ارشاد ہوا السلام علیکم اور علیکم السلام واذا سلم الی احد
فلیقل السلام علیکم خمس شرح حدیث فرماتے ہیں بصیغۃ الجمع ولو کان واحداً لقصد التعظیم ولہ السلام علیکم
کی بھی روایت آئی ہے دس میں بھی شرح حدیث لکھتے ہیں بصیغۃ الواحد اشعلوا بائنا جائز وان الاول (الجمع) اولی
علیہ ہذا القیاس جواب ارشاد ہوتا ہے کہ یون کو یہ صیغہ لکھو اللہ وصلیہ بالکلمۃ دس میں اور یغفر اللہ لی و لکم
دس میں حب لنا و لکم دس میں و یحسنا اللہ وایاکم و یغفر لنا و لکم بیان بھی شرح حدیث نے تصریح کر دی ہے الجمع
للتعظیم الاحترام و یجوز ان لا یتفاء بالحدھا و افراد الخطاب لکن التعظیم اکمل و الجمع افضل۔ اور مولای میں افراد ضمیر
کی وجہ یہ ہے کہ شخص ایڈریس پڑھتا ہے اور پیش کرتا ہے پہلے اپنے آپ کے تخصیص شروع کرتا ہے پھر تمام تر سنیوں کی عرضداشت
بصیغۃ جمع انکی طرف سے پڑھتا ہے فلیف الاعراض۔

۵ پھر فضائل اہل حدیث فرماتے ہیں ان المسلمین منذ وجد والی یومنا هذا اس میں تاکید بضرورت اور جبراً
غلط اس لیے کہ ہمیں جستجو و تلاش کا مفہوم ہے جو بیان مقصود نہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ غیر قوم سے اپنی گذشتہ ذات
عرض کرنا بیشک سمین تاکید کی ضرورت ہے بالخصوص جب اسکے بعض افراد میرے سخن کے غیر مصدق ہوں اور ہمیں جاہل
و وحشی سمجھتے ہوں۔ علاوہ ازیں ان کو ہمیشہ تاکید ہی کے لیے سمجھنا قصر نظر کا کافی ثبوت ہے اتفاق وغیرہ میں صحیح
موجود ہے کہ ان کبھی معنی نفع بھی ہوتا ہے الثالث معنی نعم انبتہ الاکثرون وخرم علیہ قوم منهم المبرر ان هذا
لساحان۔ اور وجود کے معنی فہم میں آچکے تحت غلطی ہوئی مولانا اسکا مصدر وجود ہونہ و جہان۔ اور وجود کے معنی
ہستی و یافتن مطلوب و نون ہی ہیں اول میں کسی طرح کی جستجو نہیں معنی ثانی میں البتہ اسکا احتمال ہے۔ صراح
و تلج المعروض وغیرہ کتب لغات ملاحظہ فرمائیے ایک معنی کو یاد رکھنا اور دوسرے کو بھول جانا یا قصد اپلو تہی کرنا
قلت نظر و بجا تعصب کی دلیل ہے تفکر۔

نمبر ۱۔ ایڈریس کا جملہ عیسیٰ بالذین ولوفیہم ولذین اسہین فاضل اہل حدیث کو عیسیٰ اور پھر اسکے تھے
لو بہت بُرا لگا اور اسے بے ربط فرماتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے ربطی کے وجہ آپ نے ارشاد نہیں فرمائے پھر اس کا
جواب ہی کیا دیا جائے

اور صلح کا فقرہ فی کل املہم دینا کھان اودنیاویا۔ سبحان اللہ ایسا بلیغ و فصیح ہو کہ حریری اور لکچر منہ زور شاعر
متنبی کو بھی نہ سوجھی تھی۔ دنیاوی کی نسبت اگرچہ لکچر صحیح ہو مگر نہ قرآن میں کہیں نہ لفظ آیا اور نہ احادیث مشہورہ میں
یہ متنبی نے استعمال کیا نہ حریری نے پھر اہل حدیث ہو کر یہ بدعت ہزار بار عجیبی ست

نمبر ۲۔ آپ فرماتے ہیں استوجب کی جگہ واجب ہونا اچھا تھا مگر وجہ نہیں ارشاد فرمائی ہے دلیل صلح کو نہ کرکئی
قبول کر سکتا ہو اور صاحب ایڈریس کا مقصود طلب وجوب ہو اس لیے استوجب کہا آپ اس سے قطع نظر فرماتے ہیں
نمبر ۳۔ نتائج اضافات پر آپ اعتراض فرماتے ہیں کہ اعتدال سے زیادہ ہیں مگر یہ اعتراض بھی باطل ہے کیونکہ
لازم تھا کہ کتب بلاغت اسکی تحریر فرماتے پھر متجاوز عن الحد سے فرماتے دو نہ خط اقتداء مولانا کو یہ خیال نہ کہ اکثر مرکب لفظ مجموعی
معنی کی حیثیت منفرد اور واحد ہی قرار دیے جاتے ہیں جیسے جامع دیار بکرو مدرسہ بعلبک سیطرح بیان بحی اعلوم ندۃ العلماء
کو ایک ہی شے سمجھیے اور اب اضافات کو شمار کیجیے تین سے زیادہ نہیں اور جس کلام میں داخل ہو جو قرآن پاک میں بھی اُرو
سائر ہو ذکرِ حذرِ ربک عبد ذکر کیا۔ اور الف لیلہ وغیرہ کتب محاضرات میں ایسے نتائج اضافات کی بیسیوں نظیریں موجود ہیں

نمبر ۴۔ فی بدء الاظہر الترہیب بالندۃ۔ مولانا ہی معترض فرماتے ہیں۔ معافی کے قاعدہ تقدیم ماحقہ التاخیر
یقید المحصر۔ کے مطابق یہ طرف بے محل ہو کلام یون چاہیے تھا ظہر الترہیب بالندۃ فی اول الامر۔ میں عرض کرتا ہوں یہاں
تخصیص کی ضرورت تھی اس لیے کہ قوم کی طرف ظہر ترہیب مندہ کے ابتدا ہی زمانہ میں ہوا تھا اور ترہیب بھی ترہیب کا مل جسے
الف لام بتار ہوا اس لیے متعلق مقدم کیا گیا۔ اور سنیے یہ قاعدہ جوابے پیش کیا ہو یہ غلطی ہے نہ کہ کلیہ محققہ دیکھیے نوٹ
حدیث میں صحرمان اور آتسی مثال بھی ہو کہ ایک ہی آیت میں تقدیم متعلق نے ایک ایک جگہ حصہ تخصیص کا فائدہ بخشا
اور دوسری جگہ نادر جیسے غیر اللہ تد عثمان کنتہ صادقین بل یا لہ تد عثمان۔ دیکھیے پہلی جگہ (غیر اللہ) صحرمان اور دوسری جگہ
(بل یا لہ) میں ضروری ہو۔ مولانا صاحب کتب مختصر کے مسائل پر پھر و سار کے اعتراض کرنا اور قناوے و مطلبات فن کے مسائل غفلت
انصاف کے خلاف اور قصر نظر کی دلیل ہو۔ اب پھر میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ علامہ ابن حاجب نے شرح مفصل میں اس قاعدہ کی

مخالفت کی ہو آپ اسے بغور پڑھیں اور اگر دستیاب نہ ہو تو اتقان میں اسکے مبسوط مباحث مطالعہ فرمائیں
نمبر ۸ - دفع الخصام الحادث فی احزاب کی جگہ جناب مولانا می معترض فرماتے ہیں کہ یوں چاہیے تھا
 دفع المخاصمہ بین احزاب الکافۃ - میں عرض کرتا ہوں کہ تبدیل کی وجہ کیا ہو وہاں بالکل سکوت پھر بلا دلیل اعتراض پھینکی
 خصام کی جگہ مخاصمہ کا لفظ شاید اس غرض سے ہو کہ شراکت کا اس تصور ہو - میں کہتا ہوں خصام میں بھی وہی مقصد ہے
 کتب لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی بتائے گئے ہیں صراح میں ہو مخاصمہ خصام پیگا کر دین باہم اب انصاف شرط ہو
 کہ چار حرفی لفظ کی جگہ چھ حرفی لفظ لانا کون سی فصاحت ہو اور فی احزاب الامم کی جگہ بین احزاب الکافۃ نہیں معلوم
 کس قدرہ کی غرض سے ہو اگر یہ خیال ہو کہ فی احزاب کا تعلق الحادث سے ٹھیک نہیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے
 اور حدیث فیم حدیث کے محاورہ سے نادان فہمی -

نمبر ۹ - تخفیف نفقات عوائد الفرج والا لہ مولانا اہل حدیث فرماتے ہیں تخفیف کے معنی پست کرنا
 یعنی وہ پستی جو بلندی کے مقابل میں ہو حالانکہ وہ بیان پر نہیں - میں عرض کرتا ہوں کیوں مراد نہیں - بیشک نہ وہ نے
 شادی وغنی کے بند نفقات کو پست کرنا چاہا اور کوشش اس میں کی - پھر مولانا می معترض فرماتے ہیں پس کلام یوں چاہیے
 سبھا فی سد باب الامرافات فالفرج والبلیات - میں عرض کرتا ہوں الامرافات وہ لفظ ہے کہ قرآن میں کہیں نہیں اور
 نہ حدیث میں مثلاً نہ حریری و فرزدق و ابو العتاہیہ و بحری و ابونعام و متنی نے استعمال کیا مگر مولانا می معترض اہل حدیث
 ہو کر یہ بدعت رواج دے رہے ہیں خلک شیعہ عجب

نمبر ۱۰ - محلاً للایتام - مولانا می معترض فرماتے ہیں اس مطلب کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ یوں چاہیے
 دارالایتام لایتمیدہم میں عرض کرتا ہوں - اگر درخانہ کسبت یکوف بسبب و خیر الکلام ماقول وحل عرف و عام قرینہ
 بہترین دلالت ہو کوئی احمق سے احمق ہوگا بھی نہ وہ کی طرح جو محلاً للایتام ہوا سے متبعون کیلئے کہ ایک کامکان یا کامیو کے
 لائمی محال کی سرای نہ بھیگا - اور آپ جو اصلاح میں توضیح فرماتے ہیں لایتمیدہم بیان پھر بھی زیادہ وضاحت درکار ہے کہ
 تربیت دینی یاد دہانی اور وہ بھی بطرز جدید یا قدیم اور مکان معمولی ہو یا عظیم الشان کو ٹھی و بنگلہ اور وہ بھی فرنیچر سے آراستہ
 سادہ و غیرہ وغیرہ آپ ہی فرمائیں ایڈریس کا ہے کہ ہوا انجیر رنگ بک یا انسا کلو بیڈ یا پیش کرتا ہوا لالہ لالہ لالہ
نمبر ۱۱ - فاصیلہ مافسد منہ مولانا می معترض فرماتے ہیں کہ صلح کی ضمیر کی وجہ سے انتشار ضمائر ہو جو ناجائز ہے

میں عرض کرتا ہوں کہ اڈیٹر اندوہ نے بے شک یہ غلطی کی کہ ہر لفظ پر اعراب نہ دیدیا اور اپنے سابقا بل ہر ناظر اخبار کو سمجھ لیا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب اقدس نے صیفہ مجھ کو لکھ کر معروف پڑھ لیا اور ضمیر کا مرجع ڈھونڈھنے میں وادی قضا کی خاک چھان ڈالی حالانکہ مفعول لم یسم فاعل آپ کے پاس ہی موجود فالجیب من الفحول حیث لا یمیز الفاعل عن المفعول۔

نمبر ۱۱۔ لوجود شہود متحدی الناس مولانا می معترض فرماتے ہیں کہ شہود کا لفظ بالعموم جماعت محقرہ میں مستعمل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے شہودہ قلیون۔ میں عرض کرتا ہوں شہودہ کا عام استعمال جماعت محقرہ میں غیر مسلم کتب لغت و اقوال علمای عربیت میں کہیں اسکی تصریح نہیں اور قرآن پاک کی آیت شہودہ قلیون میں لفظ شہودہ کی تنوین تحقیق پر ال ہو نہ اصل لفظ۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ تنوین ہمیشہ تحقیر ہی کے لیے ہے نہین نہیں بلکہ کبھی اس سے تعظیم و شان و وقعت بھی سمجھی جاتی ہے اور کبھی اسکا عظیم الشان ہونا بھی معلوم ہوتا ہے جیسے عذاب الیم وغیرہ میں اور تعظیم بمعنی تفخیم جیسے وسلام علی نوح فی العالمین اور سلام علیہم وعلیٰ آلہم وعلیٰ صحبہم وغیرہ میں علامہ جلال الدین یونانی اتقان میں تصریح کر دی ہے۔

نمبر ۱۲۔ کلفہ اساس الحیاء مدینہ۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں نکرہ فائدہ عموم کا دینا ہر اسلئے للجامعة الدینیة جائز ہے۔ میں عرض کرتا ہوں تنکیر سے کبھی غرض افراد و جماعت بھی ہوتی ہے یعنی ایک جامع دینی کے اساس کل بیان بیان مقصود ہر اسلئے تنکیر ہی زیادہ مناسب اور حق دینی سے فی الجملہ اس عموم کی تخصیص ہو گئی پھر الف لام لانا اور حروف زیادہ کرنا کیا ضرورت تھا اور پھر تنکیر عرض کرتا ہوں کہ اتقان وغیرہ میں یا کتب اصول فقہ میں تنکیر کے مباحث و اقسام ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر ۱۳۔ دارا قلمہ۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں الف لام زیادہ کر دین پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور پھر کو گناہ لفظ لفظوں کے بڑھانے کی ضرورت نہیں اور ایجاز کے خلاف ہے۔

نمبر ۱۴۔ بنیاد صریح تصنیف مولانا می معترض نے غلط پڑھا غلط اعتراض کیا پھر جواب کیا دیا جائیگا۔ اور چونکہ وہ کی ترتیبوں کی طرف سے یہ اثر ہے جس میں وہ اپنے کارناموں کا ذکر کرتے ہیں اسلئے بنیاد ہی کہنا مناسب کیونکہ اسکی تصریح نہ وہ کی تصریح تھا۔

نمبر ۱۵۔ وہی تقدیم ظن کا جھکاؤ اسکا جواب لایا گیا اور پھر بھی کہتا ہوں کہ ہاں ہاں قصہ تخصیص سے مقصود اور اس میں کوئی قباحت نہیں اگر ہو تو بدلائل پیش کیجیے۔

نمبر ۱۶۔ ارتجال الخطب۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں عام خطبہ اردو وغیرہ نہ شامل ہو اسلئے العربیہ کی قید ضروری ہے میں عرض کرتا ہوں الخطب کا الف لام اپنے معنویہ خطبہ عربیہ کو بتا رہا ہے پھر یہ ضرورت کیوں کوئی لفظ بڑھایا جائے۔

نمبر ۱۸۔ وہی تقدیم ظرفت جس کا جواب مکرر گذارش ہوا۔

نمبر ۱۹۔ قد اضعفنا فی نصا بالتعلیم مولانا می معترض فرماتے ہیں افاضہ کا صلہ الی آتا ہے نہ فی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اضعفنا خود آپ لکھتے ہیں اور اعتراض کے لیے پھر اسکو اضعفنا پڑھتے ہیں یہ عجیب منطقی ہے۔ ایڈریس پر اعتراض نہیں اپنی زبان پر ہی اعتراض ہو اور ہونا بھی چاہیے صغیر جو تھا وکیر جو تھا پھر میں عرض کروں گا کہ غریب نے بان کا بھی قصہ نہیں کہتے عینک کا قصہ ہر کہیں اس وقت غائب تھے جس کے آگے پیچھے کا دعوہ ہوا اور خاکو ضار پر مقدم کر دیا و لیس العجب فان لکل سالک زلۃ و لکل جواد کبوة ع میں الزام انکو دیتا تھا قصہ اپنا نکال آیا ہے

نمبر ۱۹۔ ان بعض اصنام استدرج مولانا می معترض فرماتے ہیں المساعدا ت مؤنث ہے پھر ضمیر مذکر غلط۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بیان مخالفین بدوہ تعلیم جدید کا ذکر ہے ضمیر بقرینہ عبارت ادھر ہی اجمع ہے مساعدا ت کی طرف پھر اس کس عقل و دانش سے ہو سکتا ہے

نمبر ۲۰۔ مدرسہ ظرف کا صیغہ تھا اس لیے بے تاکہ استعمال ہونا چاہیے تھا صاحب ڈریس ہر جگہ تاکہ ساتھ استعمال کرتا ہے میں عرض کرتا ہوں کہ مولانا می معترض نے یہ ڈریس ہی پر نہیں حقیقت میں تمام عربی زبان ہی پر حملہ کیا ای ما شاء اللہ مر جاشہ پشما عامہ کتب لغت مثنی الارب و صراح وغیرہ میں ہر صد دستہ جای درس اور پھر اسی کی جمع مدارس ہی جسکو عربی کا قدیم شاعر خلیفہ زاعی

مدارس ایلت خلعت من تلاوة و مترل و حی مقفل العرصات

اور تاج العروس و نہا صحاح جو ہری میں اہل لغت اس لفظ کی صحت پر متفق ہیں۔ اور معرکہ و مقبرہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں الفاظ اسکے انداز پر ہیں میر مولانا نے سکودم بریدہ کر دیا ابھا صاحب۔ اب مدرس میں پڑھیے اور آریون کے معرکہ میں جاگے اور مقبرہ میں دفن ہو جیے۔ عامہ موزین نے جو کتب سیرتاری میں درویش کا ذکر کیا ہے کہ المدرستہ الصلا حیت المدرستہ النظامیۃ المدرستہ المذنبیۃ سبکی تاجد اگر کے خدمت عالی میں پارسل کر دیا انگلی۔ اب حضرت کا اصلی لفظ کی طرف متوجہ کرتا ہوں سنیہ اصل میں یہ بقعہ مدرسہ تھا چونکہ بقعہ مؤنث ہے اس لیے مدرس میں صفت ہونے کی وجہ سے تاؤ تانیث کا اضافہ کیا گیا اور کثرت استعمال سے موصوف محذوف مگر قرینہ ال موجود اور نیز یہ تا سبالغہ و شان کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ علامہ جابر دمی شرح شافیہ میں لکھتے ہیں والثانیث فہذا کالاسماء لاداء البقعة اولی البقعة لعل علی ان لها شائا اور علامہ زمرہ مخشری مفصل میں ان ظریفہ کھکھرتے ہیں وقد یدخل علی بعضہا آتاء الثانیث۔ اب فرمائیے تشفی ہوئی یا نہیں خدا نخواستہ اگر اب بھی خلش باقی ہو

تو پھر عرض کرتا ہوں ارجع الى المفارقة في هذا عبر لمن عبر وذكرى لمن تذكر۔

نمبر ۲۱۔ يقفون حيوتهم على الفحص عن المسائل روزنامی معترض فیلے ہیں یقینوں کا لفظ باعتبار معنی مشترک ہو قیام ووقف میں اسلئے اس پر سبزیہا ہے اور اسکے عوض یہ قول حیاتہم فی الفحص چاہیے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وقف کو دو ہی معنی ہیں حصر کرنا قلت نظر کی دلیل ہے۔ اور لفظ مشترک میں قرینہ والہ یا موقع استعمال کسی ایک معنی میں آسکو مخصوص کرنے تو اس احتیاط کرنا بے احتیاطی ہی پر بیان جو جو قیام کے معنی لینے سے مانع ہو اور علی الفحص کا صلاصاف معنی وقفی کی تخصیص کر رہا ہو قیام کے معنی میں علی کا صلا یقینوں سے کوئی بیوقوف بھی سمجھ نہیں سکتا پھر کیوں اس احتیاط کی جائے اور اپنے یہی قول جو اسکے عوض میں کہا ہوا اصل محل یہ خبر نہیں کہ یہ صرف بھی مشترک المعنی ہی وقف کے اگر دو چار معنی ہیں تو صرف کے میں سے زیادہ لسان العرب وغیرہ ملاحظہ فرمائیے ان صلا کے اسکے معانی ایک دوسرے سے متغایر ہیں فله یقولون مالا تفعلون

نمبر ۲۲۔ بقوا علی الحیادہ۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں محل ہو کر انوایا صار و اچاہیے تھا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ دلیل بیان فرمائیے ورنہ ایسے کانوا کو اندھوں کے سو اکون دانیکہ افعال صحیح سے گریز اور افعال ناقصہ پر اصل طیس صحت ایذا لھا جو تین مکمل حصہ لہ

نمبر ۲۳۔ مفتا ما علومہ پر اعتراض کا جواب ہے کہ ان ہاں بیشک تخصیص کے لیے یہ اضافت ہو کوئی قباحت ہو تو بیان فرمائیے نہ اعتراض بے دلیل سیرنگ الپس و داخل فتر اہل حدیث۔

نمبر ۲۴۔ فام یعتن طلبتہا ولا اساتذہم بالمشاجر۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں اعتنا کے معنی ہیں کامل توجہ کرنا اور یہ بیان مخصوص نہیں بلکہ مقصود یہ ہو کر بالکل جنگ ہی نہیں کی بل اصل مقصود کی لاط سے عبارت یوں ہے و اعرض طالبنا و اساتذہم عن المشاجر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اعتنا میں کامل توجہ نہیں بلکہ تمام توجہ ہو جسکو شرح فاسوس لسان العرب میں لکھا ہے۔ مگر اب عرف غام بان عرب میں مجرور توجہ میں بھی استعمال ہو الا و الیہ و غیر ہما مصری کا قعات پڑ جائے اور یہ اندر میں بھی اس پوش برہو اسلئے میں کوئی قباحت نہیں اور نہ کوئی غلطی۔

نمبر ۲۵۔ اضافۃ اساتذہم کی جگہ اساتذہنا ہونا چاہیے تھا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایڈتہ تہ ندوہ کی ترسیل کی خاطر سے ہو پیش ان طلبہ کے اساتذہ کو کہیں نہ کرنا اساتذہ کہتے ان لوگوں کے اساتذہ نہیں۔ واللہ یہ عجیب منطق ہے کہ کسی مدرسہ کے طلبہ کے استاد بائیان مدرسہ کے استاد بھی ہو جائیں یا میٹروں کے استاد یا کچے بھی استاد ہو جائیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ طلبہ پر اساتذہ کو لفظ تعظیم کیون نہی جناب عالی وجہ اسکی یہ ہو کہ جو ان کم سن طلبہ خون میں حدت زیادہ ہوتی ہو اور جوش قومی انہی غائب نہ ہو اسلئے مذہبی و قومی جھگڑوں میں انکی کنارہ کشی ایک عجیب وغریب مہتم بالشان امر ہو اور اساتذہ تو سن سیدہ تجربہ کار ہوتے ہیں انھیں تو

اپنا فرض منصبی قانون سیاست برتنا ضروری تھا اسلئے زیادہ قابل تعریف ہی ہو جو ان دنوں خیر ہیں اسلئے انکی تقدیم رہا رکھی گئی اور اساتذہ تو بہر صورت قابل تعریف و تقدیم ہیں۔ اور خدا کے فضل سے یہاں کے اساتذہ ان استادوں میں نہیں جھکو نمازہ کی تقدیم پر شک ہو بلکہ متنبی کا شعر ہر دم انکے پیش نظر ہو۔

امساک ورام قرن شمس هذا ام لیث غاب یقدم الاستاذ

نمبر ۲۶۔ فنیو صبح اعلیٰ المدارس الیٰ تتبع سبیلھا انھا اخرجتہ طلبۃ الخ مولانا ی معترض فرماتے ہیں کہ اس عبارت میں نزوح کا صلہ من آیا ہو وہ غلط ہو وہ متعدی بنفسیہ میں آتا ہوں مع ایسے مانتاں فلان نان غمرہ جادو شرب ہر جادو کو صلہ سمجھنا اور پیر جی سے صلہ کی جانب قطع نظر کرنا کیونسا انصاف ہو۔ مولانا صاحب بیشک جو متعدی بنفسیہ اغماض ہے کہ جملہ ملاحظہ فرمائیے رہی اسکا مفعول ہے انشا جی حسن عطار و عجب العجاب پڑھنے والے لڑکے بھی اس ترکیب سے آگاہ ہیں یہ تو روانہ مکاتبات کا محاورہ ہے فاد جو من جنابکم کذا و کذا احسن التوسل جو فن انشا میں بہت قدیم کتاب اسین ابن الرومی کا یہ شعر منقول ہے۔ وقد کنت ارجو منکم خیر ناصر + علیٰ حین خذلان الیٰ بین شمالا + اور علم الادب میں امیر معاویہ کا ایک ناسخ ہے جس میں فاما کذا فارجو من البقاء الامار جو کا جملہ ہوا و امام شافعی فرماتے ہیں الالنبی ذریعۃ وھم الیہ وسیلۃ ارجو مھبط عطی غلا بیدا الیمین صحیفۃ تو کیا ہم صلہ ہی ہرگز نہیں بلکہ اعلیٰ صلہ۔ اور امام جزی می محدث حسن جبین خطبہ میں فرماتے ہیں نرجو من اللہ ان یجعل فی آخر فصلہ تو کیا سن اللہ صلہ ہی ہرگز نہیں بلکہ صلہ ان یجعل ہر جیسے عبارت ایدرس میں ہے اغماض ہے ہی۔ کاش آپ الف لیلہ وغیرہ کتب محاضرات مطالعہ فرمائیں تو صد انظیر اسکی پائیگی۔ اور محدثین نے عرفا و مستوفیہ میں کہ جب احادیث و اوراد کی سند و اجازت نہیں تو اسکے آخر میں فالمرجو من ان لا ینسانی من الدعاء فی حلوانہ جملۃ لکھتے ہیں کہ کتاب ثبات محدثین مہار شارد و ثبت ابیر کہ مہار شارد فرماتے ہیں

نمبر ۲۷ و ۲۸۔ قرآن پاک میں واذ یرفع ابواھم القواعد من البیت واذ یقولون اے رب اس فاعل پر اعتراض کرتے ہیں اور بوضع کی جگہ یعنی بتاتے ہیں حال اگر فرض اس میں رفع واقع نہ ہو نہ مرتبہ غرضی اسکی تصحیح کوئی اور آپ کا شبہ یوں رفع کیا ہو۔ رفع کلا ساق النساء علیہا کذا اذ ینزل علیہا نعلت عن شین لا یخلف الیٰ حیث لا ارتفاع بیضاوی اور اسکے حواشی میں بھی آپکے شہادت کا ذکر ہے۔

الخیل واللیل والبیداء تعرف فی والضروب والطعن والقرطاس والقلو
یبراع محمد بن علی الفریادی القلاوی نزیل دارالعلوم والتعلیم

ان زاد من بحر الذبوة كثاراً ويرا عه نهر المدينة هذا

وقال متغزلاً

ان المحب لو اوجب الاعزاز
ويل لكل منافق هـما ز
والغصن حق النار بالاعزاز
ما يفعل العصفور عند الهازي
ان لم يكن فاشغل بحسن مجاز
ان كنت تطلب اقوم المعجاز
متخدي فيه الامام الرازي
فابادها وهو الشجاع الغازي
نور ابد من جبهة الانشاد
وعليل ناظرة سليل جراز
واري لعمرى باهر الاعجاز
وعن المجاذيب العمل ممتاز
لا تختصر الاشواق بالهنداز
وفقه اللهم يا الانجاس
فجزا لوى كرماء ورجوازي
لامائى الاقتداح والاكواز
للخلق فاغسل بالندى عوازي
وامرر ينهر للرياض طراز
ما ذا ترى فتنوح بالالفاز

قل للعدول الجاهل الغماز
يزرى بمن عشق الحسان فماله
اذى باشواك النصائح مهجتي
صاد الهوى العذرى قلب مقيم
عش يا اخانا بالحقيقة شاغلا
لا تنهجم الا طريق صباية
فن الصباية ما ادق بيان
طوبى لمن بارى وقتل نفسه
يا جند ارشأ المجاز كان
له قامته رميح عاسل
احي قاتل الحب ماء عقيقه
شوق الى لقيان اسمرفاتين
الله يعلم ما اكابد فى النوى
طال المطال الام يخلف وعدة
يا بارق الزوراء تعلم حالى
يرجو المومل من نوالك رشحة
لا شك انك رحمة صمدية
ان شئت فاسرالى خمائل حاجر
قل يا حمام الابرقتين عناية

من الكار
من يشرب الماء
من محله بالضم
يعيبك
الغيب
الاعزاز
المجتمعة
اغزرت
كثرت
المجاز
الطوبى
الانشاد
تشر وهو المكان
المسافر
المجاز
السيوف
الهنداز
المقدار
بالجمع
تقارب
الامانة
باب العين
الافتقار

ان لم تطق الطاب ما اضرته
انا فتننا في الصباية رغبة
ازاد قاطن واسط ويرا عه
فاوند قليلاً ما على الایجاز
رزق الاله الخیر فی الایجاز
وهما افاداً اسكرة الا هواز

وقال متغزلاً

ارایت قد نفر الغزال الخاشی
وعهدت نفسی ان اقیم ببابه
غرض لمشوق من المجاز حقيقة
انا قانص العنقاء فی احوالی
شغل الصباية للرجال غنیمة
یا صاخر جزنار الصباية باسماء
الحب یفعل بالحب عناية
اصبحت فی العشق المقدس فائناً
لا یعرف السالی جلالة قدره
شوک الهوى متمکن من مهجتي
ختمت السکوت على لسانی ثابت
یا حید ابرق تلاء لأموهتاً
تبني طلاقته ونور جبینه
لا اشتفی الا بفیض جنابه
یا ساجر الوعساء هب من الکرى
حلی الغواني بالحمى مستیقظ
انت الذی یدعی محباً والها

من لی من الاحباب بالاحواش
حتى یلوح من النقاب الغاشی
النقش یهدینا الی النقاش
صید الذبابة همة العکاش
خذها ولو کحبیبة الخشخاش
او ما ترى فی النار ذوق فراش
ما یفعل السکین بالاکباش
وله البقاء وغیره متلاشی
والشمس خافية عن الخفاش
لا یخرجن بقوة المنقاش
وعلى الدموع وبال سر فاش
وسرى الی اضمخ فوق الجاش
ان یطفئ حرارة المعطاش
ومن الکرامة ان یزیل عطاش
والصبر منفلق عن الاعباش
واها عليك تنام فی الاعشاش
لله امهل سيرة العیاش

مع الایجاز والاعجاز
الاشیاء بالبناء
الاحواش بالبناء
الجملة مصرعاً من
الصید جاده من
حواله یصغر فی
الحب الاله
العکاش کرمات
العنقاء
المنقاش ما یستخرج
به الشوک
الختم عکرة الخاش
مع الموهن من
الوهن ووهن
اد نصف الیل
واوهن دخل یح
مع الجاش القاش
مع العطاش
صاحب مفرقة
من القب ووهن
الانقباه من الوهن
مع الاعباش
جمع غیش عکرة
وهو قیمة الیل
وظللة الخرد

و تدوم دمة طرفه الجياش	شان المتيمن ان يذوب صباية
وا حفظ حد يثك من سماء الواش	جئني باخبار الغوير تفضلا
من طائر شيئا من الارياش	ان كان منكسرا جناحك فاستعر
تشفى وان جفت غليل عطاش	اسر اذ فاض يراعه بخصاسة

وقال متغزلا

جاء الربيع وهن في الاقفاص	عطفا على اطياردى المحطاص
تخليصها عن محبس القفاص	من الذي يسمى لوجه السد في
واليوم ظامعة الى البصباص	عاشت على ماء ومرعى مددة
يرجو المناص ولا تحين مناص	ما بال ذي شجن احاط به الردى
حتف المومل سيرة المعياص	ما اسعف الزمن الشجير مرامه
من يبتلى بعد الفنى بخصاص	ويؤد ان تود المنية فجاءة
لازلت منتعشا على الاعياص	امطوق الوعساء سمرك ظاهر
لله علم رقية لخلاص	ما كفك التطويق عن سبل الحى
اجنى كما ثم غصنها الرقاص	ثمرا المعيشة ان اقيم بضارج
تقبيل مبسم ظبية هياص	وحلاوة المحي لمن ذاق الهوى
وبها غزال صارع الاحفاص	ان الحجاز لبروضة قدسية
وفقدت قلبى في خلال عقاص	سرحت لحظى في رياض جمالها
حكم الهوى ان لا يجوز قصاص	جرئت على قتل المحب وكيف لا
وسقى صهيب العارض العراص	حفظ الاله عن النواشب ذى طوى
فمقى تفضلهم يزيل قماص	اعرابها اهل المروة كلهم
ومن البرية الطف الاشخاص	انسيم رامة انت روح جسومنا

له خضارة
الجريسة ذوالشجر
هو جبل مشهور
ذى طوى وقال
الشاعر
لا ليت شعري
هل تغير بعدنا
ظبياء يذو الحصى
بخل جودها
على القفاص
الصيداء
بالقفاص
الانتفاش
يقال لعشاق
الله اى رفعا
ولعنة تميميا
قال له لعشاك
الله اى
مع المصن بالاسر
هو النهر الكثير
للقب مع
محاص مبا القفاص
من الطبى
مع عداش
عفاص جميع
فمن هو ولا
الاسك

عزم النجوم على الاذى متجيلا	وهو الشبيه بثعلب رواغ
الحمد لله العظيم سماعها	متنفر عن زخرف الزاغ
الحق يعلو وهو لا يعلو ولا	يخفى فيا لفضيحة الثغاغ
انا قد ارقى دمي بمرهف جها	من رامها فليصبغ بصباغ
ذقت الغرام وفي يدي قدح الهوى	وجد الهنا من ذاق ما بصواغ
انرا حظ العيش ساتر حائل	لا تحسب من الغرام فراغ

وقال متغزلا

هي سلمى جالها يكفيك	في العيون المراض ما يشفيك
شكر الله سعي قانصة	هي عن سهم لحظها نصيبك
صاح حتام تشكلى عطشا	شمر من البعد بارقا يرديك
صانك الله رحا الى اضم	شمر توعى غزالة تشيبك
ان ضللت العقيق مضطربا	فسنا من عقيقها يهديك
صدحت في الغوير ساجدة	وهي في ما اظنه تعليك
دارى انت لا ترق لها	لم هذا الا ثين ما يبكيك
لا تخافن لا عما سجع	حب سلمى مهتد يحبك
ارابت الفراش في قلق	كيف يصبوا الى النطى ناهيك
مت غراما ولا تكن وجلا	ارج من نسيمها يحبك
يا لذي اقص واقعة	عروضك الى لعلها تسليك
اقبلت اعجمية سمرا	قلت بالفارسي انزديك
فاشارت الى مقلتها	في حضور الرجال لا اتيك
قلت مهلا سلمت راضية	حكما ان يذهبوا بلا تخويك

لعل اذا دال
البيد عن سقي
الى سقي
الزناغ من يذوق
الناس يظنون
ويستأمنون
المتخفين من الخط
في الكلام
الصباغ ككتاب
ما يصبر
الصباغ غدا
الوجه كزبد
الصباغ
المهمل
قلت بالفارسي
انزديك فقط
المجودة فقط
في الفارسي
ام يمين القال
دندريك
الذين وسكون
الراي يميني
اي قال
من اهل
عاطية السان

مفید المفتی

سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہامی حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دی جائے اسلئے کہ کسی مدرسہ کے مدرسہ سے اُس وقت بحث کیجا سکتی ہو جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابوں پر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبدالاول صاحب جو پوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید المفتی جدید طرز میں تالیف فرمائی جو فتویٰ نویسون کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایہ تالیف ہے، مولانا نے اس کتاب میں نہایت جانفشانی سے تمام لوازم افتادہ تاریخ و تالیفات اضافہ کا مستقصا کیا ہے اور نیز ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جو غیر مستبرین اور جن سے فتویٰ درست نہیں ہے۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابوں کے حالات درج کیے ہیں۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور سادہ اردو زبان میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۱۴۸ صفحہ میں ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موضوع میں اعلیٰ ہوا سی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ دلائل چکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی ماہیت پر دل ہوا کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دور و پیہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے چھپر قیمت پر مل سکتی ہے۔ پہلے عاقبت تمہا ب چھپر کر دیگی۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی شائع ناظم دیوان خدیوی نے مصر اسکندریہ میں بڑے بڑے علمای ادب اور فضلاء مصر و عرب کی قرائش سے مشغلہ ہجری میں گلستان فارسی کا فصیح عربی میں ترجمہ کر کے جلستان نام رکھا۔ اصل مترجم نے ترجمہ میں یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و شری عبارت کا پورا پورا موزانہ اور مقابلہ کر کے نظم کو نظم میں اور شری کو شری میں لکھا ہے اور عبارت یہ ہے کہ ساری کتاب میں رنگین استعارات۔ دل نشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہے اور اصل سے کونکے کچھ عبارت بھی ہے۔ اسکو تمام عربی اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں اس کتاب جلستان کا اردو نقلی ترجمہ بام سنبلستان کنی برس تک سالہ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق ضمیمہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم میں اصل کتاب کی عربی عبارت ہوتی تھی اور اس کے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ لکھا ہوا تھا کہ وہ ترجمہ کتاب کی صورت میں مکمل ہو کر طیار ہوا ہے۔ اس ترجمہ میں نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے ساتھ طالب علم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورہ ہے کہ صرف مطلب سمجھ میں آجائے اور لفظوں سے معنوں کا تعلق نہ رہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ میں نہ آئے اور نہ اگلے زمانہ کے ترجمے کی طرح ایک ترکیب میں اور خلاف محاورہ اضافتیں آنے پائی ہیں بلکہ ان دونوں سے علیحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہے کہ موزمرہ اور قاعدہ کے بھی موافق ہو اور تعلق لفظی کے ساتھ مطلب خیر اور محاورہ کے بھی مطابق ہو۔ اس میں شک نہیں کہ عربی زبان بذاتی اور مختلف نظم و شری علی اور اخلاقی مسائل کے لکھنے پڑھنے میں یہ کتاب جس قدر مدد دے گی غالباً اس قدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ اس میں ہر قسم کے محامات اور ہر طرح کے محامات مرقوم ہیں۔ جو لوگ عربی علم ادب میں ترقی کرنا چاہتے ہیں اور عربی زبان علمی کا شوق رکھتے ہیں انکو اس باب کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے یہ کتاب ایک قیمتی بارہ آدھ قیمت کا صبح المطالع اسی کے محمولہ سے مل سکتی ہے۔ پہلے عاقبت تمہا ب چھپر کر دیگی۔

مُسْنَدِ اِمَامِ اعْظَمِ مَعَ شَرْحِ تَنْبِيْهِقِ النَّظَامِ بِرَحْمَتِهِ

علم حدیث میں بیجا مع کتاب امام ابو حنیفہ کو فی راضی اللہ عنہ کی تصنیف ہی علامہ صدر الدین موسیٰ بن زکریا ماعز اللہ
اسکے راوی ہیں اور شیخ الحدیث علامہ علیہ السلام السندی المدنی الانصاری نے اسکو بڑی تحقیق و توضیح سے ابواب فقہیہ پر مشتمل
کیا ہے ۲۰ احادیث صرف ایک یا دو واسطہ سے مروی ہیں بیشع میں تخریج احادیث و تصحیح اسناد و توثیق و تعدیل جال
و تطبیق اقوال و ترجیح مسلک حنفیہ و رفع نقض و جمع ہادکہ سعیدہ احادیث صحیحہ قابل دید کا خزانہ اور شفاوت
چھپائی اعلیٰ حجم و ضخامت صفحات ۳۷۲ - قیمت تین روپیہ (سے)

حکیم

انجمن معارف حیدرآباد دکن (چادرگھاٹ) کا مشہور علمی، اخلاقی، ادبی، تاریخی، تمدنی، ماہوار رسالہ جو ایک قابل و فاضل
ڈاکٹری یافتہ جامعہ کے زیر اہتمام ہر فصلی مین ایک فہرست شائع ہوتا ہے۔ اور صہمین شر کے علاوہ عمدہ عمدہ غزلیات اور نظمیں
نظمیں بھی طبع کجاتی ہیں رسالہ فصلی کے آغاز سے ماہانہ ۲۵ صفحات پر شائع ہوتا ہے جس کے ایک جزو (۱۶ صفحات)
مین اعلیٰ درجے کے فرانسیسی ناول کا با محاورہ اردو ترجمہ بالائزہ ام شائع کیا جاتا ہے (قیمت) سلاٹ
مع محصول ڈاک پورے رسالہ کئی تین روپیہ (دس) صرف ناول کی ڈیرہ روپیہ (چھ) پانچ خریدار ہم پہنچا دیو
گو ایک جلد مفت دی جائیگی بشرطیکہ اگلا چہ پیشگی وصول کر دیا جائے، نام درخواستین "مشتہ کے نام بھی جائیں
المش
مہتمم صحیفہ چادرگھاٹ

مقام صحیفہ چادرگاہ

پولیٹیکل کانفی ملک کی ترقی کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جدید علوم کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے جس سے
ملک کے عام باشندے متنوع ہو سکیں۔ پولیٹیکل کانفی یعنی علم الاقتصاد جیسے دولت کے داخل و خارج کے صحیح
وسائل بتائے جاتے ہیں یا ایک جدید ضروری فن ہے خصوصاً قانون پیشہ حضرات کے لیے اسکا جاننا نہایت ضروری
غیر ماوروی زبان کا اشکال کی وجہ سے عام لوگ اور خود انگریزی خوان حضرات کما حقہ اسکو نہیں سمجھتے مولوی جلال افغانا
ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پروفیسر پوکاج اجمیر نے پولیٹیکل کانفی کے سالوں کو اردو میں نہایت جامعیت اور شرح
کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ ایک سو تینتیس صفحہ پر کتاب ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں مسٹر اوکر کی تصنیف مدد
لی گئی ہے جو عام نصیر رسانی کی غرض سے قیمت بہت کم کی گئی ہے صرف ۱۲

کل خط و کتابت پر پراسرار سالک کے نام و فخر البیان گفتوگو کے پتے۔ یہ ہونا چاہیے۔

مجمع العلمي والادبي في القاهرة